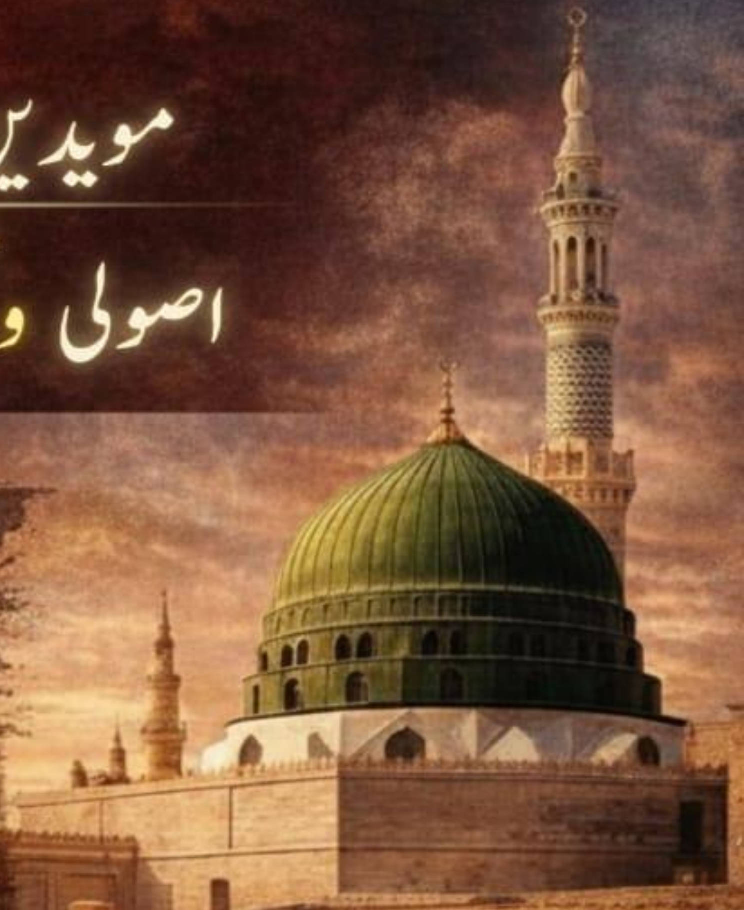
قولِ خطا سے رجوع یا التباس رجوع؟

اتمامُ الحُجَّةِ من اہل السنة والجماعة

مویدین سے چند

اصولی و تحقیقی سوالات



حسبِ ایماء

پیر سید غلام نظام الدین جامیؔ گیلانی قادری

پیر سید غلام نجم الدین گیلانی

پیر سید غلام شمس الدین شمسؔ گیلانی

من جانب

علامہ یمین الدین برکات احمد چشتی

(ترجمان دربار عالیہ غوثیہ مہریہ گولڑا شریف)

جاری کردہ: امن علما کونسل پاکستان آزاد کشمیر

وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ (القرآن)

إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، يُؤْذِينِي مَا آذَاهَا (الحدیث)

اتمام الحجة من اهل السنة والجماعة

ڈاکٹر اشرف آصف جلالی کی بے ادبیاں، از ابتداء تا امتداد

رجوع یا التباسِ رجوع؟

مویدین سے چند علمی و تحقیقی سوالات

حسبِ ایماء: سجّادگان گولڑا شریف

پیر سید غلام نظام الدین جامیؔ گیلانی قادری

پیر سید غلام نجم الدین گیلانی

پیر سید غلام شمس الدین شمسؔ گیلانی

من جانب: علامہ یمین الدین برکات احمد چشتی قادری

(ترجمان دربار عالیہ غوثیہ مہریہ گولڑا شریف)

''شرعی فیصلہ'' یا تصویبِ اقوالِ خطا؟

اقوالِ جلالی، بے ادبی یا ادب؟ اسلام یا کفر؟

ہزاروں علماء و مفتیان کرام و مشائخ عظام کا بیانیہ

دنیائے اہل سنت کے ہزارہا جامعات و مدارس و خانقاہوں کا موقف

فہرست

پہلا حصہ

دوسرا حصہ

مسئلہ خطا کا پس منظر اور اہل سنت وجماعت کا موقف

تیسرا حصہ : شرعی فیصلہ ؟

چوتھا حصہ

بدلتی آراء یا سابقہ ہم نوائی ؟ موید ین خطا کی چار اقسام

پانچواں حصہ

ابتداءً مقدمہ، اس کے بعد مزید پانچ حصے ہیں

پہلا حصہ : ڈاکٹر جلالی کے بعض متنازع وقابل گرفت بیانات مع تبصرہ

دوسرا حصہ : مسئلہ خطائے جلالی کا پس منظر واہل سنت وجماعت کا موقف

تیسرا حصہ : تصویبِ اقوالِ خطا، بعنوان ''شرعی فیصلہ''

چوتھا حصہ : خطائے جلالی کے مویدین کی اقسام

پانچواں حصہ : ڈاکٹر جلالی صاحب کے بے باکانہ جملوں سے متعلق سوال نامہ

توجہ

☆ڈاکٹر جلالی صاحب کے بیانات سے چند متنازعہ، قابلِ گرفت حصے، من وعن، اپنی بے ربطی کے باوجود بعینہ پیش کئے جائیں گے اور اس پر مختصرا گفتگو کے بعد سوال قائم کئے جائیں گے،

☆طویل گفتگو میں سے غیر متعلقہ حصوں کے لئے (......) ڈال کر محذوف ہونے کا اشارہ دیا گیا ہے

☆ڈاکٹر جلالی صاحب کی تمام ویڈیوز کے لنک بھی شامل کئے جائیں گے تاکہ ان کی گفتگو، انہی کی زبانی بآسانی دسترس میں آسکے، کیونکہ ماضی میں ان کی جانب سے بہت سی ویڈیوز، گرفت کے بعد ہٹوا دی گئیں تھیں اور اپنے یوٹیوب چینلز سے Hide یعنی پوشیدہ کر دی گئیں تھیں اس خدشے کے پیش نظر اب محفوظ لنک مہیا کر دیئے گئے ہیں.

☆ڈاکٹر صاحب اور ان کے ہم نواؤں کی عبارت ''سرخ'' رنگ اور نوری نستعلیق فونٹ میں

☆اور دیگر علماء وشخصیات کی تحاریر وکلام ''نیلے'' رنگ میں اور نوری نستعلیق فونٹ میں ہو گی

☆جبکہ راقم کی عبارت ''سبز'' رنگ میں اور منفرد فونٹ ہو گی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ

وَاٰلِہٖ الطَّیِّبِیۡنَ الطَّاھِرِیۡنَ وَصَحۡبِہٖ الۡمُکَرَّمِیۡنَ الۡمُعَظَّمِیۡنَ

وَاَوۡلِیَاءِ اُمَّتِہٖ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِہٖ وَعَلَیۡنَا مَعَھُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ

وَلِلّٰہِ الۡعِزَّۃُ وَلِرَسُوۡلِہٖ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَلٰکِنَّ الۡمُنٰفِقِیۡنَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ

اور عزّت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں ﴿سورۃ المنافقون آیت 8﴾

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمۡ عَذَابًا مُّھِیۡنًا

بے شک جو اللہ ور سول کو ایذاء دیتے ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہے

دنیاو آخرت میں، اور اللہ نے ان کیلئے ذِلّت کا عذاب تیار کرر کھا ہے۔﴿سورۃ الاحزاب ۵۷﴾

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ بیان فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجلّ ایذاء سے پاک ہے اُسے کون ایذاء دے سکتا ہے۔ مگر حَبِیب ﷺ کی شان میں گستاخی کو اپنی ایذاء فرمایا۔اِن آیتوں سے اس شخص پر جو رسولُ اللہ عَزَّوَجلّ ﷺ کے بد گویوں سے مَحَبَّت کا برتاؤ کرے، سات کوڑے ثابت ہوئے: (۱) وہ ظالم ہے (۲) گُمراہ ہے (۳) کافِر ہے (۴) اس کے لئے دردناک عذاب ہے (۵) وہ آخرت میں ذلیل وخوار ہو گا (٦) اس نے اللہ واحد قہّار کو ایذاء دی (۷) اس پر دونوں جہان میں خدا عَزَّوَجلّ کی لعنت ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ (تمہید ایمان)

جگر گوشۂ رسول ﷺ سیدہ بتول رضی اللہ عنہا

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، يُؤْذِينِي مَا آذَاهَا

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جگر کا ٹکڑا ہے جو چیز اس کو ایذا دے وہ مجھے ایذا دیتی ہے (سنن ترمذی)

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا (بخاری)

ایذائے بتول کرم اللہ تعالیٰ وجھھا ایذائے رسول ﷺ ہے

عَنْ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ،قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ:

''إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي، أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَلَا آذَنُ لَهُمْ، ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ، ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ إِلَّا، أَنْ يُرِيدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ، فَإِنَّمَا هِيَ بَضْعَةٌ مِنِّي يَرِيبُنِي مَا رَابَهَا، وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا''

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پہ فرماتے سنا کہ "ہشام بن مغیرہ کے بیٹوں نے مجھ سے اجازت مانگی ہے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کر دیں تو میں انہیں اجازت نہیں دیتا، تو میں انہیں اجازت نہیں دیتا، تو میں انہیں اجازت نہیں دیتا، سوائے اس کے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ میری بیٹی رضی اللہ عنہا کو طلاق دے کر ان کی بیٹی سے شادی کرنا چاہیں، اس لیے کہ وہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جو بات اس کو بری لگتی ہے وہ مجھے بھی بری لگتی ہے، اور جس بات سے اس کو تکلیف ہوتی ہے اس سے مجھے بھی تکلیف ہوتی ہے (سنن ابن ماجہ)

سیدہ فاطمۃ الزہراء کرم اللہ تعالیٰ وجھھا حضور ﷺ کے مشابہ

عن ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی اللہ عنہا قالت :

ما رأيت احدا كان اشبه سمتاً وهدياً ودلاً برسول الله ﷺ من فاطمة كرم الله تعالىٰ وجهها،

كانت اذا دخلت عليه قام اليها فاخذ بيدها فقبلها و اجلسها فى مجلسه،

وكان اذا دخل عليها قامت اليه فاخذت بيده فقبلته و اجلسته فى مجلسه۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت فاطمہ زہراء کرم اللہ تعالیٰ وجھھا سے زیادہ حضور اکرم ﷺ کی عادات واطوار میں مشابہ کسی کو نہ دیکھا۔

جب خدمت اقدس میں حاضر ہوتیں تو حضور پر نور سید عالم ﷺ قیام فرماتے اور ہاتھ پکڑ کر بوسہ دیتے اور اپنی جگہ بٹھاتے، اور جب حضور اقدس ﷺ حضرت زہراء رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے جاتے تو وہ حضور کے لئے قیام کرتیں اور دست اقدس کو بوسہ دیتیں، اور حضور والا کو اپنی جگہ بٹھاتیں (سنن ابوداؤد)

حرمتِ اسلام و شارعِ اسلام ﷺ واہلِ بیت عظام علیہم السلام

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال : رسول اللہ ﷺ : ان للہ عزوجل ثلث حرمات فمن حفظھن حفظ اللہ دینہ ودنیاہ ، و من لم یحفظھن لم یحفظ اللہ دینہ و دنیاہ ، حرمۃ الاسلام وحرمتی ، و حرمۃ رحمی

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بیشک اللہ عزوجل کی تین حرمتیں ہیں جو ان کی حفاظت کرے اللہ تعالیٰ اس کے دین ودنیا محفوظ رکھے،

اور جو ان کی حفاظت نہ کرے اللہ تعالیٰ اس کے نہ دین کی حفاظت فرمائے اور نہ دنیا کی،

ایک اسلام کی حرمت، دوسری میری حرمت، تیسری میری قرابت کی حرمت۔(المعجم الکبیر للطبرانی)

اہلِ بیت کرام رضوان اللہ علیہم کو ایذاء دینے والے پر اللہ تعالی کی لعنت

عن ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ عنہا قالت : قال رسول اللہ ﷺ :

ستۃ لعنتھم و لعنھم اللہ،وکل نبی مستجاب ،

الزائد فی کتاب اللہ، والمکذب بقدر اللہ

والمتسلط بالجبروت فیعز بذلک من اذل اللہ و یذل من اعز اللہ

والمستحل لحرم اللہ ، والمستحل من عترتی ما حرم اللہ ، والتارک لسنتی۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

چھ شخص ہیں جن پر میں نے لعنت کی، اللہ انہیں لعنت کرے اور ہر نبی کی دعا قبول ہے،

(۱) کتاب اللہ میں بڑھانے والا (جیسے رافضی کچھ آیتیں، سورتیں، پارے جدا بتاتے ہیں) اور

(۲) تقدیر الٰہی کا جھٹلانے والا، اور

(۳) وہ جو ظلم کے ساتھ تسلط کرے کہ جسے خدا نے ذلیل بنایا اسے عزت دے اور جسے خدا نے معزز کیا اسے ذلیل کرے، اور

(۴) حرم مکہ کی بے حرمتی کرنے والا، اور

(۵) میری عترت کی ایذاء وبے تعظیمی روا رکھنے والا، اور

(٦) جو سنت کو برا ٹھہرا کر چھوڑ دے۔(الجامع الصغیر للسیوطی)

اہلِ بیت کرام رضوان اللہ علیہم کاناقدرا کون؟

عن امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ ﷺ:

من لم یعرف عترتی والانصار والعرب فھو لاحدی ثلث،

اما منافق، واما ولد زنیة، واما امرأ حملتہ امہ بغیر طھر۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو میری عترت وانصار اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین حال سے خالی نہیں، یا تو

(۱) منافق ہے، یا

(۲) حرامی، یا

(۳) حیضی بچہ۔ (مسند الفردوس للدیلمی، الکامل لا بن عدی)

محبتِ اہل بیت رضوان اللہ علیہم، سببِ دخولِ جنت

قال رسول اللہ ﷺ: الزموا مودتنا اھل البیت فانہ من لقی اللہ وھو یودنا دخل الجنة بشفاعتنا،

والذی نفسی بیدہ! لا ینفع احدا عملہ الا بمعرفة حقنا۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم اہل بیت کی محبت لازم پکڑو، کہ جو اللہ تعالیٰ سے ہماری دوستی کے ساتھ ملے گا وہ ہماری شفاعت سے جنت میں جائے گا، قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کسی کو اس کا عمل نفع نہ دے گا جب تک ہمارا حق نہ پہچانے۔ (المعجم الاوسط)

حبِ سیدہ کونین رضی اللہ عنہا، پروانۂ نجات

عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ:

انما سماھا فاطمة لانّ اللہ تعالی فطمھا ومحبیھا من النار۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ عزوجل نے اس کا نام فاطمہ اس لئے رکھا کہ اسے اور اس سے محبت کرنے والوں کو آتش دوزخ سے آزاد فرمایا۔

اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ فرماتے ہیں: غلامانِ زہراء رضی اللہ عنہا کو نار سے چھڑایا تو اللہ عزوجل نے، مگر نام حضرت زہراء رضی اللہ عنہا کا ہے، فاطمہ، چھڑانے والی آتش جہنم سے نجات دینے والی۔ (کنز العمال للمتقی)

اہلِ بیت رضوان اللہ علیہم سے حسنِ سلوک کا انعام، سرکار ﷺ عطا فرمائیں گے

عن امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ:

من صنع الی احد من اھل بیتی یدا کافأته

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو میرے اہلِ بیت میں کسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا میں روز قیامت اس کا صلہ اسے عطا فرماؤں گا۔ (الجامع الصغیر للسیوطی)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں:

اللہ اکبر اللہ اکبر، قیامت کا دن وہ سخت ضرورت، سخت حاجت کا دن، اور ہم جیسے محتاج،
اور صلہ عطا فرمانے کو مصطفیٰ ﷺ جیسا صاحب التاج،
خدا جانے کیا کچھ دیں اور کیسا کچھ نہال فرمادیں، ایک نگاہ لطف ان کی جملہ مہمات دوجہاں کو بس ہے۔
بلکہ یہی صلہ کروروں صلے سے اعلیٰ وانفس ہے کہ جس کی طرف کلمہ کریمہ "اذالقینی" اشارہ فرماتا ہے۔
بحمد اللہ روز قیامت وعدہ وصال ودیدار محبوب ذوالجلال کا مژدہ سناتا ہے۔
مسلمانو! اور کیا کچھ درکار ہے، دوڑو اور اس دولت وسعادت کو لے لو (فتاوی رضویہ ۱۰/۱۰۵)

بدزبان مولوی، خواہشِ نفس کا پیرو

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ نے مقدسات کی توہین کرنے والے شخص کی مولویت (مولوی ہونے کا) کاعذر پیش کرنے کے جواب میں ارشاد فرمایا: ''تمہارا رب عَزّوَجلّ فرماتا ہے:

اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ جَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ یَّهْدِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ

بھلا دیکھو تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنالیا اور اللہ نے علم ہوتے ساتے اسے گمراہ کیا اور اس کے کان اور دل پر مُہر لگادی اور اس کی آنکھوں پر پٹی چڑھادی تو کون اسے راہ پر لائے اللہ کے بعد تو کیا تم دھیان نہیں کرتے۔(پارہ ۲۵، جاثیہ ۲۳)

.....یعنی ہدایت کچھ علم پر نہیں، خدا کے اختیار میں ہے, یہ آیتیں ہیں اور حدیثیں جو گمراہ عالموں کی مذمت میں ہیں ان کا شمار ہی نہیں یہاں تک کہ ایک حدیث میں ہے دوزخ کے فرشتے بت پرستوں سے پہلے انہیں پکڑیں گے، یہ کہیں گے کیا ہمیں بت پوجنے والوں سے بھی پہلے لیتے ہو؟ جواب ملے گا لَیسَ مَن یَعلَم کَمَن لا یَعلَم

بھائیو! عالِم کی عزّت تو اِس بنا پر تھی کہ وہ انبیاء علیہم السلام کا وارِث ہے، انبیاء علیہم السلام کا وارِث وہ جو ہدایت پر ہو اور جب گمراہی پر ہے تو نبی ﷺ کا وارث ہوا یا شیطان کا؟

اُس وقت اُس کی تعظیم انبیاء علیہم السلام کی تعظیم ہوتی اب اس کی تعظیم شیطان کی تعظیم ہو گی۔

یہ اس صورت میں ہے کہ عالِم، کفر سے نیچے کسی گمراہی میں ہو جیسے بد مذہبوں کے عُلماء، پھر اس کو کیا پوچھنا جو خود کفرِ شدید میں ہو اُسے عالِمِ دین جاننا ہی کُفر ہے نہ کہ عالِمِ دین جان کر اُس کی تعظیم....''(تمہید ایمان)

لزوم والتزامِ کفر

قبلہ عالم پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی قدس سرہ فتاوی مہریہ میں رقمطراز ہیں :

واضح ہو کہ انسان پر کفر عائد ہونے کی دو صورتیں ہیں ،

اول التزامِ کفر: یعنی جو شخص، مدلولِ نص کو مدلولِ نص جان کر اور حکمِ شرعی کو حکم شرعی مان کر بایں طور انکار کرے کہ اگرچہ یہ حکم شرعی ہے لیکن میں اس کو تسلیم نہیں کرتا۔

دوسرے لزومِ کفر: جو جہل ونادانی کی وجہ سے انسان پر لازم آجاتا ہے۔(فتاوی مہریہ)

اسی طرح اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ لزوم والتزامِ کفر کے بارے میں فرماتے ہیں :

التزامی: یہ کہ ضروریات دین سے کسی شئی کا تصریحا خلاف کرے یہ قطعا اجماعا کفر ہے اگرچہ نام کفر سے چڑے اور کمال اسلام کا دعوٰی کرے، جیسے طائفہ تالفہ نیاچرہ کا وجود ملک وجن وشیطان وآسمان ونار وجنان و معجزات انبیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام سے ان معانی پر کہ اہل اسلام کے نزدیک حضور ہادی برحق صلوات اللہ وسلامہ علیہ سے متواتر ہیں انکار کرنا اور اپنی تاویلات باطلہ وتوہمات عاطلہ کو لے مرنا، نہ ہرگز ہرگز ان تاویلوں کے شوشے انھیں کفر سے بچائیں گے ،نہ محبت اسلام وہمدردی قوام کے جھوٹے دعوے کام آئیں گے

اور لزومی: یہ کہ جو بات اس نے کہی عینِ کفر نہیں مگر منجر بکفر ہوتی ہے یعنی مآل سخن ولازم حکم کو ترتیب مقدمات و تتمیم تقریبات کرتے لے چلئے تو انجام کار اس سے کسی ضروری دین کا انکار لازم آئے جیسے روافض کا خلافتِ حقہ راشدہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم، حضرت جناب صدیق اکبر وامیر المومنین حضرت جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہما سے انکار کرنا کہ تضلیل جمیع صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کی طرف مؤدی اور وہ قطعا کفر۔۔الخ"(فتاوی رضویہ)

اور لزوم والتزام کا باہم فرق بیان کرتے ہوئے، قبلہ عالم پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمہ اللہ نے فرمایا :

پس التزام کی صورت میں تکفیر جائز و درست ہے یعنی اگر کسی نے دیدہ دانستہ کفر اختیار کیا اور حکم شرع سے جان بوجھ کر انکار کیا تو اس کو کافر کہنا چاہیے اور بحالت لزوم کفر، تکفیر درست نہیں۔ اسی واسطے محققین فقہاء کرام نے لزوم کی صورت میں تکفیر سے اجتناب کیا ہے۔ اور جن فقہانے ایسے محل د موقعہ پر کفر کا اطلاق کیا ہے ان کی غرض تکفیرِ مرتکب نہیں ہے بلکہ یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ اس مرتکب نے ارتکابِ فعلِ کفار کیا ہے (فتاوی مہریہ)

جبکہ اعلی حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

”لزوم والتزام میں فرق ہے، اقوال کا کلمہ کفر ہونا اور بات اور قائل کو کافر مان لینا اور بات، ہم احتیاط برتیں گے، سکوت کریں گے جب تک ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا، حکم کفر جاری کرتے ڈریں گے“ (تمہید ایمان)

اور مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ نے لزوم والتزام کو اس طرح بیان کیا کہ :

”اقوالِ کُفریہ دو قسم کے ہیں، ایک وہ جس میں کسی معنیٰ صحیح کا بھی اِحتِمال ہو دوسرے وہ کہ اس میں کوئی ایسے معنٰی نہیں بنتے جو قائل کو کُفر سے بچاوے۔ اِس میں اوّل کو لُزومِ کُفر کہا جاتا ہے اور قسم دُوُم کو اِلتِزامِ کُفر“ (فتاوی امجدیہ)

خلاصہ کلام یہ کہ جو کفریہ قول، کلام، تکلم و متکلم کسی بھی اعتبار سے معنی صحیح کا محتمل نہ ہو تو اس کے قائل کی شخصی تکفیر کی جائے گی جبکہ جو کفریہ قول، کسی معنی صحیح کا محتمل بھی ہو تو اس پر متکلمین، رفع احتمال تک، شخصی تکفیر سے سکوت کرتے ہیں

صریح وغیر محتمل قول میں، تاویل مردود ہے

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ، صریح وغیر محتمل قول میں، تاویل کے مردود ہونے کے حوالے سے ارشاد فرماتے ہیں:

احتمال وہ معتبر ہے جس کی گنجائش ہو، صَریح بات میں تاویل نہیں سنی جاتی ورنہ کوئی بات بھی کفر نہ رہے۔ مثلاً زید نے کہا خُدا ، دو ہیں، اس میں یہ تأویل ہو جائے کہ لفظِ خُدا سے بحذفِ مضاف، حکمِ خدا، مُراد ہے یعنی قضاء، دو ہیں، مبرم و معلّق، جیسے قُرآنِ عظیم میں فرمایا: حَتّٰى يَأْتِيَ اللّٰهُ بِأَمْرِهٖ ؕ

عمرو کہے: میں رَسُول اللہ ہوں، اس میں یہ تاویل گڑھ لی جائے کہ لغوی معنیٰ مراد ہیں یعنی خدا ہی نے اس کی روح بدن میں بھیجی، ایسی تاویلیں زِنْہار مَسْمُوع نہیں۔

شفاء شریف میں ہے اِدِّعَاؤُہٗ التَّاوِيْلَ فِيْ لَفْظٍ صَرَاحٍ لَا يُقْبَلُ صَرِیح لفظ میں تاویل کا دعویٰ نہیں سنا جاتا۔

شرح شفاء قاری میں ہے هُوَ مَرْدُوْدٌ عِنْدَ الْقَوَاعِدِ الشَّرْعِيَّةِ ایسا دعویٰ شریعت میں مردود ہے۔

نسیم الریاض میں ہے لَا يُلْتَفَتُ لِمِثْلِهٖ وَيُعَدُّ هِذْيَانًا۔ ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہو گا" اور ہذیان سمجھی جائے گی

فتاویٰ خلاصہ وفصولِ عمادیہ جامع الفصولین وفتاویٰ ہندیہ وغیرہا میں ہے۔ وَاللَّفْظُ لِلْعِمَادِی قَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَوْ قَالَ بِالْفَارِسِيَّةِ من پیغمبرم يُرِيْدُبِهٖ من پیغام می برم يُكْفَرُ

یعنی اگر کوئی شخص اپنے آپ کو اللہ کا رَسُول یا پیغمبر کہے اور معنے یہ لے کہ میں پیغام لے جاتا ہوں، قاصد ہوں تو وہ کافِر ہو جائے گا" یہ تاویل نہ سنی جائے گی، فَاحْفَظْ۔ (تمہید ایمان)

ایمان ادب کا نام ہے

کردم ازعقل سوالے کہ بگو ایمان چیست

عقل در گوش دلم گفت کہ ایمان ادب است

میں نے عقل سے یہ سوال کیا کہ تو یہ بتادے کہ "ایمان" کیا ہے؟

عقل نے میرے دل کے کانوں میں کہا کہ ایمان ادب کا نام ہے۔(فتاوی رضویہ)

پاسداریٔ سادات کا لزوم، عدم پاسداری پر توبہ و معافی

قبلہ عالم، پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صاحب فصوص لکھتے ہیں کہ ایک بزرگ عاکفان کعبہ سے تھا اور عرصہ دراز سے مکہ معظمہ میں رہائش پذیر تھا۔ وہ شریف مکہ کے ساتھ (جو ہمیشہ قوم سادات سے ہوا کرتے ہیں) اس کی چند خامیوں کی بنا پر دل میں مخالفت رکھتا تھا۔

ایک دن اپنے واردات روحانی میں کیا دیکھتا ہے کہ سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے اُس کی طرف توجہ نہیں فرمائی اور اس سے اعراض کر کے گزر فرمایا، اس نے کمال عجز و نیاز سے عرض کیا کہ اس بندہ سے کیا خطا، صادر ہوئی؟ حضرت سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ: تو میرے فرزند سے، جو شریف مکہ ہے، نزاع رکھتا ہے۔

اس نے عرض کیا کہ: یہ معاملہ میری نفسانیت کا نہیں بلکہ اس کی بعض غلطیوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے ہے۔

فرمایا: اگرچہ خطاکار ہے لیکن میری ذریت سے ہے تجھ کو میری اولاد کی پاسداری ضروری تھی پس وہ بزرگ تائب ہو کر معافی کا خواست گار ہوا (ملفوظات مہریہ)

اللہ اکبر؛ عام سادات کی عزت و عظمت کا یہ عالم ہے کہ ان کی غلطی و کوتاہی کے باوجود بھی اگر کوئی صرف دل میں بھی ان کی مخالفت رکھتا ہے تو سیدہ کریمہ بضعۃ الرسول رضی اللہ عنہا، ایسے سے اعراض فرمائیں اور عام سادات کی پاسداری کو بھی ضروری قرار دیں جس پر توبہ و معافی، لازم ہو تو خود سیدہ کونین رضی اللہ عنہا کے عموم قرآن پر عمل کی وجہ سے ان کے لئے، نعوذ باللہ خطا پر ہونے کا قول کرنا، کس قدر بڑا جرم ہوگا والعیاذ باللہ

اگر کسی عام معظم دینی سے کسی شرعی مسئلہ میں کوئی واضح اور بدیہی تسامح یا صرفِ نظر ہو جائے اور اظہارِ حق بھی واجب ہو جائے تو کوئی ماتحت یا کم رتبہ، انتہائی ادب و احترام سے یوں توجہ دلائی جا سکتا ہے کہ شاید عدم توجہ ہو رہی ہے یا میری بچگانہ رائے میں یہ ایسا ہونا چاہئے تھا، حتی کہ اعلی حضرت، علامہ شامی سے علمی و فقہی مسائل پر اختلاف رائے کو بھی تطفل کا نام دیا کرتے۔

البتہ کسی مقدس ہستی تو درکنار کسی عام مسلمان نے بھی مقتضائے شریعت پر عمل کیا ہو، جائز یا واجب کام کیا ہو اور کوئی اس کے مقابلے میں چھوٹا برسر منبر اسے خطا کہے اور بتکرار کہے اور اپنے الزام خطا کو درست کہتا رہے اور اپنے قول کو درست منوانے کے لئے انبیاء و مرسلین علیہم السلام حتی کہ سید المرسلین ﷺ سمیت تمام معظمات دینی کے لئے نعوذ باللہ وقوع خطا کا اثبات کرتا رہے اور اپنے شاگردوں اور وکلاء کی زبانی کرواتا رہے تو یہ صرف بے ادبی نہیں شدید گستاخی، توہین اور حبط ایمان کا سبب ہے اور قطعاً نا قابل قبول ہے

عظمتِ صحابہ کرام علیہم الرضوان

مفتی منیب الرحمٰن صاحب اپنے ایک خطاب میں فرماتے ہیں:

"حکایتاً، تعریضاً، توریتاً، صحابی کی توہین کرے گا تو یہ کسی بھی درجے میں اہل سنت کو قابل قبول نہیں ہے"

یقینا مفتی منیب الرحمٰن، سیدہ کونین فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو صحابہ کرام میں بھی شامل مانتے ہوں گے یہی وجہ ہے کہ انہوں نے ۹ جولائی ۲۰۲۰ کو "وضاحت" نامی تحریر میں لکھا: سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، بَضْعَةُ الرَّسُول السَّيِّدَةُ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاء رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہم سب کا موقف وہی ہے جو جمہور علمائے اہلسنت کا ہے: بفضلہ تعالیٰ وہ " مَحْفُوظَةٌ عَنِ الْخَطَاء" ہیں اور " مَبْحُوثٌ عَنْهَا" مسئلہ میں خطا کا اطلاق کرنا خود ایک خطا ہے اور جب سید المرسلین ﷺ نے فرمادیا: "فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي، تو اس کے بعد کسی کلام کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔

لیکن افسوس نومبر ۲۰۲۵ میں اپنے اس بیان، رجوع کرتے ہوئے قضیہ فدک، کے بارے میں ڈاکٹر جلالی کے جملے کو درست قرار دیا اور اسے اپنا "شرعی فیصلہ" قرار دیا کہ: "علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب نے ایک جملہ بولا (خطا پر تھیں جب مانگ رہی تھی خطا پر تھی) شرعی طور پر اس میں کوئی بے ادبی نہیں تھی"

جبکہ حقیقتاً سیدہ کونین رضی اللہ عنہا، اہل بیت ہونے کے ساتھ ساتھ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فہرست میں بھی شامل ہیں جیسا کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ، عقائد اسلام سے متعلق اپنی معرکۃ الآراء کتاب "اعتقاد الاحباب" میں عقیدہ خامسہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ان (ملائکہ مرسلین وساداتِ فرشتگان مقربین) کے بعد (بڑی عزت و منزلت اور قُربِ قبول احدیت پر فائز) اصحابِ سید المرسلین ﷺ ہیں، اور اُنہیں میں حضرت بتول، جگر پارۂ رسول، خاتونِ جہاں، بانوے جہاں، سیدۃ النساء فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا (شامل)...... صحابی ہر وہ مسلمان ہے جو حالتِ اسلام میں اس چہرہ خدا نما کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اور اسلام ہی پر دنیا سے گیا۔ ان کی قدر و منزلت وہی خوب جانتا ہے جو سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عزت و رفعت سے آگاہ ہے......

(تواب) جو ان میں سے کسی پر طعن کرتا ہے جناب باری تعالیٰ کے کمالِ حکمت و تمامِ قدرت (پر الزام نقص و ناتمامی کا لگاتا ہے) یا، رسول اللہ ﷺ کی غایت محبوبیت (کمال شانِ محبوبی) و نہایت منزلت (وہ انتہائے عزت وجاہت اور ان مراتب رفیعہ اور مناصب جلیلہ) پر حرف رکھتا ہے۔ (جو انہیں بارگاہِ صمدیت میں حاصل ہیں تو یہ مولائے قدوس تعالیٰ شانہ کی بارگاہ میں یا اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی جناب پاک میں گستاخانہ زبان درازی و دریدہ دہنی ہے اور کھلی بغاوت)

اسی لیے سرورِ عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: "اللّٰہَ اللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ، لَا تَتَّخِذُوْھُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِیْ، فَمَنْ اَحَبَّھُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّھُمْ وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَھُمْ، وَمَنْ اٰذَاھُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ وَمَنْ اٰذَی اللّٰہَ فَیُوْشِکُ اَنْ یَّاْخُذَہٗ"

خدا سے ڈرو! خدا سے ڈرو! میرے اصحاب کے حق میں، اُنہیں نشانہ نہ بنالینا، میرے بعد جو اُنہیں دوست رکھتا ہے میری محبت سے اُنہیں دوست رکھتا ہے، اور جو اُن کا دشمن ہے میری عداوت سے ان کا دشمن ہے، جس نے اُنہیں ایذا دی اُس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی، اور جس نے اللہ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس کو گرفتار کرلے۔ رواہ الترمذی وغیرہ.....

جو قُربِ خدا اِنہیں حاصل دوسرے کو میسر نہیں، اور جو درجاتِ عالیہ یہ پائیں گے غیر کو ہاتھ نہ آئیں گے، ان سب کو بالاجمال پَرلے (اعلیٰ ترین) درجے کا "بَر" و "تقی" جانتے ہیں اور تفاصیلِ احوال پر نظر حرام مانتے...... دل کو سب کی طرف سے صاف کرلیا جان لیا کہ ان کے رُتبے ہماری عقل سے وَراء ہیں پھر ہم اُن کے معاملات میں کیا دَخل دیں، ان میں جو مشاجرات واقع ہوئے ہم ان کا فیصلہ کرنے والے کون؟

گدائے خاک نشینی تو حافظا مخروش　　　رموزِ مملکت خویش خسرواں دانند

حاشا کہ ایک کی طرف داری میں دوسرے کو بُرا کہنے لگیں یا ان نِزاعوں میں ایک فریق کو دنیا طلب ٹھہرائیں، بلکہ بِالیقین جانتے ہیں کہ وہ سب مَصَالِحِ دِین کے خواستگار تھے......وہ سب حق پر ہیں .... بِالجُملہ ارشاداتِ خدا اور رسول عَزَّ مَجْدُہٗ وَ ﷺ سے اتنا یقین کرلیا کہ سب اچھے اور عدل وثقہ، تقی، نقی، اَبرار ہیں، اور ان تفاصیل پر نظر گمراہ کرنے والی ہے، نظیر اس کی عِصمَتِ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالثَّنَاء ہے کہ اہلِ حق شاہراہِ عقیدت پر چل کر مقصود کو پہنچے، اور اَربابِ باطل تفصیلوں میں خوض کرکے مَغَاک بددینی میں جا پڑے۔" (اعتقاد الاحباب)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ نے واضح طور سیدہ پاک رضی اللہ عنہا کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں شامل ہونا بیان فرمایا بلکہ عقیدہ کی اس کتاب میں تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے قبل، سیدہ کونین رضی اللہ عنہا کا نام نامی اسم گرامی مع القابہا ذکر فرما کر سیدہ پاک رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اپنے جذباتِ عقیدت و محبت اور جمیع اہل سنت پر شانِ سیدہ کونین رضی اللہ عنہا کا اظہار فرمادیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں فیصلہ کرنے پر تنبیہ کرتے ہوئے بتادیا کہ: دل کو سب کی طرف سے صاف کرلیا جان لیا کہ ان کے رُتبے ہماری عقل سے وَراء ہیں پھر ہم اُن کے معاملات میں کیا دَخل دیں، ان میں جو مشاجرات واقع ہوئے ہم ان کا فیصلہ کرنے والے کون؟

قبلہ عالم تاجدار گولڑا حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان کے اس باہمی اختلاف کا فیصلہ کرنے کا اختیار ہمیں تو نہیں دیا گیا اور نہ ہی ہم سے سوال ہوگا کہ تم نے فیصلہ کیوں نہ کیا؟

اور انتہائی وضاحت کے ساتھ اعلی حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ نے بیان کر دیا کہ: حاشا کہ ایک کی طرف داری میں دوسرے کو بُرا کہنے لگیں یا ان نِزاعوں میں ایک فریق کو دنیا طلب ٹھہرائیں، بلکہ بِالیَقِین جانتے ہیں کہ وہ سب مَصَالِحِ دِین کے خَواستگار تھے......وہ سب حق پر ہیں لیکن فی زمانہ اعلی حضرت فاضل بریلوی کے نام کی شمشیر کہلانے والے، صحابہ کرام واہل بیت عظام رضی اللہ عنہم کے بارے میں جج بن جاتے ہیں اور نعوذ باللہ سیدہ کونین رضی اللہ عنہا کے بارے میں اپنے طور پر یہ خود ساختہ فیصلہ سنا دیتے ہیں کہ : (خطا پر تھیں جب مانگ رہی تھی خطا پر تھی: ڈاکٹر جلالی) اور یوں اپنی دانست میں شرعی فیصلہ کر دیتے ہیں نعوذ باللہ اور بعض دوسرے یہ کہہ کر کہ (شرعی طور پر اس میں کوئی بے ادبی نہیں تھی) ڈاکٹر جلالی کے سابقہ فیصلہ کی توثیق، تصدیق و تصویب کر دیتے ہیں۔ اور یوں سیدہ پاک رضی اللہ عنہا پر قضیہ فدک میں، خطا کے انتساب کو اپنا شرعی فیصلہ قرار دیتے ہیں، نعوذ باللہ

پہلا حصہ

ڈاکٹر جلالی صاحب کے متنازع وقابل گرفت بیانات

قول خطا کا پس منظر

فتنہ قول خطا کا آغاز ۲۰۲۰ کے اوائل میں ہوا، جب ڈاکٹر جلالی صاحب کی ایک ویڈیو منظر عام پر آئی جس میں مسئلہ فدک پر گفتگو کرتے ہوئے بضعۃالرسول سیدہ کونین رضی اللہ عنہاکے بارے میں ڈاکٹر جلالی صاحب نے (خطاء پر تھیں جب مانگ رہیں تھیں خطا پر تھیں) کا قول کیا جس پر جمیع اہل سنت کے سینے چھلنی ہوگئے، اور ہر طرف سے سخت ردعمل آیا اور ان کے جملے کو دنیا بھر کے علماء و مشائخ نے بے ادبی قرار دیا اور ان سے مطالبہ توبہ ورجوع کیا مزید براں یہ بھی کہا کہ ڈاکٹر جلالی صاحب کا انداز کلام اور لہجہ بھی کسی طور پر قابل برداشت نہ تھا.

پاکستان سمیت دنیا بھر کے مسلمانوں نے بھرپور غم وغصے کا اظہار کیا حتی کہ پاکستان کی قانون ساز اسمبلیوں تک میں ڈاکٹر جلالی صاحب کے خلاف قراردیں منظور ہوئیں، یہ پہلی بار تھا کہ اہل سنت سے تعلق رکھنے والے کسی شخص نے جو کہ عالم بھی تھا مقدس ہستیوں کے حوالے سے بے ادبی، گستاخی اور زبان درازی کی ہو بہر حال اہل سنت کے تناظر میں یہ عالمی مسئلہ بن چکا تھا لیکن ڈاکٹر جلالی صاحب کسی طور پر اپنے موقف سے پیچھے ہٹنے کے لئے تیار نہ تھے حتی کہ انہوں نے اپنے موقف کے اثبات کے لئے مختلف سیمینارز منعقد کئے (۷۵ گھنٹوں سے زائد) تقریریں کیں، اپنے موقف سے رجوع کو اسلام سے رجوع (یعنی کفر) قرار دیا اور ڈھٹائی کے ساتھ اس پر ڈٹے رہے اور اپنے موقف کو درست وصواب کرنے کی کوشش میں ڈاکٹر صاحب اور ان کی شاگردو ہم نواسب مزید مزید در گستاخیوں کا ارتکاب کرتے رہے . ذیل میں ڈاکٹر صاحب کے گستاخانہ بیانات میں سے چند کے جملے، من وعن نقل کئے جائیں گے اور ان پر مختصر و جامع تبصرہ و متعلقہ سوال قائم کئے جائیں گے

(1)لفظ خطا کا اطلاق؟

اس فتنے کا آغاز ڈاکٹر جلالی صاحب کے اس دل آزار و گستاخانہ جملے سے ہوا، جب انہوں نے کہا: ”یعنی یہ فرمایا کہ مسئلہ باغِ فدک میں یہ روافض تم دلیل نہ بناؤ کہ معصوم تھیں تو مانگنا ہی حق کی دلیل ہے، فرمایا نہیں خطا کا امکان تھا، اور خطا پر تھیں ،جب مانگ رہی تھیں خطا پر تھیں، لیکن جب آگے سے حدیث آئی تو ان کی یہ شان ہے کہ جن کے جگر کا ٹکڑا ہیں ان کی حدیث سن کے سر تسلیم خم کر لیا“

ملاحظہ فرمائیں:https://truthtvmaslakhata.blogspot.com/2025/12/evidence-1.html

عموم قرآن پر عمل:

مطالبۂ فدک کا پس منظر یہ تھا کہ سیدہ کونین رضی اللہ عنہا کے پیش نظر صرف ایک نص، آیت قرآن مجید تھی اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے حدیث مبارکہ سننے سے قبل سیدہ پاک رضی اللہ عنہا کا مطالبہ فرمانا بموجبِ آیت ، عموم قرآنی پر عمل تھا, جو مقتضائے شریعت ہے اور واجب ہے. صاحب فواتح الرحموت فرماتے ہیں : ”الحنفية يوجبون العمل به قبل البحث“یعنی قبلِ حصولِ مخصص ، عموم پر عمل واجب ہے،اور اس اصول کی دلیل یا نظیر کے طور پر مطالبۂ فدک کو بطور استشہاد پیش کرتے ہیں. (فواتح الرحموت بشرح مسلم الثبوت)

اور سیدہ پاک کے عدمِ سماعِ مخصص پر شیخ الاسلام امام اکمل الدین البابرتی نے لکھا: فان فاطمة سمعت : (يوصيكم)ولم تسمع نحن معاشر الانبياء(الردود والنقود)اس کے علاوہ بھی درجنوں فقہاء نے صراحت فرمائی اور یہ بات ہر صاحب علم جانتا ہے کہ نظمِ قرآن عموم کے لئے ہی ہے الّا یہ کہ کوئی مخصص آجائے اور جب تک مخصص نہ آجائے یا جب تک مخصص کا علم نہ ہو، عموم قرآن پر عمل واجب ہے کما مرّ

سوال نمبر ۱ : قبلِ حصولِ مخصص ، مطالبۂ فدک بنصِ قرآنی تھا ، نص قرآن کے مطابق کیے جانے والے مطالبۂ فدک پر سیدہ پاک رضی اللہ عنہا کے لئے ڈاکٹر جلالی کا یہ کہنا کہ (خطا پر تھیں جب مانگ رہی تھی خطا پر تھی : ڈاکٹر جلالی) ، شرعاً کیسا ہے ؟

مطالبۂ فدک اور صحابہ کرام علیہم الرضوان:

عموم قرآن کے مقتضاء پر عمل کے ساتھ ساتھ، مسئلہ فدک کے حوالے سے تصریح بھی موجود ہے کہ

"ولم ینکر احد من الصحابة احتجاجها به" یعنی کسی ایک صحابی نے بھی سیدہ پاک رضی اللہ عنہا کے عموم سے استدلال کا انکار نہیں کیا (کشف الاسرار)

لہٰذا یہ عمل جس کے لئے ڈاکٹر جلالی نے یہ کہا (خطا پر تھیں جب مانگ رہی تھی خطا پر تھی)

اپنی تصویب و تجویز کے اعتبار سے صحابہ کرام کے اجماع سکوتی سے بھی موکد ہوا.

سوال نمبر ۲: سیدہ پاک رضی اللہ عنہا کے جس مطالبۂ فدک کے صواب ہونے پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اجماعِ سکوتی ہوا، اس مطالبہ کی وجہ سے سیدہ پاک رضی اللہ عنہا کو یہ کہنا کہ (خطا پر تھیں جب مانگ رہی تھی خطا پر تھیں) شرعاً کیسا ہے ؟

(2)عموم قرآنی پر عمل جاننے کے باوجود خطا کہنا؟

ایسا نہیں کہ عموم قرآنی سے استدلال والی بات ڈاکٹر جلالی صاحب کے علم میں نہ تھی بلکہ وہ خود اپنے ایک دفاعی خطاب میں سیدہ پاک رضی اللہ عنہا کے مطالبۂ فدک کو عموم قرآن پر عمل جاننے کے باوجود، خطا کہتے ہیں چنانچہ جلالی صاحب کہتے ہیں :

ملاحظہ فرمائیں: https://truthtvmaslakhata.blogspot.com/2025/12/evidence-no-2.html

......یہاں سوال جو ہے وہ حق مانگنے کے معنی میں ہے اپنا حق موقف بنا کر دلائل تیار کر کے.........**وکانت فاطمة** اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنھا، **تسئل**، مانگتی تھیں، **ابا بکر** رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر صدیق سے، کیا؟ **نصیبها** اپنا حصہ، اب یہ ہے سوال اس طرح کا یعنی سوال بمعنی مانگنا سوال بمعنی استفسار نہیں ہے سوال بمعنی حق مانگنا جو وہ اپنی دلیل کی روشنی میں سمجھتی تھیں کہ **یو صیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین**......

...........جب قرآن میں آیا ہے **کُم**، میں سمجھتی تھیں کہ جیسے باقی امت کو خطاب ہے سرکار دو عالم ﷺ کو بھی خطاب ہے جیسے **کتب علیکم الصیام** میں روزہ باقی امت پر فرض کیا گیا تو سرکار دو عالم ﷺ پر بھی فرض کیا گیا، تو وہ یہ سمجھتی تھیں کہ آگے کا جو حکم ہے **ان کانت واحدۃ فلھا النصف** کہ اگر جن کا وصال ہوا ان کی اولاد میں صرف ایک بیٹی ہو تو نصف ملے گا، وہ سمجھتی تھیں کہ قرآن کی آیت ہے اور سب کو خطاب ہے تو سرکار بھی اسی خطاب میں شامل ہیں.......وہ ایک موقف پر تھیں اور موقف ان کا دعوی تھا.........وہ یہ بات طے کئے ہوئے تھیں کہ یہ میرا حق ہے اور میں وہ حق مانگ رہی ہوں....

سوال نمبر۳: مطالبہ فدک، قبلِ حصولِ مخصص تھا اور بنص و عمومِ قرآن تھا اور یہ بات ڈاکٹر جلالی صاحب بھی جانتے تھے، تو ان کا یہ سب جاننے کے باوجود، سیدہ پاک رضی اللہ عنہا کے مطالبۂ فدک کے ضمن میں یہ کہنا (خطا پر تھیں جب مانگ رہی تھی خطا پر تھیں) شرعا کیسا ہے؟

(3)خطائے معصیت، عقیدہ معصومیت کا تحفظ؟

ڈاکٹر جلالی صاحب کے بقول انہوں نے "وقوعِ نسبتِ خطا" کا قول قبلہ عالم تاجدار گولڑا پیر مہر علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کی عبارت کی تشریح میں بیان کیا اور چونکہ پیر صاحب کی عبارت میں غیر معصومین کے لئے جس خطا کا امکان کا ذکر کیا جارہا تھا وہ خطائے معصیت تھی اور جلالی صاحب نے اسی کے ضمن میں مطلق خطا کا بتکرار قول کیا لہٰذا خطائے معصیت کے سیاق و سباق میں ہونے کی وجہ سے بھی ان کا مطلق وقوعِ خطا کا قول خطائے معصیت ہی کو متضمن ہوگا، ڈاکٹر جلالی صاحب نے واضح طور پر کہا:

.....وہ جو اہل سنت کا عقیدہ ہے ۱۴ صدیوں میں قرآن وسنت سے عقیدہ ہے کہ غیر معصومہ ہیں سیدہ، اس غیر معصومہ کی جگہ سمجھانے کے لئے امکان خطا بولا اور پھر امکان خطا کی آگے تشریح کی.....

ملاحظہ فرمائیں: https://truthtvmaslakhata.blogspot.com/2025/12/evidence-3.html

ڈاکٹر جلالی صاحب نے دوٹوک الفاظ میں بتادیا کہ جو الفاظ، لہجہ، اسلوب اور انداز اختیار کیا گیا، وہ اس لئے تھا کہ سیدہ کا غیر معصومہ ہونا ثابت کیا جائے اور ظاہر ہے امکان خطائے معصیت ہی شان عصمت کے منافی ہے اور ڈاکٹر جلالی کے نزدیک خطائے اجتہادی شان عصمت کے منافی نہیں تو ان کے اس بیان سے ایک بار پھر یہ متعین ہوا کہ ان کی مراد خطائے معصیت تھی جس کے وقوع کی انہوں نے تکرار کی تھی.

سوال نمبر ۴: ڈاکٹر جلالی صاحب کا سیدہ کونین رضی اللہ عنہا کے قبلِ حصولِ مخصص، عمومِ قرآنی پر بمقتضائے شریعت عمل کو عرفاً، نامناسب لفظ (مانگ رہی تھیں : ڈاکٹر جلالی) کو سیدہ پاک رضی اللہ عنہا کے لئے استعمال کرنا، جبکہ ہمارے عرف میں یہ الفاظ انتہائی نامناسب، مفہوم کو شامل ہیں یہ الفاظ بتکرار اور خطا کو ساتھ ذکر کرنا شرعاً کیسا ہے؟

سوال نمبر ۵: قبلِ حصولِ مخصص، عمومِ قرآنی پر عمل جس کے حق و صواب ہونے پر صحابہ کا اجماعِ سکوتی بھی ہوچکا، ایسے عمل کو معصیت کے ضمن میں خطا کہنا، شرعاً کیسا ہے؟

سوال نمبر ۶: ڈاکٹر جلالی صاحب کا عقیدہ معصومیت کے تحفظ کا کہہ کر قبلہ عالم سیدنا پیر مہر علی شاہ رحمہ اللہ کی وہ عبارت جس میں امکانِ خطائے معصیت کا ذکر تھا، اس کی شرح بیان کرتے ہوئے، سیدہ پاک رضی اللہ عنھا کے لئے وقوعِ خطا کا قول کرنا، مذکورہ وجوہات کی بناء پر، ان کے مخترعہ اصول کی بناء پر وقوعِ خطائے معصیت کو مستلزم ہے، لہٰذا سیاق وسباق اور تحفظ عقیدہ معصومیت کی صراحت کے ضمن میں یہ کہنا (خطا پر تھیں جب مانگ رہیں خطا پر تھیں : ڈاکٹر جلالی) شرعاً کیسا ہے؟

(4)مطلقاً، امکان خطا کہنے والا ملعون؟

ڈاکٹر جلالی نے اپنے بھائی کی رسم قل کے موقع پر خطاب میں واضح طور پر پیر صاحب کی کلام میں امکانِ خطائے معصیت ہونے کا ذکر کیا اور اپنے لفظ کو نرم اور پیر صاحب کے لفظ کو گرم کہا، چنانچہ کہتے ہیں:

جو تشریح میں نے کی ہے پیر صاحب نے ۵۰ مرتبہ اس سے آگے بڑھ کر کی ہے، یعنی میرے لفظ نرم ہیں ان کے گرم ہیں، اور میرے نرم بھی آج کسی کو برداشت نہیں ہو رہے..... کہ سرکار کی سیٹ پہ رب نے اسے بٹھایا ہے کہا گر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بیٹی بھی مانگنے آگئی ہیں، کہ جب شریعت وہ حق انہیں، نہیں دیا تو آپ نے ان سے معذرت کر لی، گھر کے دروازے پر جا کر کھڑے ہو گئے لیکن شریعت کی خلاف ورزی نہیں کی، تو پیر صاحب کہتے ہیں تو اس بات پر تو ان کی تعریف ہونی چاہئے، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، ورنہ عقیدت میں ہو سکتا ہے، دے دیتے تو شریعت کی خلاف ورزی ہو جاتی، یہ پیر صاحب کے جملے ہیں..... پیر صاحب کہتے ہیں یہ مطلب نہیں آیت تطہیر کا کہ ان سے خطا سرزد نہیں ہو سکتی، خطا کا سرزد ہونا، ناممکن ہے یہ مطلب نہیں آیت تطہیر کا، اب بتاؤ اس کا مطلب کیا ہے، خطا کا سرزد ہونا، اس پر انہوں نے شور مچایا.........اور جو بات پیر مہر علی شاہ نے لکھی ہے، صرف میں نے تو پڑھ کے سنائی ہے، اس پر فتوے لگائے، میں نے اس جواب کو، یہ بڑا بھاری جواب بنتا ہے بظاہر، میں نے پھر آگے خطائے اجتہادی کا پہلو جو نکلتا تھا جو ہے جو لکھا ہے شارحین نے، اس کی طرف گیا لیکن پیر صاحب نے خطائے اجتہادی کی بات نہیں کی، پیر صاحب نے مطلقاً خطا کی بات کی ہے، مطلقاً خطا۔"

ملاحظہ فرمائیں: https://truthtvmaslakhata.blogspot.com/2025/12/evidence-4.html

چند ہفتے بعد جس بھائی کے رسم قل میں کہا تھا کہ (میرے لفظ نرم ہیں، ان کے گرم ہیں) اور یہ کہ (پیر صاحب نے خطائے اجتہادی کی بات نہیں کی، پیر صاحب نے مطلقاً خطا کی بات کی ہے، مطلقاً خطا) اسی بھائی کے جہلم کی تقریب میں اسی موضوع کو وسعت دیتے ہوئے کہتے ہیں:

اور اشرف آصف جلالی، انبیاء سے نیچے وہ بھی شیعوں کو جواب دینے کے لئے، وہ بھی سیدنا صدیق اکبر کی حفاظت کے لئے، وہ بھی پیر مہر علی شاہ کی عبارت پڑھ کے کہے کہ سیدہ پاک کی طرف نسبت خطائے اجتہادی کی جائے، جو اسی جملے میں آگے اس کی وضاحت ہے، کہ بولنے میں اگرچہ لفظ خطا ہے لیکن ساتھ اسی وقت ہے، کہ یہ مطلقاً خطا کی بات نہیں، کوئی ملعون لوگ مطلقاً خطا کہہ رہے ہیں، وہ تو کردار کی معاذ اللہ خطا ہو سکتی ہے، یہاں تو کہا جب مانگ رہی تھیں تو پتہ چلا کسی اور خطا کی بات، (نہیں) فدک مانگنے کا مسئلہ ہے

ملاحظہ فرمائیں: https://truthtvmaslakhata.blogspot.com/2025/12/evidence-4a.html

سوال نمبر ۱: جلالی صاحب نے اپنے بھائی کے رسم قل کے خطاب میں اس بات کو تسلیم کیا کہ پیر صاحب کا امکان خطا ، اور جلالی صاحب کا وقوع خطا مختلف ہے انہوں نے کہا (جو تشریح میں نے کی ہے پیر صاحب نے ۵۰ مرتبہ اس سے آگے بڑھ کر کی ہے ، یعنی میرے لفظ نرم ہیں ان کے گرم ہیں ،اور میرے نرم بھی آج کسی کو برداشت نہیں ہو رہے) اور اسی بیان میں یہ بھی تسلیم کیا جس امکان کا ذکر ، پیر صاحب نے کیا وہ خطائے اجتہادی نہیں مطلقا خطا ہے اور یہ بتکرار کہا (پیر صاحب نے خطائے اجتہادی کی بات نہیں کی ، پیر صاحب نے مطلقا خطا کی بات کی ہے ، مطلقا خطا)

اور پھر چند ہفتے بعد اسی بھائی چہلم کی تقریب میں دو ٹوک انداز میں فیصلہ سنا دیا (کوئی ملعون لوگ مطلقا خطا کہہ رہے ہیں ، وہ تو کردار کی معاذاللہ خطا ہو سکتی ہے)

ڈاکٹر جلالی صاحب کے ان جملوں کے حوالے سے کیا شرعی حکم لگتا ہے کیا کسی کو امکان خطائے معصیت ماننے پر ملعون کہا جا سکتا ہے اور تعریضا و اشارتا ڈاکٹر جلالی صاحب کا یہ کہنا شرعا کیسا ہے ؟

نیز ڈاکٹر جلالی نے پیر صاحب کے امکانِ خطا کو خود ، مطلقا خطا کہا اور مطلقا خطا کے ضمن میں کردار کی خطا کا امکان بیان کیا ، اور مطلقا امکان خطا کہنے والوں کو ملعون قرار دیا جبکہ ، پیر صاحب کے بیان کردہ مطلقا امکان خطا کا وقوع متعین کرنے کے لئے ایک جھوٹ قاعدہ گھڑا کہ ان الامکان اذا کان متعلقا بالماضی ۔ ۔ ۔ اور امکان اس کی فعلیت دوام بلکہ ضرورت کو مستلزم ہے (نعوذباللہ) ، کیا ڈاکٹر جلالی کے ان تمام بیانات اور ان کے نتائج کے بے ادبی و گستاخی ہونے میں کوئی شک باقی رہ جاتا ہے ۔ ان بیانات کا شرعی حکم کیا ہے ؟

(5) قول خطا, یا ضرورت دین؟

جلالی صاحب کہتے ہیں:

"ان الفاظ کو غلط قرار دیتے ہوئے ان سے رجوع کی وجہ سے عقیدہ ختم نبوت پر آنچ نہ آتی ہوتی تو انہیں ہزار بار واپس لے لے لیا جاتا، ان الفاظ سے اصول اہل سنت کے مطابق سیدہ زہراء رضی اللہ عنہا کی عظمت پر تو کوئی آنچ نہیں آتی مگر واپس لینے سے عقیدہ ختم نبوت پر آنچ آتی ہے، رجوع کی ضد کرنے والے اگر تشفی چاہتے ہوں تو رابطہ کر سکتے ہیں"

جلالی صاحب نے اس حوالے با قاعدہ اشتہار شائع کیا: "ان الفاظ سے اصول اہل سنت کے مطابق سیدہ زہراء رضی اللہ عنہا کی عظمت پر تو کوئی آنچ نہیں آتی مگر واپس لینے سے عقیدہ ختم نبوت پر آنچ آتی ہے"

ملاحظہ فرمائیں: https://truthtvmaslakhata.blogspot.com/2025/12/evidence-5a.html

سوال نمبر ۸: جلالی صاحب نے اپنے قول خطا کو واپس نہ لئے جاسکنے کی یہ وجہ بیان کی (ان الفاظ کو غلط قرار دیتے ہوئے ان سے رجوع کی وجہ سے عقیدہ ختم نبوت پر آنچ نہ آتی ہوتی تو انہیں ہزار بار واپس لے لیا جاتا: ڈاکٹر جلالی) یعنی جلالی صاحب کے نزدیک سیدہ پاک کے مطالبۂ فدک کو سیدنا صدیق اکبر کی طرح حق پر مان لینے سے ان کے نزدیک عقیدہ ختم نبوت پر آنچ آتی ہے، تو کیا ان کے نزدیک سیدہ پاک کو خطا پر ماننا ضروریات دین میں سے ہے؟ کہ سیدہ پاک رضی اللہ عنہا کو خطا پر نہ ماننے کو کفر سمجھتے ہیں؟ کیونکہ جس بات سے عقیدہ ختم نبوت پر آنچ آئے وہ کفر ہوتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ عموم قرآنی پر مقتضائے شریعت مطابق مطالبہ کو عقیدہ ختم نبوت کا معارض قرار دینا شرعا کیسا ہے؟

(6)خطائے اجتہادی،شان عصمت کے غیر منافی

جب ڈاکٹر جلالی صاحب سے خطائے معصیت والے قول کا جواب نہ بن پایا تو پینترا بدل اور عقیدہ معصومیت کے تحفظ کا ذکر چھوڑ کر کہنے لگے کہ میری مراد وہ خطائے اجتہادی تھی جو شان عصمت کے بھی منافی نہیں، چنانچہ کہتے ہیں :

”ایک ہے امکان خطا، دوسرا وقوع خطا، وقوع خطا جو ہے بعض معاملات میں، ہر ایک میں نہیں، بعض تعبیر کے اندر وقوع خطا، مگر بدون البقاء کہ خطا کا وقوع تو ہو مگر اس پر بقاء نہ ہو تو پیر مہر علی شاہ فرماتے ہیں کہ یہ تو نبوت کے بھی منافی نہیں، یعنی ایسی خطا تو معصوم سے بھی ہو سکتی ہے کہ جو تعبیر میں ہے اور باقی نہیں رہی وہ خطا جو ہے اس میں بقاء نہیں تو پھر تو وہ شان معصوم کے بھی منافی نہیں، غیر معصوم کے لحاظ سے اسے توہین کیسے کہا جا سکتا ہے۔“

ملاحظہ فرمائیں: https://truthtvmaslakhata.blogspot.com/2025/12/evidence-6.html :

پہلے ڈاکٹر جلالی صاحب اپنے قول کو حق ثابت کرنے کے لئے بار بار یہ کہتے رہے کہ انہوں نے عقیدہ معصومیتِ انبیائے کرام کے تحفظ کے لئے سیدہ پاک کے خطاپر ہونے کا قول کیا معاذ اللہ، حالانکہ مبتدی بھی جانتا ہے کہ عقیدہ عصمت کے منافی خطائے معصیت ہوتی ہے لہٰذا جب اس پر پکڑے گئے تو پھر فریب دے کر خطائے اجتہادی کا قول کرنے لگے جو نبوت کے منافی بھی نہیں اور پھر ڈاکٹر جلالی صاحب اور ان کے شاگرد، ڈاکٹر جلالی کو حق پر ثابت کرنے کے لئے انبیائے کرام کے حوالے سے زبان طعن دراز کرنے لگے جس کی بعض مثالیں آگے بیان کی جائیں گی

یہاں یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ ڈاکٹر جلالی صاحب اور ان کے حمایتیوں نے اپنے قولِ خطا کو اجتہادی کی تاویل میں لپیٹنا چاہا حالانکہ ایک ادنی طالب علم بھی جانتا ہے کہ نص کے عموم سے استدلال، اجتہاد یا قیاس ہوتا ہی نہیں کہ اسے خطائے اجتہادی کہا جاسکے جیسا کہ اعلیٰ حضرت بیان فرماتے ہیں : ”عموم سے استدلال نہ کوئی قیاس ہے نہ مجتہد سے خاص“ اور خود ڈاکٹر جلالی صاحب بھی ذکر کر چکے یہ سیدہ پاک رضی اللہ عنھا کا مطالبۂ فدک آیت قرآنی کے عموم کی بنیاد پر تھا لہٰذا مطالبۂ فدک کے لئے ان کا خطائے اجتہادی کی تاویل کرنا بھی ان کے کام نہیں آسکتا

سوال نمبر ۹ : جب ڈاکٹر جلالی صاحب سے مطلق خطا پر مواخذہ ہوا تو بہانہ بنانے لگے کہ ان کی مراد خطائے اجتہادی تھی حالانکہ ڈاکٹر جلالی کے نزدیک، خطائے اجتہادی عقیدہ معصومیت کے منافی ہے ہی نہیں، تو ڈاکٹر جلالی صاحب کا باربار یہ کہنا کہ انہوں نے عقیدہ معصومیت کے تحفظ کے لئے مطلق خطا کا قول بمعنی خطائے اجتہادی کیا ہے، یہ ان کی جہالت وسفاہت کا ثبوت ہے یا ان کا دجل وفریب ؟

سوال نمبر ۱۰: مطالبۂ فدک کی دلیل، غیر مشترک المعنی، نصِ واحد کا عموم تھا، بعد ازاں اس مطالبے کے صواب ہونے پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اجماعِ سکوتی بھی تھا، اور چونکہ ایک ہی نص تھی لہذا اجتہاد کی ضرورت تھی نہ اجتہاد ممکن، تو اس مبارک و مقتضائے شریعت عمل کو، امکانِ خطائے معصیت کے سیاق وسباق میں ابتداء مطلق خطا کہنا پھر بعدِ مواخذہ، توبہ ورجوع کے بجائے اس مطلق خطا کو خطائے اجتہادی کی تاویل میں لپیٹنا جبکہ اجتہاد ممکن تھا، نہ اس کی ضرورت، یہ سب کہنا شرعا کیسا ہے؟

سوال نمبر ۱۱: کسی واقعی اجتہادی مسئلہ میں، خطائے اجتہادی کا قول بھی ضرورتا اور صرف اس وقت کیا جاتا ہے جب اس ہستی کا دفاع مقصود ہو جس کے لئے یہ قول کیا جارہا ہے، جیسا کہ مسئلہ صفین میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے، ان کی دفاع کی غرض سے اور یقینا وہاں اطلاق درست کہ اجتہاد پایا بھی گیا اور تحفظِ عظمت ہی مقصود ہے

جبکہ مسئلہ فدک میں ڈاکٹر جلالی نے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (جو یقینا حق پر ہیں) کے دفاع کا بہانہ بنا کر سیدہ پاک رضی اللہ عنہا پر وقوعِ خطا کا اطلاق کر دیا اور اس سے یقینا سیدہ پاک رضی اللہ عنہا کا نہ ہی دفاع، مقصود تھا اور نہ ہی ان کی عظمت کے تحفظ کا کوئی پہلو مقصود تھا، بلکہ ایک غیر مجتہد فیہ مسئلے میں سیدہ پاک، عموم قرآنی پر بمقتضائے شریعت عمل فرما رہیں تھیں اور حضرت ابو بکر صدیق کی طرح وہ بھی حق بجانب تھیں اور حدیث سن کر قبول فرما کر حق بجانب ہی رہیں، دفاع سیدنا صدیق اکبر کے بہانہ بنا کر سیدہ پاک کو عمومِ قرآنی پر عمل کی وجہ سے، بلاجواز و خلافِ شریعت، خطا پر کہنا، بتکرار کہنا شرعا کیسا ہے؟

(7)معصوم کی خود ساختہ تعریف؟

ڈاکٹر جلالی صاحب کہتے ہیں:

معصوم کا مطلب کیا ہوا؟ کہ تعبیر کے اندر خطا کا وقوع، جس پر بقاء نہ رہے، وقوع ہو اور فوراً اس کے بعد مسئلہ ختم ہے، تو یہ تو عصمت کے بھی منافی نہیں، عصمت کی بھی توہین نہیں، توہین نبوت بھی نہیں، تو یہ کس منہ سے ولایت کے اندر جا کر، معصومیت سے نیچے جا کر، وقوع خطا جس میں بقاء نہیں اس کو توہین بناتے ہیں اس کو گستاخی قرار دے رہے ہیں

ملاحظہ فرمائیں:https://truthtvmaslakhata.blogspot.com/2025/12/evidence-7.html

سوال نمبر ۱۲: ڈاکٹر جلالی معصوم کا مطلب، وقوعِ خطا فی التعبیر بعدم البقاء ہونا متعین کر رہے ہیں (معصوم کا مطلب کیا ہوا؟ کہ تعبیر کے اندر خطا کا وقوع، جس پر بقاء نہ رہے، وقوع ہو اور فوراً اس کے بعد مسئلہ ختم ہے: ڈاکٹر جلالی) معصوم کا یہ مطلب و تعریف خلافِ واقع و بے ادبی پر مشتمل نہیں ہے کیا؟ اور یہ شرعاً کیسا ہے؟

(8) محفوظ کی خود ساختہ تعریف؟

ڈاکٹر جلالی صاحب کہتے ہیں :

کہتے ہیں دیکھو جی فلاں بندے نے کہا سیدہ پاک محفوظ عن الخطاء ہیں اور ان کی طرف خطا کی نسبت کر دی اُن پڑھوں کو اتنا نہیں پتہ کہ محفوظ کا مطلب ہی یہ ہوتا ہے کہ جس سے خطا کا صدور تو ہو مگر وہ باقی نہ رہے۔ یعنی کچھ تو مانتے ہیں کہ لفظوں میں معصوم کچھ محفوظ بول کر معصوم مانتے ہیں۔ یعنی محفوظ کی Defination آج تک نہیں آئی کہ محفوظ جب اللہ نے حفاظت کر رکھی ہے تو پھر ان سے گناہ کا صدور ہو ہی نہیں سکتا پھر خطا کا صدور ہو ہی نہیں سکتا حالانکہ جو معاملہ تھا وہ خطاءِ اجتہادی کا تھا اور محفوظ اور معصوم کا فرق اگر دیکھنا ہو تو میں یہاں آپ کے سامنے صرف اس کے 3 تین حوالہ جات رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ان لوگوں کی یہ جہالت بھی پتہ چل جائے کہ ماں کے محفوظ اور پھر میرے ذمے لگاتے ہیں کیونکہ انہوں نے خطا کی نسبت کی لہذا انہوں نے توہین کی حالانکہ محفوظ کی طرف خطا کی نسبت توہین کب بنے جب حدیث میں معصوم کی طرف بھی آیت میں معصوم کی طرف بھی ہے اس اجتہادی کے لحاظ سے تو محفوظ کی طرف کیسے بنے اور پھر محفوظ کی تو تعریف ہی یہ ہے فرق یہ ہے محفوظ اور معصوم میں اب دیکھو (المعتمد فی المعتقد) یہ تورپشتی کی تصنیف ہے فضل اللہ تورپشتی انہوں نے یہ واضح طور پر اس میں لکھا چونکہ ان لوگوں نے خود تو مطالعہ کرنا نہیں میں آسانی کے لیے صفحہ بھی دکھا دیتا ہوں اور اس کا مطلب بھی بتا دیتا ہوں صفحہ نمبر ہے بہتر (72) "ولی محفوظ باشد از گناہ" یہی عقیدہ ہے سنیوں کا ولی کیا ہوتا ہے، گناہ سے کیا ہوتا ہے؟

اور نبی کیا ہوتے ہیں معصوم "وفرق میانِ محفوظ و معصوم آں است"

محفوظ اور معصوم میں فرق کیا ہے کہ "معصوم را ارتکاب گناہ نبود" معصوم را ارتکاب گناہ کہ معصوم سے گناہ کا ارتکاب ہی نہیں ہوتا" اما محفوظ را ارتکاب گناہ بود" یہاں لفظ خطا بھی نہیں لفظ گناہ ہے بات

کس کی ہے؟ محفوظ کی "محفوظ ارتکاب گناہ بود بر سبیل ندرت" یہ نہیں کہ وہ روز گناہ کیے ہوئے ہو "نادر"، "نادر"، "نادر" اب ہزار دن میں سے ایک دن بھی نادر ہی ہے پانچ دن بھی نادر ہی ہے اچھا جی

"محفوظ را ارتکاب گناہ بود بر سبیل ندرت ولیکن اُورا بد اں گناہ اصرار نہ باشد" گناہ کا ارتکاب تو ان سے ہو جاتا ہے مگر اس پہ اصرار نہیں ہوتا یہ تعریف ہے محفوظ کی۔

ملاحظہ فرمائیں: https://truthtvmaslakhata.blogspot.com/2025/12/evidence-8.html

سوال نمبر ۱۳ : ڈاکٹر جلالی صاحب ''محفوظ'' کا مطلب صدور خطا بعدم البقاء متعین کرتے ہیں اور اس تعریف پر حصر کرتے ہیں اور لفظ ''ہی'' کے ساتھ کہتے ہیں (محفوظ کا مطلب ہی یہ ہوتا ہے کہ جس سے خطا کا صدور تو ہو مگر وہ باقی نہ رہے : ڈاکٹر جلالی) محفوظ کا یہ مطلب و تعریف خلافِ واقع و بے ادبی پر مشتمل نہیں ہے کیا؟ اور ایسا کہنا شرعا کیسا ہے ؟

سوال نمبر ۱۴ : ڈاکٹر جلالی ، غیر معصوم کے لئے ، قول وقوع خطائے اجتہادی کو توہین سے مبراء قرار دیتے ہوئے خطائے اجتہادی کا معصوم ، کے لئے بھی پایا جانا بیان کرتے ہیں (محفوظ کی طرف خطا کی نسبت توہین کب بنے جب حدیث میں معصوم کی طرف بھی آیت میں معصوم کی طرف بھی ہے، اس اجتہادی کے لحاظ سے تو محفوظ کی طرف کیسے بنے)

اس کے بعد محفوظ اور معصوم کا فرق حصر کے ساتھ ، متعین کرتے ہوئے کہتے ہیں (اور پھر محفوظ کی تو تعریف ہی یہ ہے فرق یہ ہے محفوظ اور معصوم میں......اما محفوظ راارتکاب گناہ بود" یہاں لفظ خطا بھی نہیں لفظ گناہ ہے بات کس کی ہے ؟ محفوظ کی "محفوظ ارتکاب گناہ بود بر سبیل ندرت" یہ نہیں کہ وہ روز گناہ کیے ہوئے ہو "نادر"، "نادر"، "نادر" اب ہزار دن میں سے ایک دن بھی نادر ہی ہے پانچ دن بھی نادر ہی ہے اچھا جی "محفوظ راارتکاب گناہ بود بر سبیل ندرت و لیکن اُو را بداں گناہ اصرار نہ باشد" گناہ کا ارتکاب تو ان سے ہو جاتا ہے مگر اس پہ اصرار نہیں ہوتا یہ تعریف ہے محفوظ کی : ڈاکٹر جلالی) محفوظ کی حصر کے ساتھ ایسی تعریف کرنا جس کے مطابق ''ہزار دن میں سے ایک دن یا پانچ دن گناہ بعدم الاصرار ہونا بیان کیا جائے ، خلافِ واقع و بے ادبی و گستاخی پر مشتمل نہیں ہے کیا؟ اور ایسا کہنا شرعا کیسا ہے ؟

(9)امکان، وقوع، دوام اور ضرورت کو مستلزم؟

ڈاکٹر جلالی صاحب نے غیر معصومین کے لئے امکان خطا کی اسی بحث کے ضمن میں امکانِ خطا کو وقوعِ خطا کے لئے مستلزم ہونے کا گستاخانہ، صریح البطلان اور احمقانہ اصول گھڑا، ڈاکٹر جلالی صاحب نے کہا:

اب یہاں پر ایک ہے امکان خطا، ایک ہے وقوع خطا اور صدور خطا.......ان الامکان اذا کان متعلقا بالماضی.....کان مستلزما للوقوع.....امکان خطا کا مطلب وقوع خطا ہے اور امکان خطا مستلزم ہے وقوع خطا کو، بات تو تھی عقیدے کی....

.....ماضی میں امکان کذب پر بحث گزری ہے وہ مجدد دین وملت امام اہل سنت اعلی حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلہ میں متعدد کتابیں لکھیں اور علمائے اہل سنت نے لکھیں، جھگڑا تھا امکان کذب کا اور امکان کذب پر مخالف فریق جو تھا خوارج کا، وہ کہہ رہا تھا کہ ہم تو صرف امکان مانتے ہیں کہ اللہ تعالی جھوٹ بول سکتا ہے معاذ اللہ صرف امکان مانتے ہیں.....امکان ہے وقوع نہیں ہے صرف امکان ہے وقوع کی بات نہ کرو تو اعلی حضرت نے کہا کہ کتنے عقل کے اندھے ہو جب امکان مانو گے تو یہ مستلزم ہے وقوع کذب کو، امکان کذب مان کر پھر وقوع سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے، پھر وقوع کذب بھی ماننا پڑے گا تو امکان خطا، مان کر وقوع خطا ماننے بغیر یہ کون سے لوگ ہیں جنہیں اتنا سینس نہیں؟ اور کہہ رہے ہیں کہ پیر صاحب نے تو صرف امکان خطا کہا تھا کس کے بارے میں، ماضی کی ایک معین بات کے بارے میں، اور ماضی کی معین بات جو ہو چکی ہے ماضی میں، اس پر جب امکان خطا کا لفظ بولا جائے گا اصول کی روشنی میں، وہ مستلزم وقوع ہو گا

اب دیکھئے فتاوی رضویہ شریف پندرہویں جلد کے اندر صفحہ ۳۴۵ پر اعلی حضرت فرماتے ہیں: "امکان کذب"، اس کی یعنی کس کی؟ کذب کی، " امکان کذب اس کی فعلیت بلکہ دوام بلکہ ضرورت کو مستلزم ہے"

یعنی بولنے والے نے امکان کذب کہا تو لازم کیا آئے گا فعلیت کذب، دوام کذب، ضرورت کذب تو اس کے ساتھ اگلے ۳۴۶ صفحہ پر کہتے ہیں کہ:" جب کوئی کہے گا کہ اللہ تعالی کا کذب کا امکان ہے تو لاجرم امکان کذب ماننے والا اپنے رب کو واقعی کاذب مانتا اور اس کے کلام نفسی میں کذب موجود بالفعل جانتا ہے "موجود بالفعل ذکر کیا ہے امکان کذب، اس امکان کذب کے اندر کیا ہے کاذب بالفعل ہونا.....

اس کے بعد جلالی صاحب نے امکان خطا کا معنی، وقوع خطا معین کرنے کا احمقانہ و گستاخانہ فیصلہ سناتے ہوئے کہا:

تو ذکر کیا پیر صاحب نے امکان خطا کا، ایک بات جو ماضی میں ہو چکی، دعوی کرتے، وقت معین، اس کے جواب میں ذکر کیا تو اس کا سوائے وقوع خطا کے اصول کے مطابق اور کیا معنی ہو گا؟ کیسے بھونڈے لوگ ہیں اور یہ سکوت میں پڑے ہوئے ہیں کہ دیکھو جی وہ تو امکان ہے وقوع کا تو ذکر ہی نہیں تو تشریح میں وقوع کہاں سے آگیا؟...... مجھے سمجھائیں میں نے جو عربی میں عبارت پڑھی ہے اس کے مقابلے میں عبارت لائیں کہ ماضی کے ساتھ جب امکان شئے کا تعلق ہو تو وہ اس شئے کے وقوع کو مستلزم ہوتی ہے.....

ملاحظہ فرمائیں:https://truthtvmaslakhata.blogspot.com/2025/12/evidence-9.html

حالانکہ بات دراصل یہ ہے کہ اعلی حضرت نے امکانِ کذب کے محال ہونے کے تفصیلی دلائل کے ضمن میں اللہ تعالی کے کلام نفسی و کلام لفظی کے تناظر میں گفتگو کرتے ہوئے سمجھایا کہ بدمذہبوں کا، رب تعالی کے کلام نفسی میں امکانِ کذب ماننا اور کلامِ لفظی میں اسے محال کہنا، عجز عن التعبیر لازم کرنا ہے جو بداہۃً باطل ہے کیونکہ جو بات کلِام نفسی میں ممکن ہو اس کی تعبیر کلام لفظی میں کیونکر محال ہو سکتی ہے یہ تو خدا تعالی پر عجز کا الزام لگانا ہے کہ جس بات پر وہ کلامِ نفسی میں قدرت رکھتا ہے کلامِ لفظی میں اسے بیان کرنے سے عاجز ہے لہٰذا یہ بھی ایک بہت بڑی دلیل ہے کہ امکانِ کذب، کلامِ نفسی میں بھی محال ہے

یقینا اللہ رب العزت کی تمام صفات، صفاتِ کمال ہیں اور بروجہ کمال ہیں، ازلی، ابدی، واجب و ضروری ہیں جس بات کا کلامِ نفسی میں امکان و قدرت ہو وہ صفتِ کلام ہونے کے اعتبار سے ازلی، ابدی، ممتنع الزوال، واجب و ضروری ہوگی

جب اللہ تعالی حتما قطعاً یقینا صادق ہے تو ثابت ہوا کہ صدق کی نقیض یعنی کذب محال ہے، ناممکن ہے کلامِ نفسی میں بھی اور کلامِ لفظی میں بھی کیونکہ کلامِ نفسی میں صدق، اپنی فعلیت بلکہ دوام بلکہ ضرورت کو مستلزم ہے اور کلامِ لفظی میں اسی کی تعبیر و دلالت ہے۔

حیرت ہے اتنے القابات سے ملقب ڈاکٹر جلالی صاحب، اعلیٰ حضرت کی اردو عبارت کو بھی نہیں سمجھ سکے اور صرف امکان اور فعلیت کا لفظ دیکھ کر اپنی مرضی کا مطلب نکال کر جھوٹا اصول بنا لیا، کیا ڈاکٹر جلالی صاحب اور ان کے حمایتی بتا سکتے ہیں یہ ان کا جھوٹا اصول کہاں موجود ہے اور اس کے جزئیات کیا کیا ہیں؟ کیا ڈاکٹر جلالی صاحب اتنا بھی نہیں جانتے کہ صفات خالق عزوجل کو صفاتِ مخلوق پر قیاس نہیں کیا جاسکتا؟ کوئی تقابل ہی نہیں

سوال نمبر ۱۵ : امکانِ خطا کو وقوع خطا کا مستلزم جاننے سے غیر معصومین (یعنی وہ ہستیاں جن کے لئے امکان خطائے معصیت ہوتا ہے) ان کے تناظر میں کیا کیا خرابیاں لازم آتی ہیں، کیا یہ، منجر الی الکفر نہیں ؟

سوال نمبر ۱۶ : یہ غیر شرعی، گستاخانہ اور جھوٹا نظریہ کہ امکان خطا، وقوع خطا کو مستلزم ہے چونکہ اصلا، ناپید ہے اس لئے اس کے بیان کو نقل یا خبر نہیں کہا جا سکتا حقیقت حال یہ ہے کہ ڈاکٹر جلالی صاحب کی وضع واختراع ہے لہذا ان کی جانب سے انشاء ہے اب اس بے بنیاد اصول کے منجر الی الکفر ہونے کا حکم واضع وقائل پر لگے گا یا نہیں ؟

سوال نمبر ۱۷ : ڈاکٹر جلالی صاحب کے اختراعی اصول (امکانِ خطا، وقوعِ خطا کو مستلزم ہے) کا مقتضاء یہ ہے کہ، ہر غیرِ معصوم بشمول صحابہ کرام و اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم، سب سے ماضی میں جس جس خطائے معصیت و گناہ کا امکان تھا وہ نہ صرف بالفعل ان سے واقع ہو چکی (نعوذباللہ)، بلکہ ان کے ساتھ دائمی اور ان کے لئے ضروری بھی ہیں (ثم معاذاللہ) ڈاکٹر جلالی کا یہ مخترعہ اصول شرعا کیسا ہے ؟

سوال نمبر ۱۸ : اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے، اپنے رسالے سبحان السبوح میں ردِ امکان کذب کی بحث میں کلام نفسی و لفظی کی باہم نسبت بیان کرتے ہوئے فرمایا "امکان اس کی فعلیت دوام بلکہ ضرورت کو مستلزم" یہ جملہ باری تعالی کی صفت کلام سے متعلق تھا، اس جملے سے ڈاکٹر جلالی صاحب نے باطل طور پر امکان خطا کو وقوع خطا کا مستلزم ہونے کی ذہنی اختراع پیش کرتے ہوئے اسے اہل سنت کا اصول قرار دیا اور اسے بنیاد بنا کر سیدہ پاک رضی اللہ عنہا کے لئے نہ صرف وقوع خطا کا قول مردود کیا بلکہ مذکورہ عبارت کے ضمن میں اسے دائمی اور ضروری بھی بنا دیا، ان کا یہ سب کرنا، شرعا کیسا ہے ؟

(10)ابتداء وانتہاء میں لزومِ اطلاقِ خطااور قضیہ فدک کا صفین سے موازنہ؟

ڈاکٹر جلالی صاحب نے ، ابتداء اور انتہاء کی تفریق کرکے اجتہاد کی دو جہتیں بیان کی اور ابتدائے اجتہاد میں دونوں مجتہدین کا لازمی حق پر ہونا ذکر کیا اور بطور مثال صفین کا ذکر کیا کہ اس کی ابتداء میں دونوں ہستیاں ہی حق پر تھیں ، جبکہ اختتام اجتہاد میں ایک حق پر ہوتا ہے اور دوسرا خطا پر ہوتا ہے یعنی یہ قول کرنا پڑتا ہے کہ یہ مصیب ہے اس نے خطا کی ہے چنانچہ ڈاکٹر جلالی بیان کرتے ہیں :

ایک ہے ابتدائے اجتہاد ، ایک ہے انتہائے اجتہاد..... فریقین ابتدائے اجتہاد میں حق پر ہیں .... حق اجتہادی جو بحث ہے دونوں ہی حق پر ہیں آغاز میں ، کس حق پر؟ بطور خاص حق اجتہادی پر..... دونوں حق پر اس لئے ہیں حضرت علی فرماتے تھے کہ قصاص بعد میں لیں گے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ، اور حضرت امیر معاویہ کہتے تھے پہلے لینا چاہئے ، دونوں حق پر تھے آغاز میں ...... دونوں طرف مقصد غلبہ دین تھا ، یہ ہے حق جس پر دونوں تھے ... مقصد دونوں کا غلبہ دین تھا کسی ایک مقصد بھی دنیا نہیں تھا.......

اختتام اجتہاد میں اہل سنت کے نزدیک ایک حق پر ہوتا ہے لیکن دوسرا باطل پر نہیں ہوتا دوسرا خطا پر ہوتا ہے ، اختتامِ اجتہاد میں ایک حق پر ہوتا ہے ، یعنی یہ قول کرنا پڑتا ہے کہ یہ مصیب ہے اس نے خطا کی ہے .....

اس کے بعد یہاں گفتگو کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب ، قضیہ فدک میں سیدہ کونین کے مطالبۂ فدک کو بھی حق پر کہے جانے کے مطالبے پر دونوں کو ابتداء حق پر کہا حالانکہ وہ اپنے سابقہ بیان (خطا پر تھیں جب مانگ رہیں تھیں خطا پر تھیں:ڈاکٹر جلالی)میں سیدہ کے مطالبہ کو بتکرار خطا کہا تھا) ، لیکن پھر اجتہاد کی جہتِ ابتدا (جانبین کا حق پر ہونا) ء و انتہاء (کسی ایک کا خطا پر لازما ہونا) ، یہ نیا فارمولہ ، بنانے کے بعد کہا کہ اختتام میں ایک کی طرف حق اور دوسرے کی طرف خطا ہوگی ، اور بتایا کہ ان کا یہ فارمولہ ، انبیاء کو بھی یکساں طور پر شامل ہے چنانچہ کہتے ہیں :

یہ امت کا بیانیہ ہے ، اب یہاں حملہ ہے رفض کا ، جو ہمارے مخالف طبقے میں ، بی ٹیم اوران کے زیر اثر درجہ بدرجہ ، کچھ خاموش ہیں ، کچھ گونگے ہیں کچھ بہرے ہیں ، کچھ کہتے ہیں کہہ دو ، دونوں حق پر ہیں ، فدک کے مسئلے پر دونوں حق پر ہیں ، میں پہلے بھی بارہا کہہ چکا ہوں ابتدائے اجتہاد میں دونوں حق پر ہیں......

سیدہ پاک کے دل میں دنیا کے مال کا کروڑویں حصے کا خیال بھی نہیں تھا ، فدک مانگتے ہوئے ان کے دل میں دنیا کا لالچ ، اس لالچ کا کروڑواں حصہ ہو وہ بھی نہیں تھا ، ان کے مانگنے میں بھی کوئی دنیا کا لالچ نہیں ، حضرت صدیق اکبر کے انکار میں بھی کوئی دنیا کا لالچ نہیں تھا ، دونوں حق پر تھے ، دونوں حق پر تھے کہ قرآن وسنت کے مطابق کام ہونا چاہئے

لیکن اختتام پر جاکر، حق ایک طرف ہے مگر وہ حق اجتہادی ہے......وہ حق ہے جو خطا کے مقابلے میں ہو، اب یہ مانا ہوا ہے اہلسنت نے چودہ صدیوں سے خطا کو، یہ ہمارا مسلک یہ ہمارا مذہب ہے، اور یہ اجتہاد کا اصول سب کے لئے ایک جیسا ہے، کہ انبیاء علیھم السلام، ان کے اجتہاد ہوں یا نیچے کسی کے، کہ انتہائے اجتہاد جو ہے اس میں ایک طرف حق ہے اور وہ حق اجتہادی ہے، دوسری طرف خطا ہے مگر اسے کوئی گناہ نہ سمجھے، وہ خطا اجتہادی ہے......

ملاحظہ فرمائیں:https://truthtvmaslakhata.blogspot.com/2025/12/evidence-10.html

یہاں چند سوالات قائم ہوتے ہیں:

سوال نمبر ۱۹: **ڈاکٹر جلالی صاحب، ایک جانب اپنے متنازعہ قولِ خطا کا بوجہِ تحفظِ عقیدہ عصمتِ انبیاء ہونا باصرار بیان کرتے رہے ہیں اور اس پر تا حال قائم بھی ہیں، اور دوسری جانب اجتہادِ انبیاء کو غیرِ انبیاء کے مماثل قرار دیتے ہیں، انتہائے اجتہاد میں ایک طرف حق اجتہادی اور دوسری جانب خطائے اجتہادی، کا لازمی ہونا بیان کرتے ہیں، (اور یہ اجتہاد کا اصول سب کے لئے ایک جیسا ہے، کہ انبیاء علیھم السلام، ان کے اجتہاد ہوں یا نیچے کسی کے، کہ انتہائے اجتہاد جو ہے اس میں ایک طرف حق ہے اور وہ حق اجتہادی ہے، دوسری طرف خطا ہے مگر اسے کوئی گناہ نہ سمجھے، وہ خطا اجتہادی ہے: ڈاکٹر جلالی) تو جب معصوم و غیر معصوم، اجتہادی خطا کے ضمن میں مماثل قرار دیا تو سیدہ پاک رضی اللہ عنہا کو قبلِ حصولِ مخصص، عمومِ قرآن پر عمل کی وجہ سے خطا پر کہنے سے تحفظِ عقیدہ عصمتِ انبیاء کیسے ہوا؟ کیا یہ ڈاکٹر جلالی کا دجل و فریب ہے؟**

سوال نمبر ۲۰ : عموماً انبیائے کرام کا اجتہاد تو تنہا، انہی کا اجتہاد ہوا کرتا تھا تو ڈاکٹر جلالی صاحب کس دوسرے فرد کو ان مقابل، حق پر کہہ کر نبی کے اختتامِ اجتہاد کا خطا پر ہونا متعین کر رہے ہیں (اور یہ اجتہاد کا اصول سب کے لئے ایک جیسا ہے، کہ انبیاء علیہم السلام، ان کے اجتہاد ہوں یا نیچے کسی کے، کہ انتہائے اجتہاد جو ہے اس میں ایک طرف حق ہے اور وہ حق اجتہادی ہے، دوسری طرف خطا ہے مگر اسے کوئی گناہ نہ سمجھے، وہ خطا اجتہادی ہے : ڈاکٹر جلالی) ان کا ایسا کہنا شرعاً کیسا ہے؟

سوال نمبر ۲۱ : ڈاکٹر جلالی صاحب کے قول خطا کی تغلیط کر کے لا تعلقی کرنے والوں پر طنز کرتے ہوئے پورا کیس سنے بغیر قاضی بننے سے روکتے ہیں (یا تو قاضی نہ بنیں یا کیس سارا سنیں : ڈاکٹر جلالی)، حالانکہ خود قاضی بن کر سیدہ پاک رضی اللہ عنہا کے لئے خطا پر ہونے کا فیصلہ کر چکے ہیں، اور اپنے اس فیصلہ کے صواب ہونے پر ۲۶ حضرات سے مزید توثیقی و تصدیقی فیصلہ لے چکے ہیں، کیا کسی کے لئے جائز ہے کہ وہ قضیہ فدک میں قبل حصولِ مخصص، عمومِ قرآن پر عمل کرنے کی وجہ سے، سیدہ پاک کے خطا پر ہونے کا فیصلہ کرے اور ۲۶ افراد ڈاکٹر جلالی کے فیصلے کو اپنے مشترکہ فیصلہ، بعنوان ''شرعی فیصلہ'' میں درست قرار دیں، ان سب کا یہ عمل شرعاً کیسا ہے؟

سوال نمبر ۲۲ : ڈاکٹر جلالی کے صریح بیان (خطا پر تھیں جب مانگ رہیں تھیں خطا پر تھیں) کے مطابق ابتداء خطا پر تھیں نعوذ باللہ، اور نئے فارمولے (اختتامِ اجتہاد میں اہل سنت کے نزدیک ایک حق پر ہوتا ہے لیکن دوسرا باطل پر نہیں ہوتا، دوسرا خطا پر ہوتا ہے) کے مطابق اختتامِ اجتہاد میں بھی خطا پر ہونا متعین ہوتا ہے، ان کا یہ بیانیہ شرعاً کیسا ہے؟

جبکہ صورت حال یہ ہے کہ سیدہ پاک تو قبل حصولِ مخصص، عموم قرآن پر عمل فرمارہی تھیں جو کسی طور پر بھی اجتہاد نہیں تھالیکن جلالی صاحب چونکہ قبل حصولِ مخصص، آیت کے عموم پر عمل کو بھی اجتہاد جانتے ہیں، یوں شاید ان کے نزدیک ہر عامل بر قرآن ہی مجتہد ہو، بہر حال چونکہ وہ عمومِ قرآن پر عمل کو اجتہاد اور سیدہ پاک کے بنصِ قرآن، مطالبہ کو اجتہاد سمجھتے تھے، لیکن وہ یہ کہہ چکے کہ (خطاپر تھیں، جب مانگ رہی تھیں خطاپر تھیں: ڈاکٹر جلالی)اگرچہ ان کے مطابق، ابتدائے اجتہاد میں جانبین کا حق پر ہونا متعین ہے، لہٰذاایک بار یہ بھی بیان کیا، سیدہ پاک مطالبۂ فدک میں حق پر تھیں جیسا کہ مطالبہ قصاص عثمان غنی رضی اللہ عنہ میں جناب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حق پر تھے، لیکن ڈاکٹر صاحب کا بتکرار (خطاپر تھیں جب مانگ رہی تھیں خطاپر تھیں) کہنا، اس نظریئے کو فکر قرآنی و نور ایمانی کہنا، تحفظ عقیدہ عصمتِ انبیاء کہنا، اس کے خلاف جانے کو ختم نبوت پر حملہ گرداننا، ان کے اس بیان کے خلاف ہے

اور پھر اس کے بعد (یعنی ابتدائے اجتہاد میں وقوعِ خطا متعین کرنے کے بعد) ان کا یہ بیان کہ (حدیث سن کر سرِ تسلیم خم کر لیا) ان کے نئے فارمولے لے مطابق خطا کو موکد و مسلسل کرتا ہے نعوذ باللہ

یعنی ڈاکٹر صاحب کے مطابق، مخصصِ عموم قرآن جاننے سے قبل، ابتدائے اجتہاد میں عمومِ قرآن پر عمل کی وجہ سے وہ خطاپر تھیں جیسا کہ ڈاکٹر جلالی نے کہا (خطاپر تھیں جب مانگ رہی تھیں خطاپر تھیں) نعوذ باللہ اور پھر مخصصِ عمومِ قرآن یعنی حدیث سن کر، سیدہ پاک سر تسلیم خم کرنے کے باوجود بھی ڈاکٹر جلالی کے بیان کردہ فارمولے کے مطابق، انتہائے اجتہاد میں خطاپر تھیں کیونکہ اگر وہ اس انتہائے اجتہاد میں سیدہ کو حق پر کہتے تو سیدنا صدیق اکبر کا خطاپر ہونا متعین ہوتا جیسا کہ انہوں نے قاعدہ بنایا ہے، ولاحول ولا قوۃ الا باللہ

اس کے بعد مزید تضاد بیانی کرتے ہوئے، آغازِ معاملہ فدک میں دونوں مقدس ہستیوں کا حق پر ہونا آغازِ معاملہ صفین کے مماثل قرار دیا حالانکہ اپنے متنازعہ بیان میں واضح طور پر سیدہ پاک کا ابتداء ہی میں خطاپر ہونا یہ کہہ کر متعین کر چکے ہیں کہ (خطاپر تھیں جب مانگ رہی تھیں خطاپر تھیں)

اور پھر یہ بیان کیا کہ سیدہ پاک کے سامنے جونہی حدیث مبارکہ آئی انہوں نے فرمان نبوی سن کر سر تسلیم خم کر لیا، گویا معاملہ فدک کا اختتام، حدیث نبوی سنتے ہی عمل کرنے پر ہوا، لیکن جلالی صاحب سیدہ پاک کو اختتام اجتہاد میں، سیدنا صدیق اکبر کی طرح حق پر ماننے کے لئے تیار نہیں کیونکہ وہ کہہ چکے ہیں کہ (اجتھاد، انبیاء علیہم السلام کا بھی ہو گا تو انتہائے اجتہاد میں ایک حق پر ہو گا اور دوسرا خطا پر ہو گا) لہذا ابتداء میں خطا کی تصریح ہے اور انتہاء میں خطا کا لزوم ہے نعوذباللہ چنانچہ پوری گفتگو کرتے ہوئے کہتے ہیں:

اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ کہہ دو، دونوں حق پر تھے، تو ہم کہتے ہیں دونوں حق پر تھے، کیسے؟ ابتدائے اجتہاد میں دونوں حق پر تھے، انتہائے اجتہاد میں ایک حق پر تھے... اور وہ صدیق اکبر تھے اور مقابلہ میں خطا تھی اور وہ اجتہادی تھی، اور وہ کوئی گناہ نہیں کوئی جرم نہیں کوئی عیب نہیں......تو اب یہاں پر، دونوں حق پر ہیں ابتدائے اجتہاد میں.

انتہائے اجتہاد میں ہمارے اصول میں، ساری صدیوں میں لکھا ہے کہ اجتھاد، انبیاء علیہم السلام کا بھی ہو گا تو انتہائے اجتہاد میں ایک حق پر ہو گا اور دوسرا خطا پر ہو گا، یہ سارے لکھ گئے، آج نہ انہیں اٹھایا جاسکتا ہے نہ ان سے توبہ کروائی جاسکتی ہے اور نہ انہوں نے غلط لکھا ہے.... تو شروع میں آغاز میں دونوں حق پر ہیں..... حق کیا ہے غلبہ اسلام، دنیا کا لالچ نہیں ہے، اور انتہاء میں ایک حق پر ہیں، وہ ہے اجتہادی، یہ وہ حق نہیں جو باطل کے مقابلے میں ہو،

پھر بحوالہ عمدۃ القاری کسی معاملے میں جانبین کا حق ہو سکنے کا قول بیان کرتے ہوئے یہ واضح کیا کہ اگر کوئی فدک میں جانبین کو حق پر جانے تو اس کو جمل و صفین کے جانبین کو حق پر ماننا ہو گا، کیونکہ عمدۃ القاری نے انہی کے ضمن میں لکھا ہے نا کہ فدک کے ضمن میں ،فدک میں ماننا ہے تو جمل و صفین میں بھی مانو، چنانچہ کہتے ہیں:

یہاں انہوں نے عمدۃ القاری میں.... یہ لکھا "فاما ان یکون کلھم مصیبا فیما ظھر لہ او المصیب واحد، یعنی اصول کی ساری کتابوں میں، انتہائے اجتہاد میں یہ ہے کہ ایک مصیب ہے، لیکن انہوں نے کہا دو صورتیں ہیں، انتہاء میں بھی.

ابتداء میں تو سب نے کہا، انتہاء میں بھی دو صورتیں ہیں ...ایک...ہے کہ دونوں ہی مصیب ہیں یہ صحابہ کے مسئلے میں یا پھر مصیب ایک ہے..... تو اب فدک والے مسئلے میں..... اس کے پیش نظر یہ کہہ دیا جائے کہ فدک کے مسئلے میں ابتداء میں تو دونوں حق پر ہیں انتہاء میں بھی دونوں حق پر ہیں..... تو کسی کی طرف بھی خطا کی نسبت نہ کی جائے.....

تو پھر یہ اسی اجتہاد میں نہیں پھر یہ سارے اجتہادات میں بھی کہنا جائز ہو گا کیونکہ انہوں (صاحب عمدۃ القاری) نے تو جنگ جمل اور صفین کے بارے میں لکھا ہوا ہے ناں، انہوں نے تو کوئی فدک کے بارے میں نہیں لکھا،

جہاں سے پڑھ رہے ہیں یہ تو کہہ رہے کہ کہو امیر معاویہ بھی حق پر تھے یعنی اجتہاد کے اختتام میں بھی....

جمل اور صفین میں ہر ایک، اختتام اجتہاد میں بھی حق پر تھا، ہر ایک، کھلے سینے سے آجاؤ ہمیں تو کوئی کسی طرح انقباض نہیں ہے، یہاں مانو وہاں بھی مانو، یہ اجتہاد بیان کرتے ہوئے بھی ذرا حوصلہ کرلو، کہ جمل اور صفین میں اجتہاد کے اختتام میں بھی، اول میں تو ماننا فرض ہے، اختتام میں بھی دونوں حق پر تھے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا والے میں بھی اختتام پر بھی دونوں حق پر تھے، پھر ہر جگہ یہ ماننا پڑے گا، یا ہر جگہ ماننا جائز ہو گا اور دوسرا پہلو بھی بدستور جائز ہو گا

سوال نمبر ۲۳: ڈاکٹر جلالی صاحب، قضیہ فدک و قضیہ صفین میں مماثلت بیان کرتے ہوئے، قضیہ فدک کے انتہائے اجتہاد میں جانبین کو حق پر جاننے کے لئے جمل و صفین میں جانبین کو انتہائے اجتہاد میں حق پر ماننے سے مشروط کرتے ہیں (فدک کے مسئلے میں ابتداء میں تو دونوں حق پر ہیں انتہاء میں بھی دونوں حق پر ہیں..... تو کسی کی طرف بھی خطا کی نسبت نہ کی جائے..... تو پھر یہ اسی اجتہاد میں نہیں پھر یہ سارے اجتہادات میں بھی کہنا جائز ہو گا کیونکہ انہوں (صاحب عمدۃ القاری) نے تو جنگ جمل اور صفین کے بارے میں لکھا ہوا ہے ناں، انہوں نے تو کوئی فدک کے بارے میں نہیں لکھا، جہاں سے پڑھ رہے ہیں یہ تو کہہ رہے کہ کہو امیر معاویہ بھی حق پر تھے یعنی اجتہاد کے اختتام میں بھی.... جمل اور صفین میں ہر ایک، اختتام اجتہاد میں بھی حق پر تھا، ہر ایک، کھلے سینے سے آجاؤ ہمیں تو کوئی کسی طرح انقباض نہیں ہے، یہاں مانو وہاں بھی مانو، یہ اجتہاد بیان کرتے ہوئے بھی ذرا حوصلہ کرلو) قضیہ فدک کے اختتام میں حدیث سن کر سر تسلیم خم کرلینے اور جنگ صفین میں جانبین سے صحابہ کی شہادتوں کو مساوی طور پر خطا قرار دینا، شرعاً کیسا ہے؟

اس کے بعد ڈاکٹر صاحب، لفظِ خطا کی انبیاء کی جانب نسبت کے ضمن میں، اعلی حضرت کا متشابہ کلماتِ قرآن کو ترجمہ میں بعینہٖ نقل کرنا بطور دلیل ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ......یہ ڈاکٹر صاحب ضد کر رہے ہیں....ہم نے ایک ہی ضد کی ہے کہ حق نہیں چھوڑنا اور اہلسنت کے مسلک سے آگے پیچھے نہیں جانا....ہم بات کرتے ہیں پورے دین کی، اور وہ امام اعظم ابو حنیفہ نے فقہ اکبر میں لکھ دیا.... کہ، انبیاء منزھون عن الصغائر والکبائر، ان کے لئے کہا کہ زلات وخطیئات، انبیاء کی زلات بھی ہیں خطیئات بھی ہیں، اب جو انہوں نے لکھا عقیدہ میں لکھا ....تو آج آ کے کس کی اتھارٹی ہے کہ وہ لفظ خطا پر کوئی دوسرا فلسفہ جھاڑے، اب اعلحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ترجمہ عوام کے لئے لکھا یا صرف خواص کے لئے لکھا" وَ الَّذِیْۤ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓــٴَـتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ "حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لحاظ سے کیا لکھا کہ رب میری خطائیں معاف کرے، ساتھ اجتہادی کا لفظ بھی نہیں ہے تو کیا اعلی حضرت بھی بے ادب ہو گئے؟ معاذاللہ،

یعنی اگر لفظ خطا کا خاص پس منظر اور حیثیت نہ ہوتا تو خطا کے ترجمے میں کوئی اور لفظ بول دیتے، انہوں نے تو کہاں کہاں ترجمہ میں اور بولے صرف ادب کے لئے، مکروا ومکر اللہ دیکھ لیں، غوی دیکھ لیں، عصی دیکھ لیں، عصی آدم ربہ فغوی،

تو یہاں بھی اگر کوئی ایسا خطرناک لفظ ہوتا تو منسوب تو پھر اعلی حضرت کی طرف ہونا تھا کہ انہوں نے ترجمے میں یہ لکھا ہوا ہے، کس کے لحاظ سے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لحاظ سے، لکھا کیا ہے؟ خطائیں، ....

....امام اعظم ابو حنیفہ نے تعین کر دیا اس امام تک پہنچے، اب ان کا بیانیہ ہے جو عوام کہیں اس پہ چلو، تو پھر امامت تو عوام کو ملی، پھر ہدایت اور رہنمائی والے تو وہ ہوئے، اور وہ کالانعام ہیں اور پھر جو ہونا ہے وہ ہونا ہے،

سوال نمبر ۲۴: ڈاکٹر جلالی صاحب، قرآن پاک کے بیان کردہ لفظِ خطا کو اپنے قول وقوعِ خطا کو مماثل قرار دیتے ہیں اور اعلی حضرت کے ترجمہ قرآن میں لفظ خطا کو بعینہٖ نقل کرنے کو اپنی دلیل بناتے ہیں (حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لحاظ سے کیا لکھا کہ رب میری خطائیں معاف کرے، ساتھ اجتہادی کا لفظ بھی نہیں ہے تو کیا اعلی حضرت بھی بے ادب ہو گئے؟ معاذاللہ: ڈاکٹر جلالی) جبکہ اعلی حضرت نے ایسے تمام متشابہ لفظ جن کی بزبان اردو، ترجمانی ممکن نہیں تھی انہیں بعینہٖ نقل کیا ہے جیسے استواء و دیگر، ڈاکٹر صاحب بار بار اپنی براءت و تصویب کے لئے انبیاء کرام کے لئے غیر ضروری طور پر خطاؤں کا انتساب و ذکر کرتے ہیں، ڈاکٹر صاحب کا یہ طرزِ عمل، شرعاً کیسا ہے؟

(11)نسبت ذنب؟

فلسفہ قربانی کے نام سے تقریر کرتے ہوئے بھی ڈاکٹر جلالی، اپنے قولِ وقوعِ خطا (خطا پر تھیں، جب مانگ رہیں تھیں خطا پر تھیں : ڈاکٹر جلالی) کی تصویب و تائید سے نہ چوکے، بلکہ انہوں نے انتہائی تفصیل کے ساتھ وہ تمام احادیث جس میں، لفظ ذنب یا ذنوب کا ذکر ہے پیش کیں حالانکہ عربی اسلوب کے مطابق، وہاں خطاب تشریفی ہے اور مراد، امت مسلمہ ہے، جیساکہ قرآن و سنت میں مثالیں موجود ہیں، یہی وجہ ہے کہ جب پوچھا گیا کہ لنا خاصۃ اھل البیت اولنا و للمسلمین تو اس کے جواب میں حضور پاک نے جوابا : ''بل لنا و للمسلمین'' فرمایا، ''لکم و للمسلمین ''نہیں فرمایا، یعنی اس ''لنا'' میں خود کو بھی شامل فرمایا جبکہ ڈاکٹر جلالی نے اس حصہ حدیث کا ترجمہ کرتے ہوئے بھی خیانت کی اور لنا کا ترجمہ ''ہمارے اہل بیت ''کیا، حالانکہ بتدی بھی جانتا ہے کہ درست ترجمہ ہے ''ہمارے لئے بھی''، ''اور تمام مسلمانوں کے لئے بھی''، بہر کیف ڈاکٹر جلالی پوری طاقت سے اپنے قول خطا کی تصویب کے لئے لفظِ ذنوب یا ذنب والی والی موول روایات کو یوں پیش کرتے ہیں :

نبی اکرم، نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک موقع پر پھر یہ بھی ارشاد فرمایا.....اس حدیث شریف کو مختلف صحابہ روایت کرتے ہیں، اور خطاب اس میں سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمۃ الزہراء، رضی اللہ عنہا کو تھا، رسول پاک صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم ان سے مخاطب تھے، کہ آپ یہ کام کریں..... نبی اکرم نے فرمایا:یا فاطمة قومي الى اضحيتك، اٹھو اپنی قربانی کی طرف، یعنی قربانی کا جانور جو ہے، یا فاطمة، یہاں سے گفتگو کا آغاز ہے....بہت کم حدیثیں ہین جن کے شروع سے ہی صحابہ میں سے ہی راوی دو یا تین ملیں، اکثر ایک راوی صحابہ میں سے ہوتے ہیں آگے پھر لاکھوں تک بات پہنچتی ہے سلسلہ بسلسلہ، جب اس حدیث کے اتنے راوی جو ہیں جن میں مولا علی بھی جو ہیں شروع سے ہی موجود ہیں تو ہمارے آقا نے فرمایا:جب قربانی جو فاطمۃ رضی اللہ عنہا کی قربانی تھی، جب چھری چلنے لگی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمای ا یا فاطمة قومي... آپ اٹھ کے کھڑی ہوں... آپ حاضر ہو جائیں قربانی کے پاس، موجود پاس کھڑی ہوں اس کو دیکھیں،...فان لك باول قطرة تقطر من دمها، کہ اس قربانی کے جانور سے خون کا جب پہلا قطرہ نکلے گا، یعنی اتنی زود اثر ہے قربانی، کتنا جلد قربانی اپنا کردار ادا کرتی ہے ، کہ اس کا پہلا قطرہ، دوسرا تیسرا چوتھا وہ تو بعد کی بات ہے

... ..

.. فان لک باول قطرة تقطر من دمها ان یغفر لک ما سلف من ذنوبک ، کہ قربانی کے جانور کی چھری سے جو پہلا قطرہ نکلے گا، اس قطرے کی وجہ سے آپ کے وہ بخش دیئے جائیں گے جو ماضی میں جو ذنوب آپ کے گزرے ہیں، اللہ اس پہلے قطرے سے ہی ان ذنوب کو بخش دے گا....

دوسری جو عمران بن حصین بیان کرتے ہیں یا فاطمۃ قومی الی اضحیتک، اپنی قربانی کی طرف کھڑے ہوں، فاشهديها فانه یغفر لک عند اول قطرة تقطر من دمهاکل ذنب عملتیه....... لیکن اس کا اثبات کر کے ذنب کا، اور پھر اس کے لحاظ سے مغفرت کا استعمال کرتے ہوئے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے قطرے کے ساتھ ہی، اس میں فرمایا عملتیہ جو آپ نے کئے ہیں، اللہ ان میں سے ہر ایک کو بخش دے گا، اور پہلی میں فرمایا ما سلف جو ماضی میں گزر چکے ہیں

اور تیسری ہے جو اس کے اندر حضرت مولا علی روایت کرتے ہیں اس میں بھی اول قطرة تقطر من دمها ، یہاں لفظ انّ کا استعمال ہے، مغفرة لکل ذنب، اس میں مغفرت ہے ہر گناہ کے لئے، یہ گناہ کا لفظ یعنی عام جو ذنب کا لفظ ہوتا ہے اس کا ترجمہ جو کیا جاتا ہے عام، یعنی یہاں ذنب کا جو ان کی شان کے لحاظ سے، مطلب جو ہے وہ ذکر کیا جائے، دلائل کی روشنی میں، تو اس کا ذکر کر کے لفظ ذنب کا،

ان تین طریقوں سے جدا جدا، صحابہ کرام نے وہ سرکار کی طرف سے جو بیان ہو احدیث میں، اس کا بیان کیا، آگے اس کی جو مزید وضاحت ہے اس میں یہ ہے کہ فاطمۃ رضی اللہ عنہانے سوال کیا، کہ یا رسول اللہ النا خاصة اہل البیت او لنا و للمسلمین، کیا یہ جو خون کے قطرے سے مغفرت ملتی ہے یہ صرف ہم اہل بیت کو ہی ملے گی یا ہر مسلمان کو مل جائے گی.... قال بل لنا و للمسلمین، رسول اکرم نے فرمایا لنا ہمارے یعنی اہل بیت کے لئے بھی ہے اور باقی سارے مسلمانوں کے لئے بھی ہے،

اب یہاں آج کے موضوع کے لحاظ سے جو حکمت پوچھی جارہی تھی کہ اس کا فلسفہ کیا ہے اس کا فائدہ کیا ہے تو اس ضمن میں یہ تیسری دلیل ہم نے حدیث سے پیش کی کہ یہ باعث مغفرت ہے اور مغفرت انسان کو بڑا فائدہ دیتی ہے تو ہم گنہ گاروں کے لئے یعنی قیامت تک کے لئے رسول پاک نے یہ اہتمام فرمایا کہ یہ جو جانور تم پر لازم کیا گیا ہے سونا احد پہاڑ بھی دے دو وہ مغفرت نہیں ملے گی جو جانور، اللہ کے نام پر ذبح کرتے وقت چھری چلے گی تو پہلے قطرے سے مل جائے گی..... فرمایا کہ یہ تمہاری بہتری کے لئے ہے اے امت، کہ گناہوں کے بوجھ اتریں گے، یہ تمہاری مشکلیں حل کر دیں گی یہ قربانیاں، یعنی یہ ایک ذریعہ ہے کہ گناہوں کی گٹھڑیاں جو کرینوں سے بھی کندھوں سے اتاری نہیں جاسکتیں کیونکہ وہ حسی طور پر نظر ہی نہیں آتیں مگر قربانی کے جانور کے خون میں یہ طاقت ہے کہ خون کا پہلا قطرہ ہی ان گٹھڑیوں کو گرا دیتا ہے اور ان بندوں کو اس سلسلے میں عافیت ملتی ہے

،

تینوں روایات بیان کر کے، ضعیف و موول المعنی ہونے کے باجود، اپنی مرضی کی تشریح کرتے ہوئے یہاں تک کہہ کر کہ (اثبات کر کے ذنب کا، اور پھر اس کے لحاظ سے مغفرت کا استعمال کرتے ہوئے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے قطرے کے ساتھ ہی، اس میں فرمایا عملتیہ جو آپ نے کئے ہیں، اللہ ان میں سے ہر ایک کو بخش دے گا، اور پہلی میں فرمایا سلف جو ماضی میں گزر چکے ہیں)

آگے کہتے ہیں اور اپنے قول خطا کے جواز تصویب کے لئے تین صحابہ کا ذکر کر کے، لفظ ذنب (جو کہ یقینا موول ہے اور نہ سیدہ پاک کے لئے نہ سرکار کے لئے جیسا کہ لنا و للمسلمین سے واضح ہے) کی وجہ سے کتنا بے باکانہ استدلال کر رہے ہیں، کہتے ہیں:

تو یہ جو تین احادیث میں نے پڑھیں جن کے اندر خصوصی طور پر طیبہ طاہرہ سیدہ فاطمۃ رضی اللہ عنہا کے لئے رسول پاک نے لفظ ذنوب کا استعمال کیا، ہمارا مقصد ہرگز یہاں اثبات ذنب نہیں اس ذات کے لئے، مقصد حدیث کو بیان کرنا تھا جس مقصد میں کہ امت کو یہ فائدہ کیا دیتا ہے، کیونکہ وہ ذات نہایت منزہ مطہر منور مقدس معطر ہیں لیکن حدیث میں تین صحابی جس حدیث کو ذکر کر رہے ہیں اور پھر لاکھوں آگے راویوں تک مختلف طریقوں سے پہنچی اور آج سینکڑوں حدیث کی کتابوں میں ہے،

جس پر کچھ لوگوں نے گزشتہ سال عقیدہ اہل سنت سے انحراف کرتے ہوئے، لفظ خطائے اجتہادی کو توہین قرار دے رہے تھے وہ ذرا اس حدیث کا مطلب تو لوگوں کو بتادیں کہ جس میں لفظ ذنب کی نسبت کی جارہی ہے، ہم اس کے داعی نہیں کہ اثبات ذنب کیا جائے، ہم اس کے داعی نہیں کہ ذنب کا معنی گناہ کیا جائے، جو ان کے شایان شان ہے، وہ خلاف اولی ہو، یعنی کوئی صغیرہ کبیرہ گناہ تو ہے ہی نہیں، لیکن پھر بھی یہ مقام نبوت کے مقام سے نیچے ایک مقام ہے، اور اس مقام کے لحاظ سے اہل سنت وجماعت کا جو عقیدہ، جو ان سارے محدثین کا عقیدہ ہے، یعنی اگر وہ لفظ خطا جو مطلقا ذکر کیا گیا مختلف نہیں سینکڑوں کتابوں میں امت میں، اور بحث جب خطائے اجتہادی کی ہے تو وہ خطائے اجتہادی ہے اور وہ خطا گناہ نہیں ہے، اور ایک بار جو اس کا صدور ہو تو کرنے والا خطاکار نہیں ہے، نہ خطاکار ہے نہ گنہ گار ہے، اس کی وجہ سے توہین اور گستاخی کے فتوے لگانے والے کیا وہ پوری امت کو؟، کم از کم ان کے اصول کے مطابق تو کفر کا فتوی بنتا ہے، راویوں پر، بات اصل تو خود سرکار کی ہے، چلو ادھر بات نہ بھی لے جاؤ کہ سرکار فرمارہے ہیں، یہ جو صحابہ روایت کررہے ہیں یہ جو مولا علی روایت کررہے ہیں، یہ جو ان سے آگے تابعین روایت کررہے ہیں، یہ جو پوری امت کے محدثین روایت کررہے ہیں... بات تو ہو رہی ہے اہل سنت کی اور اہل سنت کے سٹیجوں پر آج علی الاعلان سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمۃ الزہراء کے لئے لفظ معصوم استعمال کیا جارہا ہے...

اس کے بعد تعلیم امت کی غرض، اور تشریفا خطاب والی دیگر موول روایات کو بھی اپنے مستدل کے طور پر اشارتا ذکر کرتے ہیں اور تعلیم امت کے بجائے تربیتِ سیدہ کا لفظ، قصدا، ودانستہ طور پر استعمال کرتے ہیں یہاں یہ ذکر کرنے کی حاجت نہیں کہ بخاری شریف وغیرہ کی کس یا کن روایات کو جوکہ دراصل تعلیم امت کے لئےہیں ، اسے تربیتِ سیدہ کے ضمن میں ذکر کررہے ہیں ، پھر مزید آگے اپنے قولِ خطا کی تغلیط کو محدثین کی تغلیط کہہ کر بالتدریج کہتے ہیں : پھر قران کیسے قرآن رہے گا؟ ملاحظہ ہو :

جس مسلک کی صحاح ستہ میں ایسی حدیثیں ہوں جن کے اندر لفظ ذنب ہے معنی اس کا جو بھی ہے، اس مسلک میں خطائے اجتہادی پر اتنا طوفان بدتمیزی اٹھایا گیا... کیا یہ ساری امت ان چودہ صدیوں میں ان کو گستاخ کہوگے ؟ نہیں یہ گستاخ نہیں، ان میں سے کوئی بھی گستاخ نہیں، یہ دین ہے جو انہوں نے بیان کیا یہ احادیث ہیں رسول پاک کی، تربیت فاطمۃ الزہراء کے اندر کتنی احادیث صحیح بخاری میں ہیں، اگر ان جاہل پیروں کا جو بیانیہ ہے اس کے مطابق مجمع میں اگر بیان حدیث وہ بخاری کی کرو، تو مجمع کہے گا جو رافضیت زدہ ہے کہ بخاری تو گستاخ اہل بیت ہے...

.....نشانہ ہمیں بنانے والے اصل میں ان کا ٹارگٹ امام بخاری ہیں امام مسلم ہیں.... بخاری مسلم گئے تو پھر قرآن پر اعتماد کیسے بنے گا، ساری سندیں گئیں، تو پھر قرآن کے راوی تو پھر قرآن کیسے قرآن رہے گا، تو یہ مقصد ہے ان غیروں کا، اور اس کو ظاہر ہے وہ ڈائریکٹ کریں تو کیسے کر سکتے ہیں، اس کو حب زہراء کا نام دیا گیا اس کو حب اہل بیت کا نام دیا گیا اس کو حب علی کا نام دے کر کیا گیا اور ہم سمجھا رہے ہیں بار بار سمجھا رہے ہیں کہ زہر دیا جا رہا ہے تمہیں، شربت کی بوتلوں کے ٹائٹل میں زہر ہے، تریاق نہیں زہر ہے.

ملاحظہ فرمائیں: https://truthtvmaslakhata.blogspot.com/2025/12/evidence-11.html

سوال نمبر ۲۵: ڈاکٹر جلالی، کا اپنے قولِ وقوعِ خطا (خطا پر تھیں، جب مانگ رہیں تھیں خطا پر تھیں: ڈاکٹر جلالی) کی تصویب و تائید کے لئے وہ تین احادیث جس میں، لفظ ذنب یا ذنوب (مؤول، طور پر ذکر ہے اور لنا کے عموم میں سرکار نے خود کو بھی شامل فرمایا ہے) ذکر ہے اور مراد، امت مسلمہ ہے، ان روایات کو ڈاکٹر جلالی کا پوری طاقت سے اپنے قول خطا کی تصویب کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہنا (فان لک باول قطرة تقطر من دمها ان يغفر لک ما سلف من ذنوبک، کہ قربانی کے جانور کی چھری سے جو پہلا قطرہ نکلے گا، اس قطرے کی وجہ سے آپ کے وہ بخش دیئے جائیں گے جو ماضی میں جو ذنوب آپ کے گزرے ہیں، اللہ اس پہلے قطرے سے ہی ان ذنوب کو بخش دے گا......... كل ذنب عملتيه، ہر ذنب، اب ذنب کا معنی میں یہاں نہیں کرتا، ذنب یقیناً یہاں اس سے مطلب وہ نہیں جو عام لوگوں کے لئے لفظ ذنب کا استعمال ہو تو مطلب ہوتا ہے یعنی جو ان کی شایان شان ہے سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمۃ الزہراء کے شایان شان جو بھی ذنب کا معنی ہے، لیکن اس کا اثبات کر کے ذنب کا، اور پھر اس کے لحاظ سے مغفرت کا استعمال کرتے ہوئے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے قطرے کے ساتھ ہی، اس میں فرمایا عملتیہ جو آپ نے کئے ہیں، اللہ ان میں سے ہر ایک کو بخش دے گا، اور پہلی میں فرمایا ماسلف جو ماضی میں گزر چکے ہیں......مغفرة لكل ذنب، اس میں مغفرت ہے ہر گناہ کے لئے، یہ گناہ کا لفظ یعنی عام جو ذنب کا لفظ ہوتا ہے اس کا ترجمہ جو کیا جاتا ہے عام، یعنی یہاں ذنب کا جو ان کی شان کے لحاظ سے، مطلب جو ہے وہ ذکر کیا جائے، دلائل کی روشنی میں، تو اس کا ذکر کر کے لفظ ذنب کا،) ڈاکٹر جلالی کا اپنے قول وقوع خطا کے تصویب کے لئے سنداً ضعیف روایات کو طاقت ور ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس کے مؤول الفاظ کو حقیقی معنی میں ظاہر کرنے کی کوشش کرنا اور یہ طرز استدلال و گفتگو، نسبت ذنب کے انتساب کے لئے ہر ممکنہ کوشش کرنا شرعاً کیسا ہے؟

(12)غلطی؟

ڈاکٹر جلالی صاحب کی غالباً یاد داشت بھی کم زور ہے لہٰذا انہیں اپنے ہی بیان یاد نہیں رہتے۔ لفظ خطا کے دفاع میں جذبات میں آ کر انہوں نے امکانِ غلطی کا لفظ کہنے والے کو مجرم کہا:

"جو شخص لفظِ گناہ، لفظِ قصور، لفظِ نقص، لفظِ غلطی، لفظ خطاکار یا خاطی یہ بول کر ہمارے بیان کا حوالہ دے رہا ہے وہ مجرم ہے...... پیر صاحب نے بھی لفظ خطا کا استعمال کیا تو سوچ کے، حالانکہ جو دلیل والے تھے وہ ناجائز لفظ کا ارتکاب یہ لفظ بول رہے تھے، پیر صاحب نے جواب میں ناجائز لفظ کا ارتکاب بولنے کے بجائے لفظ امکانِ خطا بولا....."

ملاحظہ فرمائیں: https://truthtvmaslakhata.blogspot.com/2025/12/evidence-12a.html

جبکہ ایک مقام پر امکانِ غلطی کے الفاظ کا اثبات سیدنا پیر مہر علی شاہ صاحب کے لئے کیا:

تمہاری اس پسپائی سے، یہ تمہارے سارے اکابرین کی، یہ بات کپڑے اکھاڑے گی اور یہ لفظ جو انہوں نے کہے کہ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب نے یہ لفظ لکھے ہیں کہ: یہ نہیں کہ ان سے کوئی خطا نہیں ہو سکتی اہلِ بیت سے کہ یہ غلطی نہیں کر سکتے، ہم نے تو غلطی کا لفظ بھی نہیں آنے دیا، بیان کرتے ہوئے، ہم نے صرف خطا تک، جو کہ غلطی کی وہ قسمیں نہیں، جو خطا کی ہیں، غلطی، غلطی ہے اور خطا، "اذا حکم الحاکم فاجتھد فاخطأفلہ اجر" یہ بخاری میں حدیث مصطفیٰ علیہ السلام ہے، غلطی کے لحاظ سے حدیث نہیں، خطا کے لحاظ سے ہے، ہم نے تو لفظ خطا اور وہ بھی جوابی طور پر اور وہ بھی مشروط طریقے سے اس کا ذکر کیا، تو یہاں تو خطا کے ساتھ کہا کہ اہلِ بیت سے کہ یہ غلطی نہیں کر سکتے، یہ بھول چوک ان سے نہیں ہو سکتی، ایسی کوئی بات نہیں، یہ پیر نصیر صاحب کہہ رہے ہیں، یعنی ان سے بھی غلطی ہوتی ہے، غلطی ہو سکتی ہے ان سے بھی،

ملاحظہ فرمائیں: https://truthtvmaslakhata.blogspot.com/2025/11/evidence-12c.html

حالانکہ موصوف نسبت ذنب، ناجائز امر کے ارتکاب، لقمہ حرام سے بچانا وغیرہ بولنے کے ساتھ ساتھ عموم قرآن پر مقتضائے شریعت کے مطابق عمل کو خود غلطی بھی کہہ چکے تھے چنانچہ ایک خطاب (عدالت صدیق اکبر سیمینار) میں کہا:

"پیر مہر علی شاہ صاحب نے کہا کہ قرآن جس بارے میں ہے اس بارے میں تو مقابلہ نہیں ہو سکتا لیکن یوصیکم میں سرکار کا ذکر ہی نہیں ہے سرکار کی امت کا ذکر ہے لہذا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا نے اگر یہ دلیل پیش کی تھی تو پھر بھی معصوم نہیں تھیں غلطی ہو گئی"

ملاحظہ فرمائیں: https://truthtvmaslakhata.blogspot.com/2025/12/evidence-12b_23.html

سوال نمبر ۲۶: ڈاکٹر صاحب نے کہا (یوصیکم میں سرکار کا ذکر ہی نہیں ہے سرکار کی امت کا ذکر ہے لہذا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا نے اگر یہ دلیل پیش کی تھی تو پھر بھی معصوم نہیں تھیں غلطی ہو گئیَ: ڈاکٹر جلالی) حالانکہ سیدہ پاک رضی اللہ عنہا نے قبلِ حصولِ مخصص، عمومِ قرآن پر مقتضائے شریعت کے مطابق عمل کیا، اور اس عمل کے صواب ہونے پر صحابہ کرام کے اجماعِ سکوتی بھی تھا، اس مقتضائے شرعی عمل کو غلطی کہنا، دلیلِ قرآن پیش کرنے کو غلطی ہو گئیَ کہنا، شرعاً کیسا ہے؟

(13)لقمہ حرام؟

ایک مقام پر ڈاکٹر جلالی صاحب نے مطالبۂ فدک کو، نعوذ باللہ مطالبہ لقمہ حرام قرار دیا اور کہا:

"....مقدس آل کی طرف لقمہ حرام چلا جاتا...اگر صرف یہ لحاظ کرتے ہوئے کہ سیدہ پاک نے فرمایا ہے دے دیتے ادھر معصیت ہوجاتی سرکار ناراض ہوجاتے خلیفہ تم تھے تو تم نے میری ہی آل کو مال حرام خود اپنے ہاتھوں سے دے دیا"

ملاحظہ فرمائیں: https://truthtvmaslakhata.blogspot.com/2025/12/evidence-13.html

اولا یہاں ڈاکٹر صاحب نے عموم قرآنی پر واجب طور پر عمل کرتے ہوئے مطالبہ کو مطالبہ حرام کا تاثر دیا

ثانیا مال فیٔ کو مال زکاۃ کے حکم میں شامل کر دیا

ثالثا نبی کریم ﷺ، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور شریعت پر جھوٹ باندھا کہ ان کے نزدیک مال فیٔ اہل بیت کے لئے مال حرام تھا نعوذ باللہ حالانکہ بخاری میں خود حضرت سیدنا صدیق اکبر سے روایت موجود ہے: عن عائشة فقال ابو بكر ان رسول اللهﷺ قال لا نورث ماتركنا صدقة انما ياكل آل محمدﷺ في هذا المال واني والله لا اغير شيئا من صدقة رسول اللهﷺ عن حالها التي كان عليها في عهد رسول اللهﷺ ولاعملن فيها بما عمل به رسول اللهﷺ

سوال نمبر ۲۷: مال فدک نبی کریم ﷺ نے اپنی آل پاک رضوان اللہ علیہم کے لئے حلال ارشاد فرمایا ہے اسے ان کے لئے لقمہ حرام کہنا شرعا کیسا ہے؟ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جس مال فدک کو نبی کریم ﷺ کے حکم کے عین مطابق، اہل بیت پر صَرف کرنے کی قسم اٹھا رہے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ عَین فدک کا تصرفِ ملکیت اَور ہے اور اس مال فدک کا اہل بیت پر خرچ کرنا اَور، جس پاکیزہ و مقدس مال فدک کو نبی کریم ﷺ کے حکم کے مطابق صدیق اکبر اہل بیت پر خرچ فرما رہے ہیں اور اہل بیت، قبول فرما رہے ہیں اسے اہل بیت کے لئے لقمہ حرام قرار دینا، کس درجے کی گستاخی ہے؟ ڈاکٹر جلالی نے مال فدک کو آلِ پاک رضی اللہ عنہم کے لئے لقمہ حرام قرار دیتے ہوئے کہا (مقدس آل کی طرف لقمہ حرام چلا جاتا...اگر صرف یہ لحاظ کرتے ہوئے کہ سیدہ پاک نے فرمایا ہے دے دیتے ادھر معصیت ہوجاتی سرکار ناراض ہوجاتے خلیفہ تم تھے تو تم نے میری ہی آل کو مال حرام خود اپنے ہاتھوں سے دے دیا: ڈاکٹر جلالی) ڈاکٹر جلالی کا یہ کہنا شرعا کیسا ہے؟

(14)کل بنی آدم خطاء کے عموم میں محفوظین کی شمولیت؟

ڈاکٹر صاحب نے اپنے قولِ وقوعِ خطا (خطا پر تھیں، جب مانگ رہیں تھیں خطا پر تھیں : ڈاکٹر جلالی) کو عین قرآن و سنت ، اصول اہل سنت کے مطابق قرار دیا اور سیدہ کونین کے لئے اپنے قولِ وقوعِ خطا (خطا پر تھیں ، جب مانگ رہیں تھیں خطا پر تھیں : ڈاکٹر جلالی) کو درست ٹھہرانے کے لئے کل بنی آدم خطاء والی روایت پیش کی ،اور اپنی گفتگو میں صرف انبیائے کرام کا استثناء کرکے واضح طور پر، خطاء ، (بالمبالغہ یعنی بہت زیادہ خطا کرنے والے)میں سیدہ پاک رضی اللہ عنہا سمیت تمام محفوظین کی کو شامل کیا نعوذ باللہ،ڈاکٹر جلالی کہتے ہیں

تو میں علی الاعلان کہنا چاہتا ہوں سن لیں سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں جو میری گفتگو ہے جس پر ان لوگوں نے شور مچایا وہ عین قرآن و سنت کے مطابق ہے اور اصول اہل سنت کے مطابق ہے۔ میں اس پر پچھتر گھنٹے تقریر کر چکا ہوں اور اگر کوئی سنیوں میں سے بھٹکا ہوا ہے تو اس کی اصلاح کے لئے میں تیار ہوں۔ جس مسلک کی صحاح ستہ میں یہ حدیث ہو "كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ" لفظ خطا سے اگر چہ استثناء نبیوں کا آگے ہو گا اس صحاح ستہ کے پڑھنے والے سنیوں میں کیا ایسی باتیں کی جا سکتی ہیں؟ جو روافض نے گھڑی اور کچھ ان پڑھ سنیوں نے بیان کرنا شروع کر دیں تو میں اس طبقے کو کہہ رہا ہوں شور مت کرو آجاؤ سپریم کورٹ میں وہ جو تم گستاخی کہتے ہو وہ اشرف آصف جلالی کی طرف منسوب نہیں ہو گی، چودہ صدیوں کے اصول اہل سنت کی طرف منسوب ہو گی اور اصول اہل سنت کو ثابت کرنا میرا ذمہ ہے۔ اپنی گفتگو کو قرآن و سنت دونوں سے ثابت کرنا میرا ذمہ ہے

ملاحظہ فرمائیں:https://truthtvmaslakhata.blogspot.com/2025/12/evidence-14a.html

نیز ڈاکٹر صاحب کی بیان کردہ اسی حدیث مبارکہ میں آگے خیر الخطائین التوابون کے الفاظ بھی ہیں تو ڈاکٹر جلالی جو اپنے کلام کے سیاق و سباق میں واضح طور پر خطاء کے عموم میں تمام محفوظین کو شامل کر چکے ہیں وہ ان سب کو خیر الخطائین میں شامل کرنے کے لئے کون سی روایات لائیں گے، یا خیر الخطائین میں شامل کرنے سے گریز کریں گے ولاحول ولا قوۃ الا باللہ

ایک اور خطاب میں ڈاکٹر صاحب نے خطائی کہلانے کو اپنے لئے فخر قرار دیا اور کہا:

”ہمیں تو ہمارے نبی علیہ السلام نے فرمادیا کہ چونکہ ہم ابن آدم ہیں، ہم ابن آدم ہیں اور ہم خطائی ہیں چونکہ جو بھی ابن آدم ہے وہ خطائی ہے۔ یہ حدیث ترمذی میں آئی ہے اور میں نے پڑھ کر سنائی ہے، اسے سمجھنے میں بھلائی ہے، جو نہیں سمجھیں گے ان کی رسوائی ہے“

ملاحظہ فرمائیں: https://truthtvmaslakhata.blogspot.com/2025/12/evidence-14.html

سوال نمبر ۲۸: ڈاکٹر صاحب نے اپنے قولِ وقوعِ خطا (خطا پر تھیں، جب مانگ رہیں تھیں خطا پر تھیں: ڈاکٹر جلالی) کو عین قرآن وسنت ، اصول اہل سنت کے مطابق قرار دیا اور کہا (تو میں علی الاعلان کہنا چاہتا ہوں سن لیں سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں جو میری گفتگو ہے جس پر ان لوگوں نے شور مچایا وہ عین قرآن و سنت کے مطابق ہے اور اصول اہل سنت کے مطابق ہے)

اس کے علاوہ ڈاکٹر جلالی نے سیدہ کونین رضی اللہ عنہا کے لئے اپنے قولِ وقوعِ خطا (خطا پر تھیں، جب مانگ رہیں تھیں خطا پر تھیں) کو درست ٹھہرانے کے لئے کل بنی آدم خطاء والی روایت پیش کی، اور اپنی گفتگو میں صرف انبیائے کرام کا استثناء کرکے واضح طور پر، خطاء ، (بالمبالغہ یعنی بہت زیادہ خطا کرنے والے)میں سیدہ پاک رضی اللہ عنہا سمیت تمام محفوظین کی کو شامل کیا نعوذ باللہ، اور کہا(جس مسلک کی صحاح ستہ میں یہ حدیث ہو "كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ" لفظ خطا سے اگرچہ استثناء نبیوں کا آگے ہوگا اس صحاح ستہ کے پڑھنے والے سنیوں میں کیا ایسی باتیں کی جاسکتی ہیں؟)

ڈاکٹر جلالی کا اپنے قولِ وقوعِ خطا کو، عین قرآن وسنت واصول اہل سنت کے مطابق قرار شرعا کیسا ہے؟

اور ڈاکٹر جلالی کا کل بنی آدم خطاء والی روایت، اپنے قول وقوعِ خطا (خطا پر تھیں، جب مانگ رہیں تھیں خطا پر تھیں) کی تصویب کے ضمن میں پیش کرتے ہوئے سے صرف انبیاء کرام کا استثناء کرنا اور سیدہ کریمہ رضی اللہ عنہا اور دیگر تمام محفوظین کو اس کے عموم میں شامل رکھنا جبکہ سب جانتے ہیں کہ خطاء مبالغہ کا صیغہ ہے، کیا صریح بے ادبی وگستاخی نہیں؟

(15)ناجائز امر کا ارتکاب؟

ڈاکٹر جلالی صاحب اپنے قول خطا کے دفاع میں ناجائز امر کا ارتکاب کہنے تک کی بے باکی کر گئے چنانچہ کہا:

"پیر صاحب نے بھی لفظ خطا کا استعمال کیا تو سوچ کے، حالانکہ جو دلیل والے تھے وہ ناجائز امر کا ارتکاب، یہ لفظ بول رہے تھے.........ناجائز امر سیدہ کا نام لکھ کر یہ بات کی جا رہی ہے مطلقاً نہیں.........پیر مہر علی شاہ صاحب اس کو رد کرنا چاہتے ہیں............کہ سیدۃ النساء رضی اللہ تعالی عنہا فدک کا دعوی کرتے ہوئے کسی ناجائز امر کی مرتکب نہیں ہو سکتی اس کو وہ رد کرنا چاہتے ہیں............وقوع خطا یعنی وہ جو لفظ تھے پیر صاحب کے کہ سیدہ رضی اللہ تعالی عنہا فدک کا دعوی کرتے ہوئے، اب یہ بات ماضی میں ہے، دعوی کیا، اب اس امکان کا مطلب وقوع ہو گا، اب کسی ناجائز امر کی مرتکب نہیں ہو سکتیں تھیں اس کا آگے جو ہے جواب دے رہے ہیں ......

ملاحظہ فرمائیں: https://truthtvmaslakhata.blogspot.com/2025/12/evidence-15.html

سوال نمبر ۲۹: سیدہ کونین رضی اللہ عنہا کے مطالبۂ فدک کے لئے اشارتا، کنایتا یا تعریضا، ناجائز امر کا ارتکاب کہنا شرعا کیسا ہے؟

سوال نمبر ۳۰: قبلِ حصولِ مخصص، بمقتضائے عمومِ قرآنی ایسا عمل جس کے صواب ہونے پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اجماعِ سکوتی بھی ہو اس عمل کو ناجائز امر کا ارتکاب کہنا شرعا کیسا ہے؟

(16)سیدہ پاک رضی اللہ عنہا کا حضرت آدم علیہ السلام سے تقابل؟

ڈاکٹر جلالی صاحب اپنے قول خطا کے دفاع میں خو اہل بیت کے مقابل آتے ہیں اور حضرت آدم کا سیدہ پاک سے تقابل کرتے ہیں :

"اگر آج کوئی یہ کہتا ہے کہ خطائے اجتہادی کی نسبت ان کی طرف اگر کی جائے گی تو سیدوں کو تکلیف ہوتی ہے تو میں کہوں گا حضرت آدم علیہ السلام کی کوئی اولاد نہیں؟ دنیا میں حضرت آدم ہی کا کوئی بیٹا نہیں ....."

ملاحظہ فرمائیں: https://truthtvmaslakhata.blogspot.com/2025/12/evidence-16.html

سوال نمبر ۳۱: ڈاکٹر صاحب نے سیدہ کونین رضی اللہ عنہا کے عموم قرآن پر عمل کرنے کے لئے وقوع خطا کا قول کیا، جب ان کا مواخذہ کیا گیا تو تڑپ گئے اور موازنہ کرنے لگے (اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ خطائے اجتہادی کی نسبت ان کی طرف اگر کی جائے گی تو سیدوں کو تکلیف ہوتی ہے تو میں کہوں گا حضرت آدم علیہ السلام کی کوئی اولاد نہیں؟ دنیا میں حضرت آدم ہی کا کوئی بیٹا نہیں : ڈاکٹر جلالی) یہ اندازِ تقابل شرعا کیسا ہے؟

(17)جلالی صاحب کا اپنے قول کا حدیث مبارکہ سے تقابل کرنا نعوذ باللہ؟

ڈاکٹر جلالی صاحب، حدیث مبارکہ کی غلط تشریح کرتے ہوئے اپنے قولِ خطا کا نعوذ باللہ فرمان رسول ﷺ سے تقابل کرتے ہوئے جلالی صاحب نے کہا:

"....حدیث شریف میں ہے سرکار دوعالم ﷺ کی زبان سے حضرت آدم علیہ السلام کے ہاں ذکر ہو رہا ہے اور نسبت خطا کی ہو رہی ہے، مطلقا خطا، ہم نے امکان خطا میں آگے خطائے اجتہادی کی وضاحت کی تو لوگ بولتے کہ مطلقاتم خطا کہہ رہے تھے اب تم ساتھ اجتہادی کہہ رہے ہو، تو یہ یہاں سرکار دوعالم ﷺ نے نبوت کو بیان کرتے ہوئے نسبت خطا کی مطلقا کر دی، تو ہے کسی کی ہستی؟ کہ وہ سرکار کی طرف کوئی نسبت کرے کوئی عیب کی کہ کیوں نسبت کی حالانکہ بولا خطا ہے مراد خطائے اجتہادی ہے بولا خطا ہے.........تم جو آج ضد لگائے ہوئے ہو کہ رجوع کرو رجوع کرو رجوع کرو اگر کائنات کے کسی بندے نے یہ حدیث تمہارے سامنے رکھ دی کہ اب یہاں رجوع کروانا ہے تو کس کی حیثیت ہے کہ وہ سرکار کے لئے یہ لفظ بولے......آج آزمائش میں عوام تو کیا امت کے علماء بھی کتنے پھنسے ہوئے ہیں کہ وہ سیدہ پاک رضی اللہ عنھا کی طرف جواب دیتے ہوئے ان شرطوں کے ساتھ بھی خطائے اجتہادی کی نسبت کرنے کو بے ادبی کہہ رہے ہیں جبکہ یہ نسبت ہمارے اکابر نے بلکہ خود رسول اللہ ﷺ نے حدیث میں خود نبیوں کی طرف بھی مانی ہوئی ہے"

ملاحظہ فرمائیں: https://truthtvmaslakhata.blogspot.com/2025/12/evidence-17.html

سوال نمبر ۳۲: ڈاکٹر جلالی صاحب کا سیدہ پاک کے قبلِ حصولِ مخصص ، عمومِ قرآنی و تقاضائے شریعت کے مطابق مطالبۂ فدک، خطا کہنا اور اپنے مواخذہ کی صورت میں، اپنے قولِ مردود کا حضور نبی اکرم ﷺ کے فرمان عالی شان سے تقابل کرتے ہوئے یہ کہنا شرعاً کیسا ہے؟ .(حدیث شریف میں ہے سرکار دوعالم ﷺ کی زبان سے حضرت آدم علیہ السلام کے ہاں ذکر ہو رہا ہے اور نسبت خطا کی ہو رہی ہے ، مطلقاً خطا، ہم نے امکان خطا میں آگے خطائے اجتہادی کی وضاحت کی تو لوگ بولتے کہ مطلقاً تم خطا کہہ رہے تھے اب تم ساتھ اجتہادی کہہ رہے ہو، تو یہ یہاں سرکار دو عالم ﷺ نے نبوت کو بیان کرتے ہوئے نسبت خطا کی مطلقاً کر دی : ڈاکٹر جلالی) اور چونکہ ڈاکٹر جلالی کو شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا اور رجوع کے مطالبات ہوئے اور دنیا بھر کے علماء و مشائخ نے ان سے اعلان براءت و اظہارِ بے زاری کیا لہٰذا نبی کریم کی حدیث مبارکہ سے اپنے قولِ مردود کا تقابل کرنے کے بعد خود پر کیئے جانے والے اعتراضات کا رخ موڑتے ہوئے کہنا شرعاً کیسا ہے؟ (تو ہے کسی کی ہستی؟ کہ وہ سرکار کی طرف کوئی نسبت کرے کوئی عیب کی کہ کیوں نسبت کی حالانکہ بولا خطا ہے مراد خطائے اجتہادی ہے بولا خطا ہے : ڈاکٹر جلالی) اور مزید یہ کہ ڈاکٹر جلالی کا خود پر کیئے جانے والے اعتراضات کا رخ موڑنے کے لیئے سرکار کے فرمان پر اعتراض کے لیئے برانگیختہ کرنا اور یہ کہنا شرعاً کیسا ہے؟ (تم جو آج ضد لگائے ہوئے ہو کہ رجوع کرو رجوع کرو رجوع کرو اگر کائنات کے کسی بندے نے یہ حدیث تمہارے سامنے رکھ دی کہ اب یہاں رجوع کروانا ہے تو کس کی حیثیت ہے کہ وہ سرکار کے لیئے یہ لفظ بولے : ڈاکٹر جلالی)

المختصر، الزامِ قولِ خطا پر، خود سے مطالبہ رجوع کے معاملے کو حضور پاک ﷺ سے مذکورہ بالا انداز میں جوڑنا اور اپنے قولِ خطا کے دفاع میں سرکار کے فرمان کو مثال بنانا اور خود پر اعتراض کرنے والوں کو سرکار پر اعتراض کے لیئے ابھارنا شرعاً کیسا ہے؟

(18) قول خطا، یا ڈاکٹر جلالی صاحب کا دین؟

ڈاکٹر جلالی صاحب نے کہا:

آج یہ ان سے کل پوچھا جاسکتا ہے کہ جس بات سے تم رجوع کروا رہے ہو وہ لفظ کیا کیا تم سارے دین سے حذف کرو گے

ملاحظہ فرمائیں: https://truthtvmaslakhata.blogspot.com/2025/12/evidence-18.html

سوال نمبر ۳۳: قبلِ حصولِ مخصص، عمومِ قرآن کے مطابق کیا جانے والا مطالبۂ فدک، جس کے صواب ہونے پر صحابہ کرام کا اجماع سکوتی بھی ہوا، اس مقتضائے شریعت کی عاملہ سیدہ خاتون جنت سلام اللہ علیہا کو خطا پر کہنے سے رجوع کرنے پر اپنے قول مردود کو سارے دین کا حصہ قرار دینا (آج یہ ان سے کل پوچھا جاسکتا ہے کہ جس بات سے تم رجوع کروا رہے ہو وہ لفظ کیا کیا تم سارے دین سے حذف کرو گے: ڈاکٹر جلالی) ان کا یہ کہنا شرعاً کیسا ہے؟

سوال نمبر ۳۴: قبلِ حصولِ مخصص، عمومِ قرآن کے مطابق کیا جانے والا مطالبۂ فدک، جس کے صواب ہونے پر صحابہ کرام کا اجماع سکوتی بھی ہوا، اس مقتضائے شریعت کی عاملہ سیدہ خاتون جنت سلام اللہ علیہا کو خطا پر کہنے سے رجوع کرنے پر اپنے قول مردود کو، فکرِ قرآنی اور مسئلہ ایمانی قرار دینا شرعاً کیسا ہے؟

(19)سیدہ کونین کو حق پر کہنا جلالی کے مطابق قرآن وسنت سے خیانت وبغاوت؟

ڈاکٹر جلالی صاحب کہتے ہیں:

”....سوال وجواب میں کسی سمت کوئی خطا نہیں اور نہ کسی خطا کا امکان ہے..... آپ کا سوال حق پر مبنی تھا اور سیدنا صدیق اکبر کا جواب حق پر مبنی تھا اب یہ بات جو ہے کئی لوگوں نے اپنے خطوط میں لکھی ہے یہاں تک کہ ہمارے مرکزی جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف کا جو خط تھا اس میں بھی یہی بات لکھی ہوئی ہے اور اس کے علاوہ ارشد سعید کاظمی شاہ صاحب جو ہیں ان کا جو مفہوم ہے وہ بھی اس سے ملتا جلتا ہے اس مثال کے لحاظ سے جو بعد میں طاہر القادری نے دی اور انہوں نے بھی دی یہ بظاہر بڑا ایک دلربا پیغام ہے مگر حقیقت میں قرآن وسنت سے خیانت بھی ہے اور بغاوت بھی، اور اب یہ نہیں کہ جو جو جس نے لکھا ہے اس پر خیانت اور بغاوت کا فٹ بھی کیا جائے ہاں یہ شخص جو برسر عام دلائل دیتا رہا اس کا مطلب اس کو اصول کا پتہ ہے لیکن جان بوجھ کے اس نے جس طرح درجنوں دیگر مسائل کے اندر حق کو چھوڑا ہے اور قرآن وسنت میں خیانت کی ہے“

ملاحظہ فرمائیں:https://truthtvmaslakhata.blogspot.com/2025/12/evidence-19.html

سوال نمبر۳۵: ڈاکٹر جلالی نے قضیۂ فدک میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرح سیدہ کونین رضی اللہ عنہا کو بھی حق پر جاننے کو قرآن وسنت سے خیانت وبغاوت قرار دیتے ہوئے کہا(آپ کا سوال حق پر مبنی تھا اور سیدنا صدیق اکبر کا جواب حق پر مبنی تھا اب یہ بات جو ہے کئی لوگوں نے اپنے خطوط میں لکھی ہے یہاں تک کہ ہمارے مرکزی جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف کا جو خط تھا اس میں بھی یہی بات لکھی ہوئی ہے اور اس کے علاوہ ارشد سعید کاظمی شاہ صاحب جو ہیں ان کا جو مفہوم ہے وہ بھی اس سے ملتا جلتا ہے اس مثال کے لحاظ سے جو بعد میں طاہر القادری نے دی اور انہوں نے بھی دی یہ بظاہر بڑا ایک دل ربا پیغام ہے مگر حقیقت میں قرآن وسنت سے خیانت بھی ہے اور بغاوت بھی: ڈاکٹر جلالی) ڈاکٹر جلالی کا یہ بیان شرعا کیسا ہے؟

(20) قرآن کریم کی معنوی تحریف اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پر شرکیہ قول کا الزام؟

ڈاکٹر جلالی نے کہا:

عام حالات میں ایک چیز جب اس کا ذکر کرنا "نامناسب ہو" بلکہ کبھی صرف نامناسب ہی نہیں بلکہ "ناجائز بھی ہو" لیکن بعض حالات میں وہ کیا بھی جاتا ہے، اور وہ جائز بھی ہوتا ہے...... حضرت سیدنا ابراھیم علیہ السلام، قرآن مجید برھان رشید میں موجود ہے، "اب ہوں اللہ کے خلیل اور ستارے کو اپنا رب کہہ دیں، یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ لیکن قرآن میں ہے کہ انہوں نے کہا "۔ فلما جَنَّ عَلَيۡهِ ٱلَّيۡلُ رَأَىٰ كَوۡكَبٗا" پھر جب ان پر رات کا اندھیرا آیا تو ایک تارا دیکھا قَالَ هَٰذَا رَبِّيۖ، اب ھذا کس پر بولا، ستارے پر، ھذا ربی، یہ جملہ ستارے کے لحاظ سے میں کہوں، آپ کہیں کوئی کہے تو کفر ہو گا کہ ستارہ تو رب نہیں رب تو وحدہ لا شریک، اللہ ہے۔ اب ھذا ربی، قرآن کہہ رہا ہے کہ ابراھیم علیہ السلام نے ستارے کے بارے میں کہا۔

ملاحظہ فرمائیں: https://truthtvmaslakhata.blogspot.com/2025/12/evidence-20.html

اولا یہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام پر شرکیہ جملہ کہنے کا بہتان ہے ثانیا یہ قرآن پاک میں گستاخانہ معنوی تحریف ہے ثالثا اپنی جہالت کی وجہ سے، قرآن میں معنوی تحریف کرکے، اولوالعزم نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر شرکیہ جملہ کہنے کا بہتان لگا کر، اسے ناجائز بات کے جواز کی مثال قرار دیا حالانکہ حقیقت احوال یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس جملے کا یہ ترجمہ ہے ہی نہیں، قرآن میں موجود "ہذا ربی" کا ترجمہ ہے "اسے میرا رب ٹھہراتے ہو" اور یہ کافروں کا عقیدہ بیان ہو رہا ہے یہ ہرگز ہرگز حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے لئے نہیں فرمایا، ان دونوں باتوں میں زمین آسمان سے بھی زیادہ فرق ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قرآنی بیان رد شرک پر مبنی ہے اور ڈاکٹر جلالی کا بیان، قرآن میں تحریف معنوی اور حضرت ابراہیم پر بہتان شرک ہے، اور انہوں نے اس تحریف معنوی و بہتان شرک کو، ناجائز کے جواز کی مثال کے طور پر پیش کیا

سوال نمبر۳۶: ڈاکٹر جلالی کا قبلِ حصولِ مخصص، عمومِ قرآن و مقتضائے شریعت پر سیدہ کونین رضی اللہ عنہا کے عمل کی وجہ سے، خطا پر کہنے کو جائز ٹھہرانے کی دلیل دیتے ہوئے یہ کہنا کہ (اب ہوں اللہ کے خلیل اور ستارے کو اپنا رب کہہ دیں، یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ لیکن قرآن میں ہے کہ انہوں نے کہا...... یہ جملہ ستارے کے لحاظ سے میں کہوں، آپ کہیں کوئی کہے تو کفر ہوگا کہ ستارہ تو رب نہیں رب تو وحدہ لا شریک، اللہ ہے۔ اب ھذا ربی، قرآن کہہ رہا ہے کہ ابراھیم علیہ سلام نے ستارے کے بارے میں کہا: ڈاکٹر جلالی) یہاں قرآن پاک میں معنوی تحریف کرتے ہوئے، حضرت ابراہیم علیہ السلام پر شرکیہ جملہ کہنے کا بہتان لگایا۔

ڈاکٹر جلالی کا قرآن میں معنوی تحریف کرنا شرعا کیسا ہے؟ ڈاکٹر جلالی کا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر شرکیہ جملہ کہنے کا بہتان لگانا شرعا کیسا ہے؟ ڈاکٹر جلالی کا قرآن میں معنوی تحریف کرکے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پر الزام شرک لگا کر سیدہ کونین رضی اللہ عنہا کو بمقتضائے شریعت عمل کے باوجود، خطا پر کہنے کا جواز ٹھہرانا شرعا کیسا ہے؟

(21)ترجمان جلالی،زاہد نعمانی کی بے ادبی وگستاخی

ڈاکٹر جلالی صاحب کے ترجمان ووکیل مطلق وشاگرد خاص زاہد نعمانی جلالی، کتنی بے باکانہ وگستاخانہ بات کر رہے ہیں:

صحابہ اگر درست فیصلہ کر دیں تو نبی پر بھی عیب نہیں، بات میں بہت بڑی کر گیا لیکن اب اس کو مفتی راشد چھیڑے گا کیونکہ اس نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ اجتہاد الانبیاء کا بھی جو انہوں نے مسئلہ چھیڑا ہے وہ غلط چھیڑا ہے، وہ بھی قابل مواخذہ و قابل گرفت ہے، اتنی بڑی بات میں نے کی ہے، اجتہاد کے مسئلے میں اگر صحابی درست رائے رکھ لے تو نبی کی طرف بھی اجتہادی خطا کی نسبت کر دینا بھی کوئی عیب نہیں، بغیر کسی منصوص امر کے، یہ میرا دعویٰ ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:https://truthtvmaslakhata.blogspot.com/2025/12/evidence-21a.html

*سوال نمبر۳۷: ڈاکٹر جلالی کے وکیلِ مطلق وترجمان زاہد نعمانی کا یہ بیان (اجتہاد کے مسئلے میں اگر صحابی درست رائے رکھ لے تو نبی کی طرف بھی اجتہادی خطا کی نسبت کر دینا بھی کوئی عیب نہیں، بغیر کسی منصوص امر کے، یہ میرا دعویٰ ہے: زاہد نعمانی) شرعاً کیسا ہے؟

ڈاکٹر جلالی کا ترجمان زاہد نعمانی جلالی ایک اور خطاب میں حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ پر جھوٹا الزام رکھتے ہوئے جناب امیر معاویہ کے دفاع کے ضمن میں خاتم الانبیاء آقائے دوجہاں ﷺ کا ذکر کتنی جسارت وبے ادبی سے کر رہے ہیں:

ان باتوں کا حل کیا ہے؟ کیا حل یہ نہیں تھا کہ کسی ایک مجلس میں بیٹھ کر اہل سنت کے اصولوں پر فیصلہ ہو جاتا؟ آج تک ہمارے ساتھ بیٹھنے سے کون بھاگا؟ کتنی دفعہ میں نے عرفان شاہ اور نبیلم کو چیلنج دیئے کہ آؤ ہمارے ساتھ بات کرو؟ اور آپ بات کر رہے تھے مجدد الف ثانی کی۔ آپ صرف اور صرف مکتوب نمبر36 پڑھ لیجئے گا۔ مجدد الف ثانی الرحمہ کا دفتر دوم سے، اس میں پڑھیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دفاع میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے کتنی دفعہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لیے خطا کا قول کیا؟ شاہ صاحب میں اشارے کر رہا ہوں۔ مواد بڑا ہے میرے پاس لیکن دعوت دے رہا ہوں آپ مجدد الف ثانی کا ذکر کر رہے تھے تو پڑھ بھی لیں تو میں درد دل سے حاضر ہوں ابھی ویسے میں نے ویسے سات بندوں کو چیلنج دیا۔

ملاحظہ فرمائیں:https://truthtvmaslakhata.blogspot.com/2025/12/evidence-21b.html

سوال نمبر۳۸: ڈاکٹر جلالی کے وکیل مطلق وترجمان زاہد نعمانی کا یہ بیان (سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دفاع میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے کتنی دفعہ سید عالم ﷺ کے لیے خطا کا قول کیا: زاہد نعمانی) شرعاً کیسا ہے؟

(22)بنی اسرائیل وہندو کی گائے، ذبح کرنے کی مثال ؟

مفتی ظہور احمد جلالی آف دھول نے ، ڈاکٹر جلالی صاحب کے پہلو میں ، سرپرستی و تائید کے ساتھ ، ان کے بھائی احسن جلالی کی تقریب چہلم میں ایک خطاب کیا. اس خطاب میں مولوی مذکور نے بتائیدِ ڈاکٹر جلالی ، سخت یا نرم جواب کا فیصلہ مد مقابل دیکھ کر کرنے کا ذکر کیا اور پھر روافض کے عقیدہ معصومیت کے رد کے لئے سیدہ پاک کے لئے لفظ خطا کی تکرار کا جواز بیان کیا:

ہمیشہ دے واسطے مد مقابل نوں دیکھنا ہوندا، اے، وہ کیسا اے، نرمی نال منداا اے یا سختی نال منداا اے، مد مقابل نوں دیکھ کے گفتگو کیتی جاندی اے، اور جو آپ نے فرمایا اے کہ "خطا پر تھیں جب مانگ رہیں تھیں خطا پر تھیں، مد مقابل نوں دیکھو، سامنے کون اے، او حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دا گستاخ، افضل البشر بعد الانبیاء، من حیث الوجوہ، روحانی طور اتے وی، جسمانی طور اتے وی، خلافت دے اعتبار نال وی افضل البشر بعد الانبیاء، انہاں دی توہین کرن والے، اور سیدہ فاطمۃ زہراء طیبہ طاہرہ نوں معصوم منّنے والے، اے کتنا سخت عقیدہ گندا اے، اودا قلع قمع وہ کرنے واسطے، الفاظ سخت دا، ایسے ای بولنے، تاں اودے ذہن اچ ایسا جھٹا لگا اے، جڑاں توں اکھیڑ دتا جائے، اے طریقہ اے، اعلی حضرت فاضل بریلی دا،

اس گستاخانہ قول واندازِبیان (خطا پر تھیں جب مانگ رہیں تھیں خطا پر تھیں:ڈاکٹر جلالی) کے جواز کو اعلی حضرت رحمہ اللہ کی طرف منسوب کرنے کے بعد کہا :

اور ویکھو اللہ تعالی نے قرآن میں فرمایا اے،ان الله یامرکم ان تذبحوا بقرۃ،موسی علیہ السلام نے قوم نوں بنی اسرائیل نوں فرمایا، گاں ذبح کرو، صرف گاں ذبح کیوں حکم دتا کرانے دا، حکمت مفسرین نے ہور بھی لکھی اے، لیکن فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے، کہ گاں ذبح کرنے دی حکمت اے سی کہ جیہڑے گوسالہ نے پوجتے نے، گائین جیہڑے پوجتے نے، انہاں دے عقیدے دا قلع قمع ہووے، اے پوجنے دے قابل نہیں اے، اے تے ذبح کر کے گوشت کھادا جاندا اے.

پھر اسی تسلسل میں، ڈاکٹر جلالی کے قول خطا (خطا پر تھیں جب مانگ رہیں تھیں خطا پر تھیں:ڈاکٹر جلالی) کے جواز کی دوسری وجہ بیان کرتے ہوئے کہا:

اور حضرت فاضل بریلی دے کول سوال ہویا، کہ ہندو جیہڑے نے او گاں دے اتے پابندی لاندے نے، گاں دی قربانی نہیں کرن دیندے نے، آپ نے اس آیت دا استدلال کر کے، آپ نے لمبی بحث کر کے، آپ نے نچوڑ کڈیا، کہ مسلماناں واسطے ضروری اے، کہ گاں دی قربانی دینے دی کوشش کرن، اے شعا اسلام اے، قربانی کرنا، تے گاں دی قربانی سنت نبوی اے، سنت صحابہ اے، اگر ایدے توں ہندو روکدے نے، تے مسلماناں واسطے واجب اے کوشش کرنا کہ گاں دی قربانی دیں، او گاؤ ماتا کہندے نے، گاں دا پیشاب پیندے نے، این پوجدے نے، لہذا انہاں دے سامنے ذبح کرو، گوشت انہاں دا کھاوؤ، انہاں دی عقیدت دی مکمل نفی کیتی جاوے

پھر جوازِ قولِ خطا کے لئے پیش کردہ، ان دونوں (شرم ناک و گستاخانہ) مثالوں کو بیان کرنے بعد اس ڈاکٹر جلالی کے اس قول (خطا پر تھیں جب مانگ رہیں تھیں خطا پر تھیں:ڈاکٹر جلالی) کاسبب تحفظِ عقیدۂ معصومیت قرار دیا اور متصلا کہہ دیا کہ (خطا اجتہادی اے، اجتہادی خطا اے انبیاء کولوں بھی ثابت اے) یعنی خود اپنی ہی بات کارد کر دیا، چنانچہ کہا:

جتنا مخالف سخت ہووے، اس طریقے نال جواب دتا جاندا اے، جدوں مخالف ایسا اے کہ معصومیت دا قائل اے، اودا عقیدہ نظریہ باطل اے، اور صدیق اکبر دی توہین کرنے والا اے، معصومیت دا عقیدہ، اوذہن وچ رکھیا ہویا اے، اودے عقیدے نوں جڑاں توں اکھیڑنے واسطے فرمایا "خطا پر تھیں جب مانگ رہیں تھیں" خطا اجتہادی اے، اجتہادی خطا اے انبیاء کولوں بھی ثابت اے، اجتہادی خطا صحابہ کولوں ثابت اے، اگر اے خطا دی نسبت کرنا، مائی صاحبہ ول توہین بندی اے، مائی صاحبہ ول توہین بندی اے، متفق مسئلہ اے کہ انبیاء توں بعد معصوم کوئی نئ، ایسی طرح ای اے ناں؟، انبیاء توں بعد معصوم کوئی نئ، حضور علیہ الصلوۃ والسلام جس طرح خاتم النبیین نے اسی طرح خاتم المرسلین نے، اسی طرح خاتم المعصومین نے، لہذا کسی نوں معصوم مننا دوجیاں لفظاں وچ انہوں نبی مننے دے مترادف ہووے گا کیوں کہ معصوم صفت نبی دی اے، معصوم آکھنا، اے صفت نبی دی اے، تو یہ تو معصومیت دا عقیدہ ذہن ہے تو سامنے فیر درود و سلام تو نہیں ناں پڑھنا، اودے سامنے الفاظ ایسے جیہڑا اودے ذہن دے اندر عقیدہ جیہڑا بوٹا لگیا ہویا اے، اس نوں اچھی طرح اکھیڑیا جاوے.....

پھر ڈاکٹر صاحب کے اس قول خطا (خطا پر تھیں جب مانگ رہیں تھیں خطا پر تھیں: ڈاکٹر جلالی) کو پوری امت کے عقیدے کی ترجمانی، اور حضور کے دین پر چلنا قرار دیا، اور اس قول کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب کی مخالفت کی مثال میں، کفار مکہ کا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مخالفت کرنا پیش کر دیا دے دیا نعوذ باللہ، چنانچہ کہا:

...ایہہ ای عقیدہ پوری امت اسلامیہ دا اے، پوری ملت اسلامیہ دا اے، جدی ترجمانی ڈاکٹر صاحب نے کیتی اے.....انہاں دے مشن نال چلنا اور انہاں دا ساتھ اس دے اندر دینا، ایہہ ایسا ہے جیہڑا صحابہ دا حضور علیہ الصلوۃ والسلام دے دین اتے چلنا اے، اس واسطے اس موقف دے اندر، اللہ تعالی، انہاں ثابت قدم رکھے، تے مخالفت ہوندی اے، کیدے دی مخالفت نہیں ہوئی، عظیم ہستی سب توں حضور علیہ الصلوۃ والسلام دی، کننے تنگ ہوئے نے، مکہ شریف چھڈ کے مدینے گئے نے......بزرگان دین نوں مخالفت کیتی گئی اے، جیلاں وچ کیتا گیا اے، اور سولی تے چڑھایا گیا اے، لیکن حق توں پچھے نہیں ہٹے، ایہہ ہی ثابت قدمی انہاں دی اور ایہہ ہی ثابت قدمی ڈاکٹر صاحب مدظلہ العالی دی اے.......

ملاحظہ فرمائیں: https://truthtvmaslakhata.blogspot.com/2025/12/evidence-22.html

مذکورہ مولوی وڈاکٹر جلالی صاحب کے نزدیک، رد روافض کے لئے سیدہ پاک کی شان و حقیقت واقعہ کے خلاف، سخت جملے بولنا ضروری ہے، اور نعوذ باللہ اس کی دلیل و مثال مولوی نے، اس گائے کو ذبح کرنا کہا جسے کفار و مشرکین عقیدت میں پوجتے ہوں ولاحول ولا قوۃ الا باللہ، اور ساتھ ساتھ مولوی مذکور نے ڈاکٹر جلالی کے گستاخانہ قول (خطا پر تھیں جب مانگ رہیں تھیں خطا پر تھیں: ڈاکٹر جلالی) کو پوری امت کے عقیدے کی ترجمانی، اور حضور کے دین پر چلنا قرار دیا، اور اس قول کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب کی مخالفت، کفار مکہ کا حضور کی مخالفت کے مثل قرار دیا فانا للہ وانا الیہ راجعون

سوال نمبر ۳۹: ڈاکٹر جلالی کے قول خطا (خطا پر تھیں جب مانگ رہیں تھیں خطا پر تھیں : ڈاکٹر جلالی) کی سختی کو، طریقہ اعلی حضرت قرار دیتے ہوئے کہ کہنا (سیدہ فاطمۃ زہراء طیبہ طاہرہ نوں معصوم منن والے، اے کتنا سخت عقیدہ گندا اے، اوداقلع قمع وہ کرنے واسطے، الفاظ سخت دا، ایسے ای بولنے، تاں اودے ذہن اچ ایسا بھٹا لگا اے، جڑاں توں اکھیڑ دتا جائے، اے طریقہ اے، اعلی حضرت فاضل بریلی دا) شرعا کیسا ہے اور کیا ردِ روافض کے لئے سیدہ پاک کی توہین، گستاخی، ان کی شان میں سخت الفاظ کو کوئی مسلمان برداشت کر سکتا ہے؟

سوال نمبر ۴۰: کیا بنی اسرائیل کے لئے قرآنی حکمِ ذبحِ بقرۃ، نیز ہندوؤں کے ردِ شرک کے لئے حکم ذبح بقرۃ کو ڈاکٹر جلالی کے گستاخانہ قول و اندازِ بیان (خطا پر تھیں جب مانگ رہیں تھیں خطا پر تھیں : ڈاکٹر جلالی) کے مماثل ٹھہرایا جا سکتا ہے ؟ بنی اسرائیل کے لئے، حکمِ ذبح بقرۃ، ردِ شرک کے لئے تھا جیسا کہ مولوی نے کہا : (گاں ذبح کرنے دی حکمت اے سی کہ جیہڑے گوسالہ نے پوجتے نے، گائین جیہڑے پوجتے نے، انہاں دے عقیدے دا قلع قمع ہووے ، اے پوجنے دے قابل نہیں اے ، اے تے ذبح کرکے گوشت کھادا جاندا اے) اور ہندوؤں کے مقابل گائے کی قربانی بھی ردِ شرک کے لئے تھی مولوی نے کہا : (اور حضرت فاضل بریلی دے کول سوال ہویا، کہ ہندا جیہڑے نے او گاں دے اتے پابندی لاندے نے ، گاں دی قربانی نہیں کرن دیندے نے، آپ نے اس آیت دا استدلال کرکے، آپ نے لمبی بحث کرکے، آپ نے نچوڑ کڈیا، کہ مسلماناں واسطے ضروری اے، کہ گاں دی قربانی دینے دی کوشش کرن، اے شعارِ اسلام اے، قربانی کرنا، تے گاں دی قربانی سنت نبوی اے، سنت صحابہ اے، اگر اید ے توں ہندو روکدے نے، تے مسلماناں واسطے واجب اے کوشش کرنا کہ گاں دی قربانی دین، او گاؤ ماتا کہندے نے، گاں دا پیشاب پیندے نے، این پوجدے نے، لہذا انہاں دے سامنے ذبح کرو، گوشت انہا دا کھاوؤ، انہاں دی عقیدت دی مکمل نفی کیتی جاوے) ان دونوں مثالوں میں گائے کے ذبح کرنے کو کس کے لئے مثال بنایا جا رہا ہے ؟ اور ایسی مثالیں دینا شرعاً کیسا ہے ؟

سوال نمبر ۴۱: مولوی نے ڈاکٹر جلالی کے قول خطا (خطا پر تھیں جب مانگ رہیں تھیں خطا پر تھیں : ڈاکٹر جلالی) کے بارے میں کہا : (...ایہہ ای عقیدہ پوری امت اسلامیہ دا اے ، پوری ملت اسلامیہ دا اے، جدی ترجمانی ڈاکٹر صاحب نے کیتی اے.....انہاں دے مشن نال چلنا اور انہاں دا ساتھ اس دے اندر دینا، ایہہ ایسا ہے جیہڑا صحابہ دا حضور علیہ الصلوۃ والسلام دے دین اتے چلنا اے، اس واسطے اس موقف دے اندر، اللہ تعالی، انہاں ثابت قدم رکھے، تے مخالفت ہوندی اے، کیدے دی مخالفت نہیں ہوئی، عظیم ہستی سب توں حضور علیہ الصلوۃ والسلام دی، کتنے تنگ ہوئے نے، مکہ شریف چھڈ کے مدینے گئے نے)

ڈاکٹر صاحب کے قول خطا (خطا پر تھیں جب مانگ رہیں تھیں خطا پر تھیں : ڈاکٹر جلالی) کو پوری امت کے عقیدے کی ترجمانی، اور ڈاکٹر کا ساتھ دینا، صحابہ کے حضور کے دین پر چلنے جیسا قرار دیا، اور اس قول کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب کی مخالفت کی مثال کے طور پر، کفارِ مکہ کا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مخالفت کو پیش کرنا، شرعاً کیسا ہے ؟

دوسرا حصہ

مسئلہ خطاکا پس منظر،جمہور اہل سنت کا موقف

۲۰۲۰ کے اوائل میں ڈاکٹر جلالی صاحب کے گستاخانہ بیان (خطاء پر تھیں جب مانگ رہیں تھیں خطا پر تھیں) پر دنیا بھر کے علماء و مشائخ نے بے ادبی قرار دیا اور ان سے مطالبہ توبہ ورجوع کیا مگر ڈاکٹر جلالی صاحب کسی طور پر اپنے موقف سے پیچھے ہٹنے کے لئے تیار نہ تھے یہاں تک کہ انہوں نے اپنے موقف سے رجوع کو اسلام سے رجوع (یعنی کفر) قرار دیا اور پختگی کے ساتھ اس پر ڈٹے رہے

(23)شہزادہ غوث اعظم السید عبدالعزیز الخطیب

اسی طرح شہنشاہ بغداد معلیٰ حضور سیدنا غوث اعظم جیلانی کے شہزادے حضرت السید عبدالعزیز الخطیب نے ڈاکٹر جلالی کے جملے کو بے ادبی پر مبنی قرار دیتے ہوئے انہیں تعزیرا، کوڑے لگائے جائے کا شرعی و فقہی حکم بیان کیا فرماتے ہیں: وانه یعزر ویجلد حتی لایتطاول احد علی سیدة نساء العالمین ولذلک لیس من الادب ان تقول انها کانت مخطئة فی طلبها المیراث فلا یقال ان من لم یعرف مخطئی ومن قال انها مخطئة فقد اساء الادب معها

اسے (یعنی ڈاکٹر جلالی صاحب کو) تعزیرا کوڑے لگائے جائیں تاکہ کوئی بدبخت سیدہ کائنات اور تمام جہانوں کی سب سے افضل ترین خاتون کے شان میں بے ادبی کی جراءت نہ کرسکے، یہی وجہ ہے کہ طلب میراث کے معاملے میں انہیں خطاپر کہنا بے ادبی ہے یہ ہرگز نہیں کہا جاسکتا کہ وہ خطا پر تھیں جس نے ایسا کہا اس نے ان کی شان میں بے ادبی کی

(24)صاحب سجادہ آستانہ عالیہ گولڑا شریف حضرت پیر سید غلام نظام الدین جامی

آستانہ عالیہ مہریہ گولڑا شریف کے صاحب سجادہ حضرت پیر نظام الدین جامی نے ڈاکٹر جلالی صاحب کو شدید الفاظ میں تنبیہ کرتے ہوئے انتہائی دردِ دل کے ساتھ ارشاد فرمایا:

آپ دو ٹکے مولویوں کو یا اپنے چیلوں کو خوش کرنے میں لگے ہوئے ہیں آپ کو رسول اللہ ﷺ کی ایذاء کی خبر نہیں کہ اس جملے سے رسول اللہ ﷺ کی اذیت وابستہ ہے آپ نے کس دریدہ دہنی کا ثبوت دیا اور کس انداز میں آپ نے یہ جملہ بولا آپ کو غیرت کرنی چاہئے تھی اگر غیرت ہوتی تو غیرت کرتے

اعلیٰ حضرت کے پیر خانہ ,مارہرہ مقدسہ کا موقف

مزید براں اعلیٰ حضرت کے پیر خانہ مارہرہ مقدسہ کے سجادہ نشین عظیم عالم دین حضرت علامہ مولانا پروفیسر سید محمد امین میاں قادری برکاتی زیب سجادہ آستانہ عالیہ قادریہ برکاتیہ نے معاملے کی حساسیت کی پیش نظر دو ٹوک انداز میں آڈیو پیغام کے ذریعے اپنا موقف اور شرعی حکم بیان فرمایا اور آپ کے برادر اصغر حضرت پیر سید نجیب حیدر نوری سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ، مارہرہ شریف نے تحریری بیان جاری فرمایا

(25)حضرت علامہ مولانا پروفیسر سید محمد امین میاں قادری برکاتی زیب سجادہ آستانہ عالیہ قادریہ برکاتیہ

"میں کسی شخص کی بھی اس معاملے میں حمایت نہیں کر سکتا کہ وہ میری جدہ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے بارے میں کوئی ہلکا لفظ استعمال کرے میرے خانوادے کے جملہ بزرگ اسی عقیدے پر قائم تھے اور اب ہم سب بھائی اسی عقیدے پر قائم ہیں، اس کو عزت کا سوال نہ بنائیں اور توبہ ایسی چیز ہے کہ اس سے بڑی بڑی غلطیاں معاف ہو جاتی ہیں آپ اپنے کلمات سے رجوع کریں اور علی الاعلان رجوع کریں......
میں نے مولانا اشرف جلالی صاحب کے بارے میں ایک آڈیو بھیجا تھا اور میں وہاں کے دیگر علماء و مفتیان کرام سے گفتگو کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ مولانا اشرف جلالی صاحب اپنے گمراہ کن بیانات سے رجوع کر لیں"

حضرت پیر سید نجیب حیدر نوری سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ، مارہرہ شریف

اس فقیر برکاتی نے مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب زید مجدہ کا ویڈیو کلپ دیکھا جس میں انہوں نے خاتون جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو باغ فدک کے معاملے میں خطا پر تھیں جیسے خلاف احتیاط جملے سے یاد کیا ہے۔ اس ویڈیو کلپ کے ساتھ ساتھ مولانا کوکب نورانی صاحب مد ظلہ العالی کی ایک مختصر تحریر بھی پڑھی .....اس کے علاوہ اس احقر العباد نے حضرت مولانا سید ارشد سعید کاظمی صاحب زید مجدہ کی ایک نسبتا طویل تحریر بھی پڑھی جو مجھے بہت مدلل اور متوازن نظر آئی۔ انہوں نے بہت اخلاص اور للّٰہیت کے ساتھ مولانا جلالی صاحب زید مجدہ سے گزارش کی ہے کہ وہ سبقت زبان کے سبب ادا ہونے والے جملے سے رجوع فرمالیں میں ان دونوں بزرگ علماء کرام کی تائید کرتا ہوں ....اول تو یہ کہ پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی عبارت سے وضاحتا، اشارتا یا کنایا کسی بھی طرح یہ نہیں ثابت ہوتا کہ وہ بی بی فاطمہ خاتون جنت رضی اللہ تعالی عنہا کو خطا پر بتا رہے ہیں۔ دویم یہ کہ مولانا جلالی مد ظلہ العالی کو اس کا بھی غالبا اندازہ نہیں ہو پایا کہ اُن کی زبان سے اُس بار گاہ میں جسارت ہو رہی ہے جو حبیب خدا کو دنیا میں سب سے زیادہ محبوب تھیں اور جن کے تشریف لانے پر پیغمبروں کے سردار کھڑے ہو کر استقبال کیا کرتے تھے۔ جب تک یہ حدیث پاک ان کے علم میں نہیں لائی گئی تب تک وہ باغ فدک کو اپنی میراث سمجھنے میں حق بجانب تھیں کیوں کہ میراث کا قانون تو قرآنی فیصلہ ہے۔ یوں ہم دیکھتے ہیں کہ خالص واقعاتی نقطہ نظر سے بھی بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا خطا پر نہیں تھیں۔ ۲۳ جون ۲۰۲۰

مرکز اہل سنت بریلی شریف و جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی کا موقف

اسی طرح نبیرہ اعلی حضرت محمد سبحان رضا خان سبحانی میاں سجادہ نشین و متولی خانقاہ عالیہ رضویہ و ناظم اعلی جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف کی جانب سے بھی شرعی موقف آیا من و عن پیش خدمت ہے:

مرکز اہلسنت خانقاہ رضویہ نوریہ جیلانیہ ریحانیہ آستانہ اعلی حضرت بریلی شریف کا اور یادگار اعلی حضرت جامعہ رضویہ منظر اسلام کے علمائے کرام کا موقف یہ ہے کہ باغ فدک کے مطالبے کے وقت بھی خاتونِ جنت جانِ احمد کی راحت سیدہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالی عنہا خطا پر نہ تھیں کہ اللہ رب العزت نے انہیں ہمیشہ خطا سے محفوظ رکھا ہے۔ نیز ہمارے محدود و ناقص علم کے مطابق اسلاف کرام اور جماعت اہل سنت کے معتمد و مستند ائمہ، علماء اور مشائخ عظام میں سے آج تک کسی نے تحریراً اور تقریر ا یہ نہ کہا: "جب (باغ فدک میں اپنا حصہ) مانگ رہی تھیں خطا پر تھیں" اور نہ ایسا کہنا عاشقان اہل بیت اہل سنت کا شیوہ۔

اللہ رب العزت اپنے پیارے حبیب صاحب لولاک صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کے صدقے ہم سب سنیوں میں اتحاد و اتفاق قائم فرمائے۔ ہمارے دلوں میں اہل بیت اطہار خاص کر خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا۔ ساری زواج مطہرات۔ تمام صحابہ کرام خصوصاً افضل البشر بعد الانبیاء سیدنا ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق اعظم، حضرت عثمان غنی، شیر خدا حضرت مولی علی رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین سے سچی محبت و عقیدت قائم رکھے۔ ان عظیم الشان بارگاہوں کا ہمیشہ ہمیں مؤدب رہنے کی توفیق بخشے۔ ان کی ذوات مقدسہ کو نشانہ تنقید بنانے۔ ان کی بارگاہوں میں گستاخی و بے ادبی کی طرف مشیر کلمات و جملوں کا استعمال کرنے اور ان کی تنقیص و توہین کرنے کے جرم سے ہمیں محفوظ رکھے۔ ہم سب کو ان معظم و مقدس ہستیوں کی عزت و ناموس کی حفاظت و پاسبانی کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم

فقیر قادری محمد سبحان رضا خان سبحانی غفرلہ، خادم مرکز اہلسنت خانقاہ رضویہ درگاہ اعلی حضرت ۲۶ جون ۲۰۲۰

اس پیغام کے ذریعے مرکز اہل سنت بریلی شریف سے واضح طور پر موقف بیان کر دیا گیا کہ "حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالی عنہا خطا پر نہ تھیں کہ اللہ رب العزت نے انہیں ہمیشہ خطا سے محفوظ رکھا ہے"

اور بتا دیا کہ ماضی میں کسی کو ایسی جراءت نہیں ہوئی چنانچہ فرمایا کہ: آج تک کسی نے تحریراً اور تقریر ا یہ نہ کہا: "جب (باغ فدک میں اپنا حصہ) مانگ رہی تھیں خطا پر تھیں

آخر میں اس جملے کو گستاخی و بے ادبی قرار دیے ہوئے ارشاد فرمایا: "ذوات مقدسہ کو نشانہ تنقید بنانے، ان کی بارگاہوں میں گستاخی و بے ادبی کی طرف مشیر کلمات و جملوں کا استعمال کرنے اور ان کی تنقیص و توہین کرنے کے جرم سے ہمیں محفوظ رکھے۔"

ملک بھر کے علماء و مشائخ کا ایک نمائندہ وفد جلالی صاحب کے پاس تشریف لے گیا، اور مبینہ طور پر کافی انتظار کروانے کے بعد ڈاکٹر جلالی صاحب کے ہاں سے مایوس و شرمندہ ہو کر واپس آیا اور پھر ان حضرات نے ایک مشترکہ اعلامیہ جاری کیا جو من و عن پیش خدمت ہے:

علامہ عبدالستار سعیدی و علامہ سید مظفر شاہ صاحب و اکابرین اہل سنت کا اعلان براءت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والصلوۃ والسلام علی خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

منگل، 23 جون 2020ء: مرکز صراط مستقیم تاج باغ لاہور ہمیں ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب کی طرف سے ایک نشست کے لیے بلایا گیا جس میں ڈاکٹر جلالی صاحب سے عرض کی گئی۔ ہم آپ کی خدمت میں صرف ایک درخواست لے کر آئے ہیں کہ آپ اہل سنت و جماعت کے وسیع تر مفاد کے لیے اپنے جملے فدک کا مطالبہ کرتے ہوئے سیدہ خطا پر تھیں" سے رجوع کریں تاکہ اضطراب ختم ہو، لیکن ڈاکٹر جلالی صاحب نہیں مانے۔

اس اجلاس کے بعد متفقہ طور پر یہ اعلان کیا جارہا ہے: ہمارا موقف یہ ہے کہ انبیاء و مرسلین اور ملائکہ صلوات اللہ تعالی علیہم اجمعین کے سوا مخلوق میں کوئی بھی معصوم نہیں اور کوئی غیر نبی ہرگز نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ اہل بیت رسول ائمہ اہل بیت اطہار اور سیدہ کائنات ام السادات سردار خواتین جہاں وجناں سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ تعالی علیہا ورضی اللہ تعالی عنہا محفوظ عن الخطا ہیں۔ مسئلہ فدک میں خلیفہ اول امیر المومنین افضل البشر بعد الانبیاء والمرسلین یار غار د مزار سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ اور سیدہ کائنات حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا ہر دو کی طرف " خطا" کی نسبت کسی طرح نہیں کی جاسکتی۔

ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب اپنے ان الفاظ سے (کہ جس میں انہوں نے وضاحت کے طور پر یہ جملہ کہا کہ " جب سیدہ فدک کا مطالبہ کر رہی تھیں تو خطا پر تھیں جب تک شرعی تقاضوں کے مطابق توبہ اور رجوع نہیں کرتے، ہم ان سے بیزاری اور براءت کا اعلان و اظہار کرتے ہیں۔

شرکائے اجلاس: (۱) استاذ العلماء حضرت قبلہ حافظ عبد الستار سعیدی (۲) استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی ظہور احمد جلالی (مانگامنڈی)

(۳) حضرت صاحب زادہ مفتی پیر میاں تنویر احمد نقش بندی (آستانہ عالیہ کوٹلہ شریف)

(۴) حضرت قبلہ پیر میاں ولید احمد جواد نقش بندی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرق پور شریف) (مرشد خانہ حضرت شیر ربانی)

(۵) وارث مسند حضرت حافظ الحدیث علامہ پیر سید نوید الحسن شاہ (آستانہ عالیہ بھکھی شریف)

(۶) حضرت صاحب زادہ حافظ مفتی پیر سید کرامت علی حسین نقش بندی (سجادہ نشین علی پور سیداں شریف وڈائریکٹر لاثانی اسلامک یونی ورسٹی)

(۷) استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا رضائے مصطفی نقش بندی (مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور)

توثیق کنندگان (۱) حضرت علامہ پروفیسر سید مظہر سعید کاظمی (امیر جماعت اہل سنت پاکستان) (۲) جانشین محدث اعظم حضرت علامہ پیر فضل رسول حیدر (فیصل آباد)

(۳) ضیغم اسلام علامہ پیر سید مظفر حسین شاہ صاحب قادری (کراچی) (۴) خطیب ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی (کراچی)

(۵) شیخ الحدیث حضرت علامہ سائیں غلام رسول قاسمی (سرگودھا) (۶) استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی عابد مبارک قادری (کراچی)

(۷) حضرت علامہ خواجہ پیر محمد معظم الحق معظمی (سجادہ نشین معظم آباد شریف سرگودھا) (۸) حضرت مولانا عبد الهادی القادری (جنوبی افریقا)

ان تمام علماء نے ڈاکٹر صاحب کے متنازع وبے ادبی پر مشتمل جملے سے مطالبہ رجوع کیا اور ڈاکٹر صاحب کے نہ ماننے کا ذکر کرکے واضح و دوٹوک انداز میں بیزاری و براءت کا اعلان کر دیا اور لکھا کہ: جب تک شرعی تقاضوں کے مطابق توبہ اور رجوع نہیں کرتے، ہم ان سے بیزاری اور براءت کا اعلان و اظہار کرتے ہیں۔

(26) ڈاکٹر جلالی کے استاد علامہ ظہور جلالی کا موقف

اسی تناظر میں ڈاکٹر جلالی صاحب کے استاد محترم علامہ ظہور احمد جلالی صاحب جو انہیں آمادہ رجوع کرنے کے لئے جانے والے اور رجوع سے مایوسی پر اعلان براءت کرنے والے علماء میں سر فہرست طور پر شامل تھے ان کی ایک آڈیو کال سامنے آئی جس میں انہوں نے قدرے سخت لہجے میں ڈاکٹر جلالی کے بارے اپنے جذبات اور شرعی موقف کا اظہار کیا اور واضح طور پر ڈاکٹر جلالی کے بے ادب ہونے کی وجہ سے ان کے بائیکاٹ کا اظہار کیا، چنانچہ کہتے ہیں:

"میں تو اس خبیث (ڈاکٹر جلالی) سے سلام نہیں لیتا سیدہ کے لئے جو اس نے لفظ بولے ہیں میں اس خبیث (ڈاکٹر جلالی) سے سلام نہیں لیتا، ڈاکٹر جلالی سے سلام کا روادار نہیں ہوں جب تک وہ رجوع نہیں کرتا اس نے سیدہ کریمہ کی بے ادبی کی رجوع نہیں کیا اسی کا حقدار ہے، میں نے سب سے پہلے اس سے لاتعلقی کا اعلان کیا ہے، میں ان کا قصہ تمام کر چکا ہوں اپنی حد تک جتنی اللہ نے مجھے توفیق دی وہ جو جیل میں گیا ہے اس کی بنیاد میرا اعلان ہے"

(27)علامہ مفتی کریم بخش کا فون پر تفصیلی صورت حال کا بیان:

اچھا اگلی گل سن لوناں، پھر وہ کہندے نے، او چونکہ بد تمیزی نال جدوں انہوں کہیا، جہنم اچ جان، میں کی کراں، تے تسی اگر میرے کولوں توبہ کرانی اے ،اعلی حضرت نوں قبر چوں اٹھاؤ، توبہ کراؤ. نعیم الدین مراد آبادی کولوں توبہ کراؤ، مفتی احمد یار خان نعیمی کولوں توبہ کراؤ، فلاں کولوں ،انہاں نوں قبراں اچ اٹھاؤ،

او فیر کہن لگے اتے باہر نکل کے، اسی ساریاں نے، انہاں دے جامعہ دے وچ ای انہاں دے طلباء اور انہاں دے سامنے ای کہیا اے، کہندے سب توں پہلے میں کہیا کہ میں اج توں بعد اپنا شاگرد نہیں کاونٹ کردا. اور اسی ایدے توں براءت دا اظہار کرنا، (بعد توقف بتایا کہ یہ کس نے کہا) مفتی ظہور احمد جلالی صاحب

فیر ایہی اعلان کیتا ہے نوید الحسن شاہ نے کہ اسی وی براءت دا اظہار کرنے آں، اور ایناں دی تائید کرنے آں مفتی ظہور جلالی صاحب دی، ایہی اعلان کیتا میاں ولید نے. ایہی میاں تنویر نے، ایہی کیتا کرامت شاہ نے، ایہی فیر حافظ عبد الستار سعیدی صاحب نے، ایہی اعلان عبد العلیم سیالوی دے نمائندے.... ایسی طرح فیر او کہندے نے رات نوں مظفر شاہ دا، او دا فون آیا مفتی عابد مبارک جیہڑا کراچی والا بے چارا، سپیشل آیا سی، اچھا، انہاں نال وہ بد تمیزی کیتی اے، انہاں وی براءت دا اظہار، اعلان کر چھڈیا اے، تے فیر او کہہ رہے سن ظہور جلالی صاحب، مینوں اشرف قادری صاحب دا آیا، انہاں نے وی ایہی کہیا کہ براءت دا اعلان کرو، میں وی ایدے حق اچ آں.... فیر میاں ابو بکر صاحب کہندے نے فون کیتا، انہاں نے براءت دا او تے اگلی گل کر رہے سن... تے استاد قمر سعید صاحب نوں ایہہ صورت حال دسو، انہاں نوں کوو، تسی خدا دا خوف کرو، خاموش ہی ہو جاؤ چلو......

آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ

اسی طرح آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ نے ہزارہا علماء و مشائخ کا اور ہندوستان کی تمام خانقاہوں کا متفقہ موقف بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر جلالی صاحب کے جملے کو انتہائی جسارت قرار دے کر توبہ ورجوع کا مطالبہ کیا، نیز قبلہ عالم حضرت اعلیٰ پیر مہر علی شاہ صاحب پر باندھے گئے بہتان پر بھی توبہ ورجوع کا مطالبہ کیا اور ایسا نہ کرنے کی صورت میں مکمل بیزاری اور کلیتاً لا تعلقی کا اعلان کیا چنانچہ لکھتے ہیں:

گزشتہ کئی دنوں سے سوشل میڈیا پر مولوی اشرف آصف جلالی پاکستان کی ایک ویڈیو بڑی تیزی سے دیکھی اور سنی جارہی ہے جس میں مولوی نے کہا کہ سیدہ کائنات بی بی فاطمۃ الزہراء طیبہ طاہرہ زکیہ سلام اللہ علیہا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے جب باغ فدک کا مطالبہ کر رہی تھیں تو خطاء پر تھیں مولوی کا یہ جملہ یقیناً سیدہ کی بارگاہ میں انتہائی جسارت ہے جس کے عمداً یا سہواً ارتکاب پر ہندستان کی تمام عظیم خانقاہوں کی نمائندہ تحریک آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ مولوی جلالی سے ان کے مذکورہ قول کے خطاء ہونے کی صراحت کے ساتھ رجوع کا مطالبہ کرتی ہے

مولوی کے مذکورہ متنازعہ قول سے ہندستان کے تمام سادات اور محبین اہلبیت کے قلوب زخمی ہوئے ہیں لہذا آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ کی قیادت میں ہندستان کی تمام خانقاہوں کے نمائندے مولوی جلالی سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ صاف واضح الفاظ میں کہیں کہ سیدہ کائنات کے متعلق میں نے جو جملہ استعمال کیا وہ جملہ غلط اور خلاف شان سیدہ کائنات ہے لہذا میں اپنے اس جملہ سے توبہ اور رجوع کرتا ہوں

نیز مولوی جلالی نے اعلی حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رضی اللہ تعالی عنہ کی کتاب تصفیہ مابین سنی وشیعہ سے اپنا من چاہا جو نتیجہ اخذ کر کے پیر صاحب علیہ الرحمہ کی طرف منسوب کیا ہے وہ بھی غلط اور قبلہ پیر صاحب پر افتراء ہے (جیسا کہ گولڑا شریف کے سجادگان نے بھی اپنے بیان میں بتایا لہذا مولوی جلالی اس بہتان سے بھی توبہ اور رجوع کا اعلان کریں

اگر آپ ایسا نہیں کرتے تو آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ اپنی قیادت میں ہندستان کی تمام مشہور اور مرکزی خانقاہوں اور جملہ سادات عظام کے ساتھ آپ سے مکمل بیزاری اور کلیتاً لا تعلقی کا اعلان کرتا ہے

آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ

حضرت سید محمد اشرف کچھو چھوی، بانی وصدر آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ و چیئرمین ورلڈ صوفی فورم

حضرت عمار احمد احمدی، سجادہ نشین درگاہ ردولی شریف

تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کا موقف

اسی طرح اہل سنت کے نمائندہ ومرکزی تعلیمی بورڈ، تنظیم المدارس اہل سنت کے لیٹر ہیڈ پر جاری شدہ موقف بھی سامنے آیا جس کے مطابق ڈاکٹر جلالی صاحب کا جملہ جسارت ہے، تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان کی جانب سے رجوع و توبہ کا مطالبہ کیا گیا، بغرض اختصار جس کے منتخب جملے پیش ہیں:

.....اہل سنت ادب سے مشہور تھے اس ایک جملہ نے ادب کی ساری عمارت منہدم کر دی۔ وہ سیدہ جن کے استقبال کے لئے اللہ تعالی کے محبوب کھڑے ہوتے، ان کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیکر محبت کا اظہار فرماتے، جن کی تکلیف کو رسول پاک نے اپنی تکلیف، جن کی پریشانی کو رسول اللہ ﷺ نے اپنی پریشانی فرمایا......اتنی بڑی نسبتوں کی طرف "خاطیہ" کی اتنی بڑی نسبت کرنا آپ کو اتنا آسان لگا!......ڈاکٹر صاحب! جب حدیث سن کر سر تسلیم خم کر لیا تو ثواب پر تھیں یا خطا پر تھیں؟ اگر ثواب پر تھیں تو آپ اپنی بات پر غور کریں اور جس بارگاہ میں آپ نے اس بول کی جس طرح جسارت کی ہے اسی طرح علی الاعلان صدق دل سے رجوع کریں اور معافی مانگیں۔ خادم العلم والعلماء / ڈاکٹر عبد الناصر لطیف، صدر تنظیم المدارس اہل سنت کے پی کے

مرکزی جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف

عظیم درس گاہ جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف جو خود ڈاکٹر جلالی صاحب اور ہزارہا علماء و مشائخ کی مادر علمی بھی ہے اس کا موقف ڈاکٹر جلالی صاحب کے پیر زادے جناب حضرت علامہ مولانا پیر محفوظ الحق مشہدی صاحب نے واضح طور پر ذکر فرمایا، کہ سیدہ پاک غیر معصومہ ہونے کے باوجود خطا پر نہ تھیں، کسی سنی بزرگ نے ایسا موقف تقریر و تحریر میں سیدہ کے بارے میں استعمال نہیں کیا، ڈاکٹر جلالی صاحب کو اعلانیہ توبہ کرنی چاہئے، اگر وہ اپنے نظریہ سے تائب نہیں ہوتے تو جامعہ ان سے لا تعلّقی کا اعلان کرتی ہے، جامعہ کے موقف بیان یہ ہے:

جامعہ ہذا کے فاضل مولانا محمد اشرف آصف جلالی کے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالی عنہا کے بارے کہے گئے نازیبا کلمات پر اپنے اجلاس ....میں یہ فیصلہ کیا کہ............مسئلہ فدک میں سیدہ خاتون جنت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالی عنہا غیر معصومہ ہونے کے باوجود خطا پر نہ تھیں اور حضرت امیر المؤمنین افضل البشر بعد الانبیاء سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ بھی حق بجانب تھے............جو منفرد موقف ڈاکٹر اشرف آصف نے اختیار کیا کہ سیدہ فدک کا مطالبہ کر رہی تھیں تو خطاء پر تھیں کبھی کسی سنی بزرگ نے ایسا موقف تقریر و تحریر میں سیدہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں استعمال نہیں کیا، اسلامی تاریخ میں وہ اس موقف میں منفرد نظر آتے ہیں، ڈاکٹر اشرف آصف کو اپنی اس رائے سے اعلانیہ توبہ کرنی چاہیے اس میں ان کی عافیت ہے۔ اگر وہ اپنے نظریہ سے تائب نہیں ہوتے تو جامعہ محمدیہ ان سے لا تعلقی کا اعلان کرتا ہے۔ سید محفوظ الحق مشہدی

(28) حضرت علامہ خادم حسین رضوی رحمہ اللہ

ڈاکٹر جلالی صاحب اور ان کے تربیت یافتگان کا رویہ اور مزاج سب پر آشکار ہے، جیسا کہ دعوت اسلامی اور مفتی منیب الرحمٰن کے ضمن میں آگے بیان ہوگا، ڈاکٹر جلالی نے علامہ خادم رضوی رحمہ اللہ اور ان کی تحریک پر بھی طنز و تنقید کرتے ہوئے کہا:

"اب دیکھو نا ایک بڑا طبقہ تھا جن کو بڑا شوق تھا دین تخت پے لانے کا اب پوری دنیا میں شور مچا ہے مگر چوک یتیم خانے والوں کو ایسی نیند آئی ہے کہ ان کو پتہ ہی نہیں کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے کہ کیا موقف دینا ہے کیا نہیں دینا نہ وہ زندوں میں شمار ہو رہے ہیں نہ مردوں میں شمار ہو رہے ہیں تو آخر ایک عالم کی ذمہ داری ہے آخر یہ مسئلہ بھی تو دین کا ہے اور اگر یہ مسائل، اگر معصومیت کا عقیدہ محفوظ نہ رہا اور یوں غلو اور تنقیص سے حملے ہوتے رہے تو پھر دین تخت پر کیسے آئے گا؟ اس بنیاد پر اگرچہ اس اصطلاح پر بھی ہمارے مواخذات ہیں دین تخت پہ لانے والا لیکن اس وقت یہ چیز ہے"

علامہ خادم رضوی علیہ الرحمہ نے صحت کے مسائل کے باوجود ایک محفل میں بہت عمدگی و حکمت کے ساتھ ایک ویڈیو بیان میں انتہائی درد دل کے ساتھ، اشارتاً ڈاکٹر جلالی کے جملے و موقف کو ظلم قرار دیا اور دو ٹوک لفظوں میں کہا کہ ہمیں کس نے جج بنایا ہے کہ فیصلہ کریں اور ایسا کرنے کو انہوں نے اسلام کی عمارت کا منہدم کرنا قرار دیا، چنانچہ فرمایا:

"حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ آپ کے گھر کی بکریاں جہاں سے گذریں وہ خاک بھی افضل اور اعلی، بکریاں جہاں سے گذریں، آپ کی شان تو ویسے بھی وراء الوراء ہے، امت کو ان باتوں میں نہیں جانا چاہئے، میرے جیسے مولوی، ان کے بارے میں بات کریں، یہ ظلم ہوا ہے، سن تو لیں بھئی، یہ بات ہے پھر مرزائیت بھی اسی طرح چھا گئی، سانوں کس نے جج بنایا کہ ایک طرف صحابہ نوں کھڑا کر دو ایک طرف اہل بیت نوں کھڑا کر دو،........ پھر جو حضور کے ساتھ بیٹھنے والے تھے وہ بنیاد ہی اڑ گئی پھر اسلام کی عمارت کیا بچے گی، اسلام ہی کوئی نہیں بچے گا پھر تو رہ ہی کچھ نہیں گیا"

(29)علامہ فاروق الحسن

اپنے امیر ورہنما کی اسی بات کو مزید واضح انداز میں علامہ فاروق الحسن نے بیان کیا اور کہا:

جناب مولوی (ڈاکٹر جلالی) صاحب قاضی بن کر بیٹھے ہیں اور وہ فیصلے کر رہے ہیں کہ جناب اس معاملے میں صدیق اکبر بر حق ہے اور جنابِ عالی اس معاملے میں، سیدہ پاک جناب، ان کا، میں، مجھے تو وہ الفاظ بھی نہیں بولے جاتے۔

خدا کا خوف کرو، اپنی اوقات دیکھو، کہاں تم اور کہاں سیدہ کی ذات، کہاں تم اور کہاں سیدہ خاتون جنت پاک کی ذات، تم ان کی جانب خطاؤں کی نسبت کرو...... اپنے استاد کی جانب خطا کی نسبت کرتے ہوئے وہ سو بار سوچتے ہیں کہ کہیں اس سے ہمارے استاد کی جلالتِ علمی میں کوئی حرف نہ آجائے۔ تمہارے استاد کی طرف خطا کی نسبت ہو، تمہیں درد محسوس ہو اور وہ سیدہ خاتون جنت پاک..... تو آپ ان کے بارے میں باتیں کریں۔ آپ کو کس نے اختیار دیا ہے اوقات کیا ہے آپ کی؟ کیا آپ کے دو پیالے جتنی عقل ہے آپ کی؟ اس کے اندر آپ سیدہ خاتون جنت پاک کی عظمت کو تول رہے ہیں۔ اس کے اندر آپ جنت کے سرداروں کی شان کو تول رہے ہیں۔

گلستان مہر علی جامعہ رضویہ ضیاء العلوم

تنظیم المدارس کے سرپرست اعلی مصلح امت علامہ پیر سید حسین الدین شاہ کے ادارہ، ہزارہا علماء و مشائخ کا مرکز گلستان مہر علی جامعہ رضویہ ضیاء العلوم نے بھی ڈاکٹر جلالی سے اعلان براءت کیا، اور واضح طور پر بتایا کہ ایسی جسارت کرنے والے ڈاکٹر جلالی، تاریخ اسلام کے پہلے فرد ہیں، اور خود خطا پر ہیں، اور ان کا یہ قول ایذائے سیدہ پاک رضی اللہ عنھا و ایذائے رسول پاک ﷺ کا سبب ہے، اصلاح کے بجائے ڈاکٹر صاحب نے مصلحین کو ہی طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا اور انتہائی نازیبا، گستاخانہ زبان استعمال کی، اس کے بعد جامعہ کے ناظم تعلیمات نے مصلح امت پیر سید حسین الدین شاہ صاحب کے حکم پر، ڈاکٹر جلالی اور اس کے حمایتیوں سے اعلان براءت کیا چنانچہ اعلامیہ میں ہے:

".......تاریخ اسلام کا "ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب پہلا شخص جس نے جگر گوشۂ رسول سلام اللہ علیہا کی شان رفیع کے خلاف کہا: "جب مانگ رہیں تھیں خطا پر تھیں.......جان احمد کی راحت رضی اللہ تعالی عنہا کو خطاء پر کہنے والا خود خاطی و خطاکار ہے۔.....رداء نزاہت پر خطاء کا دھبہ لگانا سیدہ پاک کی اذیت کا سبب، جو رحمت دوعالم نبی اکرم ﷺ کی ایذاء کا باعث ہے۔

ڈاکٹر جلالی کا دل آزار بیان اندرون و بیرون ملک جس مسلمان نے بھی سنا اُسے دُکھ ہوا، اس کی مذمت کی، ڈاکٹر کے اساتذہ، علماء و مشائخ اہلسنت، سادات کرام اور دیگر طبقات نے توبہ ورجوع کی دعوت دی، مگر!۔۔۔اصلاح پذیر ہونے کی بجائے مخلصانہ نصیحت کرنے والوں کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا اور اس کے پیروکاروں نے علماء و مشائخ اہل سنت کے خلاف انتہائی نازیبا، گستاخانہ زبان استعمال کی۔ تاہم اُس کے مصر علی الخطاء رہنے پر ہم اعلان کرتے ہیں کہ: "جب تک خاطی شخص اپنے کئے پر نادم ہو کر شرعی آداب کے مطابق غیر مشروط طور پر توبہ نہیں کرتا۔ ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں، ہم اُس کے دل آزار قول کی حمایت کرنے والوں سے بھی " برات کا اظہار کرتے ہیں۔"

نوٹ: استاذنا الکریم حضرت شیخ الحدیث پیر استاذنا ابوالخیر سید حسین الدین شاہ صاحب مدظلہ کی اجازت سے جاری کیا گیا۔

حافظ محمد اسحاق ظفر (ناظم تعلیمات)

(30) شیخ الحدیث علامہ سید ارشد سعید کاظمی شاہ صاحب

جگر گوشۂ غزالی زماں حضرت علامہ صاحبزادہ سید ارشد سعید کاظمی شاہ صاحب نے بھی اس حوالے اپنا مخلصانہ و دردمندانہ تفصیلی پیغام رجوع روانہ فرمایا جس میں انہوں نے واضح طور پر ڈاکٹر جلالی کے جملے کو جسارت و بے ادبی قرار دیا اور قبلہ عالم حضرت اعلیٰ پیر مہر علی شاہ صاحب رحمہ اللہ کے کلام کو ایسے کسی بھی معنی و مفہوم سے پاک قرار دیا اور ڈاکٹر جلالی صاحب کے بیان کو ان کا مغالطہ قرار دیا و پیر صاحب پر الزام لگانا قرار دے دیا، اور فوری طور پر علی الاعلان رجوع اور سیدہ پاک کو راضی کرنے کا حکم شرعی ارشاد فرمایا، بوجہ اختصار آپ کی منتخب عبارات پیش ہیں:

گزشتہ سے پیوستہ شب میرے علم میں یہ بات آئی کہ آپ نے...... مخدومہ کائنات، جگر گوشۂ رسول ﷺ، خاتون جنت حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کے بارے میں یہ کہنے کی جسارت کر دی کہ معاذ اللہ وہ باغ فدک کے مطالبہ کرنے میں "خطا پر تھیں"۔ حالانکہ حضرت اعلیٰ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت میں دور تک ان الفاظ کا کوئی وجود ہی نہیں۔ جبکہ امکان خطا اور بات ہے وجود خطا اور۔

مزید یہ کہ بلا دلیل کسی عام مسلمان کو خطاکار قرار دینا بھی اسلام میں کسی صورت درست نہیں ہے چہ جائے کہ حبیب کبریا سید الانبیاء ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ ﷺ کی اس عظیم اور محبوب شہزادی کے بارے میں "خطا پر تھیں" کا جملہ بولنا کہ جنہیں آقائے نامدار ﷺ نے تمام جنتی عورتوں کی سردار قرار دیا ہو، اور وہ ذات کہ جس کے ساتھ آقائے دوعالم ﷺ کے بعد سب سے زیادہ امت کا احترام، ادب اور حیاء کا تعلق ہے اور ان کے ساتھ تقدس و مودت کا ایک ایسا ملکوتی احساس وابستہ ہے جو بیان سے باہر ہے ان کے بارے میں یہ جملہ بولنا ایک بہت بڑی جسارت اور انتہائی نامناسب ہے اور حضرت سیدہ کائنات کے متعلق آج تک علماء اہلسنت میں سے کسی نے اس قسم کا جملہ نہیں لکھا۔

اصل بات یہ ہے کہ اس عبارت کی تشریح کرتے وقت آپ کو مغالطہ ہوا اور آپ نے حضرت اعلیٰ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف وہ بات منسوب کر دی جو انہوں نے ارشاد نہیں فرمائی اور اس سے بڑھ کر یہ کہ آپ نے اس عبارت سے جو نتیجہ اخذ کیا وہ بھی حضرت علیہ الرحمہ کی عبارت سے کسی صورت مستنبط نہیں ہوتا.......

.....حضرت اعلیٰ گولڑوی علیہ الرحمہ کا فرمان "اور اپنے والد ماجد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح ان کی عالی اور پاک شان بھی ملکیت کے دھبہ اور خدائی فیصلہ پر ناراضگی کے نقص سے منزہ اور پاک ہے" بتلا رہا ہے کہ آپ علیہ الرحمۃ سیدہ کائنات کو محفوظین میں شامل مان رہے ہیں کیونکہ سیدہ کائنات کا معصومین میں شامل ہونے کی نفی آپ پہلی عبارت میں فرما چکے ہیں۔

......پس حضرت علیہ الرحمہ کی عبارت سے یہ بات کہ سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا خطاپر تھیں "صراحۃ، اشارۃ، کنایہ کہیں ثابت نہیں۔ یہ مفہوم آں جناب کا خود ساختہ ہے فقیر کی نگاہ سے آج تک کہیں نہیں گزرا کہ اہل سنت میں سے کسی ایک فرد نے بھی سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کے خطاپر ہونے کا قول کیا ہو۔ لہذا حضرت اعلیٰ گولڑوی رحمتہ اللہ علیہ کی اس عبارت سے آپ نے جو نتیجہ نکالا اور بیان کیا وہ کسی صورت درست اور قابل قبول نہیں.....

......احقاق حق کی خاطر فقیر اپنی دینی اور اخلاقی ذمہ داری پوری کرتے ہوئے آپ سے گزارش کرتا ہے کہ برائے مہربانی کسی نئی بحث و تخصیص میں پڑنے کی بجائے کہ اس سے اہل سنت کیلئے کسی نئے فتنے کا دروازہ کھلے بہتر ہے اپنی سبقت لسانی کا اعتراف کرتے ہوئے فوری طور پر علی الاعلان ان الفاظ سے رجوع فرمائیں اور اللہ سبحانہ و تعالی رسول اللہ صلی علیہم اور سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کو راضی کریں کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کو بر سر منبر ایک عورت ٹوکے اور آپ وہیں پر فرمائیں امر أۃ أصابت ور جلاًخطأ" کہ عورت حق پر ہے اور (مجھ) مرد سے خطا ہوئی ہے۔ تو ہمیں بھی علی الاعلان رجوع پر کیونکر مضائقہ ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی خطاؤں کو معاف فرمائے۔ آمین

والسلام مع الاکرام، دعا گو ودعاجو 2020 تاریخ:16 جون سید ارشد سعید کاظمی خادم الحدیث جامعہ اسلامیہ انوارالعلوم ملتان"

اس کے علاوہ اپنے ایک خطاب میں شیخ الحدیث علامہ سید ارشد سعید کاظمی صاحب نے ڈاکٹر جلالی کے قول خطا کو بے ادبی قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: میرے ساتھیو...بات کرنے کا ایک طریقہ ہوتا ہے یہ بات یاد رکھو سیدہ پاک کے بارے میں کوئی بات کبھی مت سننا....کیا آپ نے کبھی یہ بات سنی تھی کہ سیدہ پاک سے کوئی خطا ہو سکتی ہے؟ خطا ہوئی ہے، ہوئی ہے کی بات تو الگ رہ گئی ہو سکنے کا لفظ بھی آپ نے سنا نہیں تھا حالانکہ عقیدہ ہمارا یہی ہے کہ محفوظین میں سے ہیں امکان ہونا الگ بات ہوتی ہے وقوع کا ہونا الگ بات ہوتا ہے، مگر وہ لفظ بھی آپ نے سنا نہیں تھا.....

اس کے بعد شیخ الحدیث علامہ سید ارشد سعید کاظمی صاحب نے مشکلات الحدیث کاحوالے سے ڈاکٹر جلالی کے ، افسوس ناک اقدامات ،اورڈاکٹر جلالی کے خود پر حق ثابت کرنے کے لئے ہر حد سے گزر کر انبیائے کرام تک کے معاملات چھیڑ کر گستاخیوں پر مبنی بیانات دینے کا ذکر کیا نیز غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ پر جھوٹ ، بہتان اور ظلم کا پردہ چاک کرتے ہوئے فرمایا: .... آج اہل سنت کہلانے والا ایک شخص اسی خطا کے لفظ کو خطائے اجتہادی میں بدل کر، اورانبیاء کے لئے جگہ جگہ ثابت کرتا پھر رہا ہے صرف اپنی براءت ظاہر کرنے کے لئے کتنی افسوس ناک بات ہے ، انبیاء کے لئے خطا ثابت کرو لوگوں میں پھیلاؤ تا کہ لوگ مجھے بری سمجھیں.........میرا (علامہ سید ارشد سعید کاظمی) موقف یہ ہے کہ امور شرعیہ میں انبیائے کرام سے خطائے اجتہادی بھی نہیں ہوتی ہے،اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ جناب عالی انبیائے کرام سے خطائے اجتہادی ہوئی پھر اللہ تعالی نے ان کے فیصلے کو بدل دیا،میں کہتا ہوں انبیائے کرام سے خطائے اجتہادی نہیں ہوئی،جو تو کہہ رہا ہے یہ بدلنا اسی طرح ہے جس طرح ایک آیت، آکر دوسری آیت کو بدل دیتی ہے میں اس کو ناسخ منسوخ میں لے کر جاتا ہوں،میں اس کو خطائے اجتہادی میں لے کر نہیں جاتا،امور شرعیہ میں انبیائے کرام واجب التقلید ہیں بالخصوص،اور باقیوں میں بالعموم....یہ دانہ کھالیا تو یہ خطائے اجتہادی ہوگئی، بعض علماء نے اگر قول کر بھی دیا تو اپنی براءت ظاہر کرنے کے لئے ان کے اقوال کو دکھا دکھا کر پیش کرنا،چاہے انبیاء کی شان میں گستاخی ہوتی چلی جائے کوئی فرق نہیں پڑتا بس مجھے لوگ بری سمجھیں،کیسی افسوس ناک بات ہے،کوئی شخص اگر اپنے گناہ کو ڈھانپنے کے لئے اگر کسی عام مسلمان شخص کی غلطی کو پیش کرتا ہے تو لوگ اس کو اچھا نہیں سمجھتے چہ جائیکہ انبیائے کرام جیسی معصوم ہستیوں کے کسی امر کو اس طرح سے پیش کرنا کہ میری غلطی چھوٹ جائے اس کے اندر کس قدر افسوس ناک بات ہے..... میرے شیخ میرے مرشد صاحب روضہ علیہ الرحمۃ والرضوان نے خانیوال میں ایک گھنٹے کی تقریر فرمائی اور اس کا خلاصہ (مشکلات الحدیث) ایک شخص نے دو ورقوں میں تحریر کر دیا اب اس پر یہ بات کہنا..... میں نے لکھا جناب عالی یہ ان کی تقریر ہے اس کا خلاصہ بندے نے اپنے طور پر لکھا ہے، اس بات کو ہمارے شیخ کی طرف منسوب کرنا، جوں کا توں درست نہیں ہے، کیونکہ ایک گھنٹے کی تقریر دو ورقوں میں نہیں آسکتی.... اس پر کوئی شخص یہ کہے کہ نہیں جناب یہ ان کی تحریر ہے جبکہ اس کے نیچے لکھا ہوا ہے خلاصہ تقریر، خانیوال میں کی جانے والی تقریر کا خلاصہ. لکھا ہوا ہے اس کے نیچے، پھر کوئی شخص (ڈاکٹر جلالی) جھوٹ بولے اور یہ کہے نہیں جناب یہ ان کی تحریر ہے یہ کتنا بڑا ظلم ہے اہل سنت پر، اور میرے مرشد میرے شیخ پر کتنا بڑا بہتان باندھا اس شخص (ڈاکٹر جلالی) نے.... اس قدر بڑی غلط بیانیاں... افسوس ناک بات ہے افسوس ناک بات ہے افسوس ناک بات ہے

(31)دعوت اسلامی و مولانا الیاس قادری صاحب کا موقف

دعوت اسلامی و مولانا الیاس قادری صاحب کے ترجمان مفتی علی اصغر صاحب نے ڈاکٹر جلالی صاحب کے موقف کو یکسر مسترد کرتے ہوئے سیدہ پاک کو عموم قرآنی کے مطابق کرنے والا قرار دیا اور ظاہر ہے عموم قرآنی پر عمل کو خطا کہہ کر جلالی صاحب جرم در جرم کے مرتکب ٹھہرتے ہیں چنانچہ مفتی علی اصغر صاحب فرماتے ہیں :

"ایک بندے کی تقریر کوئی حجت تو نہیں ہے، ایک تقریر میں آپ کے سامنے بیان کر رہا ہوں کہ قرآن پاک کا ایک حکم تھا، اس حکم کو لے کر حضرت سیدہ تنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی ہیں۔ ان کا جو مطالبہ تھا وہ مطالبہ قرآن پاک کی تعلیم کے مطابق تھا، خطا کا تو معاملہ کہیں بھی نہیں ہے۔ قرآن پاک کا جو ایک عمومی حکم تھا، فرمانِ مصطفیٰ ان تک نہیں پہنچا تھا۔ اس مطالبے کو لے کر آئیں، وہ کہیں سے بھی خطا پر نہیں ہیں۔ مطلب ان کی بات ٹھیک تھی، ان حقائق کی بنیاد پر بھی ٹھیک تھی۔ جب انہیں فرمانِ مصطفیٰ بتایا گیا تو وہ واپس پلٹ گئیں اور اس موضوع پر اظہارِ خیال نہیں فرمایا"

ظاہر ہے یہ صورت حال ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب اور ان کے حمایتیوں کے لئے کسی طور پر بھی قابل قبول نہیں تھی، ماضی میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ انہوں نے اپنے موقف کے خلاف کسی شخص یا ادارے کو رافضی، نیم رافضی، یا کسی اور طرح ہدف تنقید نہ بنایا ہو، ایسی مثال کم ملے گی . جس بھی قابل ذکر ہستی یا ادارے نے ان کے قول خطا کو غلط کہا ڈاکٹر اشرف جلالی صاحب یا ان کے نمائندوں نے بالواسطہ یا بلاواسطہ، ہتک عزت کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیا جس کی وجہ سے کمزور اور محتاط شخصیات و اداروں نے جواب دینے کے بجائے خاموشی بھی اختیار کی، دعوت اسلامی کے معاملے میں ہوا یہ کہ ڈاکٹر جلالی کو ترجمان دعوت اسلامی حاجی عبدالحبیب عطاری صاحب کے ایک بیان کی وجہ سے موقع مل گیا

جناب محترم حاجی عبدالحبیب عطاری صاحب نے سابق وزیر اعظم عمران خان کے سامنے خطاب کرتے ہوئے انتہائی خلوص کے ساتھ دعوت اسلامی کے بنیادی مقاصد میں سے ایک مقصد کے مطابق یہ کہہ دیا:

" آج ہم حکومت سے تو یہ بات کرتے ہیں کہ ریاست مدینہ کے لئے حکومت اقدامات کرے، وزیر اعظم پاکستان وہ واحد شخصیت ہیں جنہوں نے آج بچے بچے کی زبان پر ریاست مدینہ کی بات جاری کر دی ہے، مبارکباد کے مستحق ہیں اللہ نے ان سے یہ کام لینا تھا، یہ تصور پاکستان میں انہوں نے پیش کیا، مگر اب من حیث القوم ہماری قوم کی بھی کچھ ذمہ داری ہے، آج حکومت کو تو ہر کوئی مشورہ دیتا ہے کہ آپ یہ کیجئے ریاست مدینہ کے لئے، آپ یہ کیجئے ریاست مدینہ کے لئے، ہم پاکستانیوں نے مل کر اگر اپنے وطن کو، اگر مدینے کی ریاست کوئی جھلک حاصل کرنی ہے تو اپنے اندر بھی تبدیلی لانی ہو گی"

سیاسی رہنماؤں کی خوشامد پر مبنی اس قسم کے بیانات عموماً کمزوری کا سبب بنتے ہیں اور مخالف کو موقع مل جاتا ہے چنانچہ ڈاکٹر اشرف جلالی صاحب نے نام لئے بغیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی پر نشانہ لگاتے ہوئے اپنے ایک بیان میں کہا:

"کچھ لوگوں کو امیر المومنین نواز شریف نظر آتا تھا وہ بھیرہ شریف والے جھوٹے... اور کچھ کو ریاست مدینہ، اس عمران خان میں نظر آتی ہے، ڈوب مریں یہ لوگ، ڈوب مریں جنہیں اس میں ریاست مدینہ نظر آتی ہے، توبہ کریں، اگر کوئی ہے کھل کے سامنے آئے، میں مناظرہ کرتا ہوں، ٹی وی پر...."

اور یہ ڈاکٹر جلالی صاحب اور ان کے شاگردوں کا یہ عمومی رویہ ہے کہ جلالی صاحب کو خطا پر کہنے والے علماء کرام و مفتیان کرام و اداروں کے حوالے سے انتہائی جارحانہ، بے باکانہ اور گستاخانہ انداز رہاہے چنانچہ جلالی صاحب کے اسی خطاب سے قبل ان کے شاگرد خاص عمران شاہد جلالی نے انتہائی غصہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا:

"وہ دن گئے جب میرے امام کے خلاف یہ زبان درازی کرتے تھے اور ان کو کوئی جواب نہیں دیتا تھا، اگر اب کسی نے سوشل میڈیا پر زبان کھولی، ہم اس کو گھر سے جا کر پکڑیں گے اور ہم نے زمانہ دیکھا ہے"

مزید براں باوجود اس کے کہ دعوت اسلامی، سیاست دانوں میں بلا تفریق مسلک و مذہب و ملت اپنا ایک گہرا تعلق قائم کرتی جارہی ہے، چند ظاہری مثالوں کے مطابق، چیئرمین پیپلز پارٹی بلاول بھٹو، اور سائیں مراد علی شاہ کے مندر میں جا کر ان کی مذہبی رسومات کے شرکت کے باوجود اور ان حضرات کے مسلک و نظریئے سے قطع نظر، ان حضرات کے سر پر پگڑی سجانے کا معاملہ ہو، یا عمران خان کو ریاست مدینہ کا علمبردار کہنے کی جراءت ہو یا کامران ٹیسوری کی محفلوں میں مسلک دیوبند کے مدارس کے سوشل میڈیا چینل کو انٹرویو دینا ہو یا جے ڈی سی کے ظفر عباس کی ہم نشینی ہو یا، علی ظفر کے گانے بجانے کے پروگرام کی اعلان کی تقریب ہو، ہر جگہ دعوت اسلامی کے ترجمان اپنی ذمہ داری پوری کرتے نظر آتے ہیں

بہر کیف ڈاکٹر جلالی صاحب نے نام لئے بغیر سیاست معاویہ زندہ باد کے نعرے کی ضرورت و اہمیت پر دلائل دیتے ہوئے دعوت اسلامی و امیر دعوت اسلامی پر انتہائی خطرناک اٹیک کر دیا، یہ دعوت اسلامی کے لئے بہت بڑا پریشر تھا، کیونکہ وہ بے خطا بے گناہ معاویہ معاویہ، نعرہ بھی واپس لے چکے تھے ڈاکٹر جلالی صاحب نے کہا:

"سیاست کیا ہوتی ہے؟ اور یہ بھی ایک المیہ ہے کہ جو نبیوں کا شعبہ تھا آج اس کو گالی سمجھا جارہا ہے"

یہ دھمکیاں، اور بد تمیزی، دعوت اسلامی جیسی تحریک کے لئے، خاموش ہو جانے کا واضح پیغام تھیں پھر ایک میٹنگ میں وکیل جلالی زاہد نعمانی نے دعوت اسلامی کو فکر رضا کا باغی بھی قرار دے دیا جس کی گواہیاں دو ثقہ مفتیان کرام دے چکے ہیں

ظاہر ہے دعوت اسلامی جیسی کسی بھی تنظیم یا ادارے کے لئے ڈاکٹر جلالی صاحب اور ان کے شاگردوں کے اس رویئے، اور مزاج کا جواب دینا، مقابلہ کرنا ممکن نہیں تھا، وہ کسی بھی قیمت پر، کسی بھی حالت میں، اس گروپ کی مخالفت کے متحمل نہیں ہو سکتے اور ڈاکٹر جلالی صاحب یہ بات بہت اچھے سے جانتے تھے لہٰذا اس پریشر کے بعد دعوت اسلامی نے ڈاکٹر جلالی صاحب کے موقف کی واضح انداز میں کبھی مخالفت کی جراءت نہیں کی حتی کہ سیدہ پاک کے موضوع پر کوئی بیان دوبارہ نہیں آیا بلکہ ڈاکٹر جلالی کے مخالفین پر ان کے مفتیان کرام نے نشانے پر لے لیا اور یوں بالاخر دعوت اسلامی و امیر دعوت اسلامی، ڈاکٹر جلالی صاحب کی خوشنودی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے، اور اب ڈاکٹر جلالی کی ہر ویڈیو پر عبدالحبیب عطاری، جو کہ خوش الحان نہیں ہیں اس کے باوجود انہی کا پڑھا ہوا قصیدہ بردہ لگایا جاتا ہے

(32)مناظر اسلام حضرت علامہ سعید احمد اسعد علیہ الرحمۃ

مناظر اسلام حضرت علامہ سعید احمد اسعد علیہ الرحمۃ نے انتہائی درد دل کے ساتھ ڈاکٹر جلالی صاحب کے کہے ہوئے جملے کو بتکرار بہت بڑی جسارت اور قرار دیتے ہوئے انہیں علی الاعلان توبہ و رجوع کا شرعی حکم بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا:

فدک کو بیان کرتے ہوئے زبان پر کنٹرول رکھنا چاہیے۔ سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہراء کے بارے، یہ کہنا کہ انہوں نے فدک کا مطالبہ کر کے غلطی کی تھی، غلطی کا ارتکاب کیا تھا، یہ بہت بڑی جسارت ہے، بہت بڑی جسارت ہے، بہت بڑی جسارت ہے۔ یہ نہیں کہنا چاہیے، توبہ کرنی چاہیے۔ علی الاعلان جس طرح علی الاعلان کہا گیا ہے اسی طرح توبہ کرنی چاہیے.... حضرت فاطمہ زہراء کی عظمتیں کیا کہنا، کیا کہنا سچی بات ہے جب میں نے وہ لفظ سنے تھے میرے دل کو بڑی تکلیف ہوئی تھی، بڑی تکلیف ہوئی تھی تو اللہ تعالیٰ ہمیں باایمان موت نصیب فرمائے یہ بارگاہیں بڑی متبرک بارگاہیں ہیں، ان کا تقدس اللہ سے پوچھو، مصطفیٰ علیہ السلام سے پوچھو، اپنی زبانوں کو روک لو۔

اپنے ایک اور خطاب میں انتہائی دور اندیشی اور حکمت سے سمجھاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

مجھے افسوس ہوتا ہے آج کل جو مسئلہ چل رہا ہے اس میں لوگ بلاوجہ جھگڑالو بن گئے ہیں، جھگڑا شروع کر دیا ہے۔ اس بات کا تو جھگڑا ہے ہی نہیں کہ خطائے اجتہادی کی نسبت کسی طرف ہو سکتی ہے یا نہیں۔ بیٹے، یہ جھگڑا نہیں ہے۔ اصل جھگڑا کیا تھا؟ کہ جب سیدہ مانگ رہی تھیں تو خطا پر تھیں، بس ان لفظوں کا جھگڑا ہے۔ لیکن جھگڑالو طبیعتوں نے فاؤل کھیلا، جس طرح گیم کے اندر لوگ فاؤل پلے کرتے ہیں، فاؤل کھیلا اور اس بات کو چھوڑ کر خطا اجتہادی آدم علیہ السلام کی طرف ہو سکتی ہے، تو یہ ہو سکتا ہے.... کیا آپ کو پتہ نہیں؟، کروڑوں لوگ ایسے ہیں جو ہم علماء کے طرز عمل کی وجہ سے دین سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ لوگ یہ کہتے ہیں ان لوگوں کو بات کرنے کا سلیقہ تک نہیں ہے، طریقہ نہیں ہے۔ کیوں خوا مخواہ اپنے طبقے کو مزید بدنام کر رہے ہو؟ جتنا جھگڑا ہے بس اسی پر رہو، جو جھگڑا نہیں اس کو جھگڑا نہ بناؤ۔

بس اتنی سی بات ہے کہ جب سیدہ مانگ رہی تھیں تو خطا پر تھیں۔ تو جو میرے بھائی، جو میرے عزیز اس مسئلے پر الجھ رہے ہیں نا، وہ بھی یہی بات کہیں، آگے نہ جائیں وہ کہیں، ہم کہتے ہیں، اتنی جرات تو آپ کے اندر ہے نہیں کہ آپ یہ کہیں کہ جب سیدہ مانگ رہی تھیں تو خطا پر تھیں، تو آگے خطا اجتہادی، بتاؤ بھی اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ پہلے جو کام وہابی کرتے تھے اب آپ شروع کرو گے، خطائے اجتہادی کو بڑھاتے جاؤ گے، کہ سرکار بھی تو خطائے اجتہادی کرتے تھے ناں (نعوذ باللہ) ابھی آپ آدم علیہ السلام تک آئے ہو پھر جناب موسیٰ تک پہنچو گے پھر سرکار تک بھی پہنچو گے، بس اتنا کام ہوگا پہلے وہابی کہتے تھے ہم ان کا مقابلہ کرتے تھے پھر آپ کا مقابلہ کرنا پڑے گا

خطیب ملت علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی

علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی روزِاول سے اُس ہراول دستہ میں شامل ہیں، جنھوں نے انتہائی شائستہ انداز میں ڈاکٹر جلالی صاحب کو توبہ ورجوع کا شرعی حکم بتایا، بار بار بتایا مختلف فورمز کے ذریعے بتایا، اور ڈاکٹر جلالی صاحب کے اپنے غیر شرعی وبے ادبانہ موقف پر ڈٹ جانے کے بعد ان سے اعلان براءت کیا، علامہ کوکب نورانی صاحب نے براءت کا اعلان کرتے ہوئے جلالی صاحب کو آمادہ رجوع کرنے کی مختصر روئے داد اور افسوس ناک صورت حال کے حوالے سے مختلف تحاریر لکھیں، چند تحریرات کی منتخب عبارات پیش ہے، لکھتے ہیں:

ہر مسلمان بخوبی جانتا ہے کہ ایمان بہت بڑی نعمت ہے اور اس کی حفاظت کا اہتمام کرنا لازمی ہے، کوئی ایسا قول و فعل جو ایمان کے لیے نقصان دہ ہو، اس سے بچنا ضروری ہے اگر دانستہ یا نادانستہ کسی سے سرزد ہو جائے تو توبہ ورجوع الی الحق میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ زندگی کا کوئی بھروسا نہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ بغیر توبہ کیسے موت آجائے اور آخرت بھی برباد ہو جائے۔

عربی مقولہ ہے لکل جواد کبوۃ (مشاق گھوڑا بھی ٹھوکر کھا جاتا ہے)۔ انسان خطاونسیان سے مرکب ہے۔ غلطی کو غلطی نہ ماننا بڑی غلطی ہے۔ عذر گناہ بدتراز گناہ کی کہاوت بھی مشہور ہے۔ عقائد کے باب میں بہت احتیاط چاہیے اور وہ مقدس ومطہر ہستیاں جن کی محبت و تعظیم واجب ہے ان کے بارے میں بہت زیادہ احتیاط چاہیے۔ قرآن نے تو شعائر اللہ کی تعظیم کو بھی دلوں کا تقویٰ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ اور برگزیدہ ہستیوں کے لیے تو یہی تعلیم ہے کہ ان کے ادب واحترام میں کمی کرنے سے خسارہ ہی خسارہ ہے۔ بے ادب محروم ماند از لطف رب

انسان پر سب سے زیادہ آفات اس کی زبان ہی کی وجہ سے آتی ہیں۔ کہا گیا ہے کہ زبان میں ہڈی نہیں ہوتی مگر یہ ہڈیاں تڑوادیتی ہے۔ زبان پھسل جانا، زلۃ اللسان، سلپ آف ٹنگ کس سے نہیں ہوتی؟ لیکن احساس ندامت کرتے ہوئے توبہ ومعافی ہی سے عافیت ہوتی ہے۔ ہمیں تو یہ سکھایا گیا کہ جو اچھا نہیں کہہ سکتا وہ چپ تو رہ سکتا ہے مگر نہ گناہ کی پرواہ نہ ہی دل آزاری کی، الامان۔ بے ادبی، اہانت اور گستاخی کرنا تو سنگین اور شدید فعل ہے۔

ہمارا دین تو سچے صحیح عالم دین کی توہین پر سخت حکم سناتا ہے تو وہ مقدس ہستیاں جن کا ادب واحترام ایمان کی جان ہے، ان کے بارے میں کس قدر احتیاط ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے آخری رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ایک بال مبارک کو اذیت پہنچانا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اذیت پہنچانا ہے۔

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پڑوسی اہل مدینہ کے لیے برائی کے ارادہ پر بھی شدید وعید ہے کہ اسے دوزخ کی آگ میں پگھلایا جائے گا اور احادیث میں رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پڑوسی اہل مدینہ کو اذیت دینے پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت کا بیان ہے۔

ذرا سوچیے، ابولہب کی بیٹی مسلمان ہو جاتی ہے۔ صحابیہ بن جاتی ہے۔ ابولہب کو قرآن پاک میں جہنم کا ایندھن کہا گیا ہے۔ کسی صحابی نے صحابیہ رسول حضرت سبیعہ بنت ابولہب (رضی اللہ تعالی عنھا) کو جہنم کے ایندھن کی بیٹی کہہ کر پکارا، صحابیہ کو ناگوار گزرا وہ بارگاہ رسالت میں آکر شکایت کرتی ہیں۔ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ والہ وسلم جلال میں آئے اور لوگوں کو جمع کرکے فرمایا، کون ہے جو میری قرابت کے بارے میں مجھے اذیت پہنچاتا ہے؟

کیا فی الواقع ابولہب جہنم کا ایندھن نہیں؟ یقیناً ہے مگر بنت ابولہب کو طنزاً اس طرح پکارنا بھی رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ناگوار گزرا، واضح ہوا کہ بہت احتیاط چاہیے۔ صحابیہ اور چچازاد بہن کے لیے نامناسب الفاظ اور لہجہ جب رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اذیت کا باعث ہے تو اپنے جگر کے ٹکڑے اور اولاد میں سب سے زیادہ محبوب شاہزادی کے لیے نامناسب لہجے میں کہے گئے بے ادبی کے الفاظ کیوں کر اذیت دہ نہ ہوں گے؟ احادیث شریفہ میں واضح بیان ہے کہ سیدہ کائنات کی اذیت بلاشبہ رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اذیت ہے۔ ان کے فضائل و مناقب اور مرتبت کا پاس بھی بہرحال ضروری ہے۔

ہمارا عقیدہ واضح رہے کہ ہم انبیاء و رسل اور ملائکہ کے سوا کسی کو شرعی حقیقی معصوم نہیں مانتے۔ آل و اصحاب اور اولیاء اللہ (درجہ بدرجہ) محفوظ عن الخطا مانتے ہیں۔ ہم رافضیت خارجیت، ناصبیت، تفضیلیت سے بیزار ہیں۔ ہم مسلک حق اہلسنت و جماعت کے پابند اور اسی پر کاربند ہیں۔ جب خطا پر مان کر بعد میں بے خطا بے گناہ کہا ہے تو پہلے کہے پر توبہ و رجوع کیوں دشوار ہو رہا ہے؟ وضاحتوں میں مزید الجھتے چلے گئے اور خطا پر خطا ہوتی چلی گئی مگر شرعی تقاضوں کے مطابق توبہ نہ کی گئی۔

رجوع کیا ہوتا ہے؟ کیسے ہوتا ہے؟ کیوں ضروری ہے؟ یہ سب انہیں معلوم ہوگا۔ ان سے عرض ہے کہ ردّ روافض ضرور کیجئے لیکن ردّ روافض میں کیا مخدومہ کائنات کے لیے "خطا" کرنا ہی آپ کے نزدیک "صواب" (صحیح) ہے؟ الحذر الحذر......اللہ تعالیٰ جل شانہ ہمیں سچ اور حق پر استقامت عطا فرمائے۔ اللہ بس باقی ہوس

ایک اور تحریر علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی لکھتے ہیں:

مجھے ہر گز ادعائے علم نہیں۔ڈاکٹر مفتی محمد اشرف آصف جلالی صاحب جنہیں علمی یتیم فرماتے ہیں،ان میں سر فہرست میرا ہی نام ہو گا۔ ڈاکٹر جلالی صاحب کی گفتگو سوشیل میڈیا پر آئی تو ڈاکٹر صاحب کی نیت میں، بے ادبی کا شبہ نہ کرتے ہوئے سب سے پہلے اس گناہ گار نے اپنے ہاتھ سے مختصر اصرف یہ لکھا "سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا خطا پر تھیں (معاذ اللہ) یہ جملہ جو سرزد ہوا ہے، اس سے رجوع فرمالیں، اللہ کریم معاف فرمائے۔ یہ مخلصانہ مشورہ تھا، اس کی تعمیل ہو جاتی تو یہ سب کچھ نہ ہوتا، جو ہو رہا ہے۔ تاریخ میں ام السادات، سردار خواتین جہان وجناں، راحت جان مصطفی، بانوے مرتضی، ام الحسنین حضرت سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا کے لیے ڈاکٹر جلالی صاحب نے پہلی مرتبہ یہ جملہ دانستہ یا نادانستہ، بلاضرورت اور غلط کہا تھا۔ وہ فورا رجوع کر لیتے تو بات وہیں ختم ہو جاتی۔

اس کے بعد اس فقیر نے استاذ العلماء حضرت مولانا سید حسین الدین شاہ صاحب کاظمی سلطان پوری، ان کے فرزند علامہ سید حبیب الحق شاہ حضرت صاحب زادہ پیر میاں محمد ابو بکر نقش بندی شرق پوری، صاحب زادہ میاں ولید احمد جواد نقش بندی شرق پوری، حضرت مولانا ظہور احمد جلالی، حضرت پیر نوید الحسن مشہدی، حضرت پیر میاں تنویر آف کوٹلا شریف، حضرت علامہ پیر کرامت حسین شاہ علی پوری، حضرت علامہ سید ارشد سعید کاظمی، حضرت علامہ سید مظفر حسین شاہ، علامہ مفتی عابد مبارک، و دیگر سے مسلسل رابطے رکھے۔

بالآخر ان میں سے کچھ ہستیاں ڈاکٹر جلالی صاحب کے پاس تشریف لے گئیں۔ اس ملاقات کی مکمل روداد تا حال منظر عام پر نہیں آئی ورنہ سبھی کی طبیعت مکدر ہوتی۔ ڈاکٹر جلالی صاحب نے اپنے مشائخ اور اساتذہ کی ایک نہ مانی اور رجوع کو "رفض" سے تعبیر کیا۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنی خطا کو تسلیم کرنے اور اس سے توبہ ورجوع کی بجائے توضیحات کے نام پر مزید الجھاؤ پیدا کر دیے ۔انہوں نے جملے تو ضرور بدلے مگر خود سے دانستہ یا نادانستہ سرزد ہونے والے جملوں سے توبہ ورجوع نہیں کیا۔

انہوں نے امکان خطا کے لیے وقوع خطا کو مستلزم ٹھہرا کر قضیہ فدک پر اس کا اطلاق کر کے اپنے اس خود ساختہ اصول سے مسلک حق اہل سنت و جماعت کے بنیادی نظریات ہی کو مسخ کر دیا۔ قرآن کریم کے الفاظ کے معانی و مفاہیم کو من پسند انداز میں پیش کرنے کی جسارت بھی کی۔ خطا کے لفظ پر اصرار کرتے ہوئے اجتہاد انبیاء کے معاملات کو زیر بحث لے آئے۔

مخلص اور درد مند اساتذہ و مشائخ کی بے توقیری کرتے ہوئے دل آزاری اور زبان درازی کا ارتکاب کیا، اظہارِ تعلی و تفوق کرتے رہے۔ تحقیر و تمسخر کرتے ہوئے رافضی یا نیم رافضی ہونے کا الزام دھر دیا۔وہ علماء مشائخ جو عمر بھر بد مذہبوں کا رد بلیغ اور فتنوں کی سر کوبی کرتے رہے، وہ مطعون کیے گئے ڈاکٹر جلالی صاحب کو سمجھانے کی تمام کوششیں مخلصانہ تھیں لیکن ڈاکٹر صاحب کا انکار برقرار رہا چوں کہ اتمامِ حجت ہو چکا۔مار ہرہ شریف، بریلی شریف، کوٹلا شریف ، بھکھی شریف، شرق پور شریف، کرماں والا شریف، متعدد خانقاہوں، درسگاہوں اور اکابر علماے اہل سنت کی طرف سے ڈاکٹر جلالی صاحب اور ان کے حامیوں سے مکمل براءت کا اعلان و اظہار کیا جا چکا ہے۔یہ فقیر بھی ان سب کی تائید کرتے ہوئے اعلانِ براءت کرتا ہے۔

ہمارا واضح موقف یہ ہے کہ کوئی غیر نبی ہرگز نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ انبیاء و ملائکہ کے سوا مخلوق میں کوئی معصوم عن الخطا نہیں۔ سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا محفوظہ عن الخطاہیں۔ مطالبۂ فدک کو بیان کرتے ہوئے سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کے لیے نامناسب اور مکروہ انداز میں مکرر نسبت خطا بلاشبہ سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کی شان اقدس میں سنگین بے ادبی ہے۔پھر اس مفہوم و مطلب کی نسبت حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمہ کی جانب بہتان ہے۔

بعد ازاں خود ساختہ قاعدہ کے ذریعے امکان متعلق بالماضی کو فعلیت بلکہ دوام و ضرورت لازم قرار دینا شدید علمی خیانت اور بالاشبہ تمام امور حقہ پر حملہ ہے۔ اپنی اس دانست اور فکر پر ڈٹ جانا اور اسے فکر اہل سنت قرار دینا بھی نظریات اہل سنت پر افتراء ہے۔ اپنی خطاؤں پر مصر رہنے کے بعد ان کا، ناحق دفاع کرکے اہل سنت میں انتشار اور فتنہ بپا کرنا بھی جرم ہے۔

ڈاکٹر صاحب کی خطا پر ان کی اصلاح کی کوشش کرنے والے علماو مشائخ کی توہین و تذلیل، انہیں رافضی، نیم رافضی یا رافضیوں کے آلہ کار ٹھہرانا بھی کبیرہ گناہ ہے۔ ان مقتدر ہستیوں کے ساتھ ساتھ ان کے متعلقین و محبین کی سخت دل آزاری ہوئی، ان سب سے بھی معافی چاہنا ضروری ہے۔ ایک توبہ نہ کرکے کتنے اور جرم سرزد ہوتے چلے گئے۔ شاید یہ سب کہیں سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کے لیے کہے گئے ایک خلط جملے کی پکڑ تو نہیں؟ (الامان الحفیظ) مجھ سے اس تحریر میں کوئی سہو یا غلطی ہوئی ہو تو اللہ تعالی کے حضور توبہ کرتا ہوں۔

اللہ بس باقی ہوس

خادم العلم والعلماء: کوکب نورانی اوکاڑوی غفرلہ یکم جولائی ۲۰۲۰

خلیفہ مجاز شہزادہ اعلی حضرت مفتی اعظم ہند مفتی سردار احمد رضا رضوی مصطفوی

مفتی اعظم ہند اور محدث اعظم پاکستان کے فیض یافتہ مفتی حسن علی رضوی میلسی اور خلیفہ مفتی اعظم مفتی سردار صاحب نے تفصیلی موقف پیش فرمایا اور ڈاکٹر جلالی صاحب کے قول خطا کو بہت بڑی جسارت و بے ادبی قرار دیا اور توبہ ورجوع کا شرعی حکم بیان کیا اور ساتھ ساتھ دیگر اکابرین کا بھی ذکر کیا جنہوں نے توبہ ورجوع کا مطالبہ کیا ہے جناب مفتی سردار صاحب تحریر فرماتے ہیں :

..... تمام ویڈیو بیان اور وضاحتی بیانات سننے کے بعد خلوص نیت سے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ پہلے ویڈیو بیان میں مولوی اشرف آصف جلالی کے منہ سے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے بارے میں یہ الفاظ نکلے ہیں کہ خطا پر تھیں پھر دوبارہ کہا جب مانگ رہی تھیں خطا پر تھیں بلاشبہ یہ بہت بڑی جسارت ہے اور سخت بے ادبی ہے جو سادات کرام اور مسلمانان عالم کے قلب و جگر پر بجلی بن کر گرمی ہے اور تڑپا کر رکھ دیا ہے........... اشرف آصف جلالی فی الفور علی الاعلان اپنے الفاظ واپس لیں اور اپنی خطا کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ تعالی اور اللہ تعالیٰ کے حبیب و محبوب ﷺ کی نورِ نظر لختِ جگر حضرت سیدہ طیبہ ظاہرہ فاطمۃ الزہرا خاتون جنت رضی اللہ تعالی عنہا کی بارگاہ میں نادم ہو کر گڑ گڑا کر توبہ رجوع و معافی طلب کریں

دوسرے ویڈیو بیان میں اشرف آصف جلالی اپنا تحفظ اور دفاع کرتے نظر آتے ہیں جس میں علما، وخطبا و مدارس اہلسنت کے بارے میں متکبرانہ انداز میں کریہہ جملے بولتے نظر آتے ہیں

ہم اگر پہلے ویڈیو بیان کو دیکھیں تو اپنے بیان کردہ الفاظ حضرت پیر سید مہر علی شاہ قدس سرہ العزیز کی عبارت کا کا خلاصہ بنا کر پیش کرتے نظر آتے ہیں حالانکہ حضرت پیر سید مہر علی شاہ قدس سرہ العزیز کی عبارت قطعاًواضح اور بے غبار ہے اشرف آصف جلالی حضرت پیر سید مھر علی شاہ قدس سرہ العزیز کی عبارت سمجھنے سمجھانے میں بری طرح فیل ہو گئے بلکہ اپنا قبیح جملہ ان کے ذمہ لگانا گویا ان کی ذات گرامی پر افتراء وبہتان ہے...... اشرف آصف جلالی کا یہ اہلسنت اور مذہب حق اہلسنت وجماعت پر افتراء وبہتان ہے....... اس وقوعہ کے بعد سینکڑوں علماء و مشائخ مفتیان کرام اور احباب اہلسنت توبہ رجوع و معافی کا مطالبہ کر چکے ہیں اور مسلسل کر رہے ہیں۔ چند کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

(1) جگر گوشہ غزالی زماں علامہ سید ارشد سعید کاظمی (شیخ الحدیث انوار العلوم ملتان).

(2) نبیرہ حضرت صدر الشریعہ شہزادہ حضور محدث کبیر حضرت مولانا مفتی محمد عطاء المصطفی اعظمی قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ (کراچی)

(3) شہزادہ خلیل ملت حضرت مولانا مفتی احمد میاں برکاتی دامت برکاتہم العالیہ (حیدر آباد)

(4) مولانا ڈاکٹر عبد الناصر لطیف صدر تنظیم المدارس (کے پی کے)

(5)مولانا مفتی رضا الحق مصباحی اشرفی (دار التحقیق والتصنیف کچھوچھہ شریف انڈیا)

(6)نبیرہ محدث اعظم مولانا صاحبزادہ حسین رضا (مہتمم جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد)

(7)ضیغم اہلسنت علامہ محمد حسن علی رضوی (انوار القادریہ میلسی)

(8)مولانا ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی (کراچی)

(9)مفتی محمد ظفر الدین سیالوی (دار العلوم جامعہ شمس الاسلام قمریہ جھنگ)

(10)علامہ مفتی سید دلدار حسین شاہ موسوی (حسن ابدال اٹک)

(11)علامہ مولانا طارق امیر سعیدی (بھاولپور)

(12)علامہ صاحبزادہ مصطفی اشرف رضوی (حزب الاحناف لاہور)

(13)پیر سید محمد طاہر عمر شاہ حمیدی سیالوی (خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ سیال شریف)

(14)آستانہ عالیہ پاکپتن شریف(15)آستانہ عالیہ مہار شریف(16)آستانہ عالیہ تونسہ شریف(17)آستانہ عالیہ سیال شریف

(18)آستانہ عالیہ گولڑا شریف(19)آستانہ عالیہ علی پور سیداں شریف (20)نبیرہ شیخ القرآن علامہ ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی(وزیر آباد)

(21)علامہ مفتی مظہر مختار درانی(رحیم یار خان)(22)حضرت علامہ مولانا مفتی سید زبیر شاہ گردیزی(مہتمم جامعہ گردیزیہ واہ کینٹ)

(23)حضرت علامہ مولانا پیر سید غلام مصطفی شاہ(مہتمم جامعہ حسینیہ واہ کینٹ)(24)حضرت علامہ مولانا پیر سید ضمیر حسین شاہ(مدرس جامعہ رضویہ واہ کینٹ)

(25)حضرت علامہ مولانا محمد شریف سیالوی(جھنگ)(26)حضرت علامہ مولانا محمد شمس القمر سیالوی(جھنگ)

(27)حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمود احمد عباسی (پرنسپل جامعہ رضویہ انوار العلوم واہ کینٹ)(28)حضرت علامہ محمد مغیر احمد ہزاروی(صدر مدرس جامعہ رضویہ

(29)حضرت علامہ مولانا محمد داؤد احمد چشتی(مہتمم جامعہ صدیقیہ رضویہ وادہ سہ کینٹ)(30)حضرت علامہ سید شاہزیب بخاری(گڑھ مہاراجہ).

آخر میں منانی میاں کے بیان پر وضاحت دیتے ہوئے مفتی سردار صاحب نے فرمایا: حضرت منانی میاں کے ویڈیو بیان سے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ: حضرت منانی میاں اولاد اعلی حضرت علیہ الرحمہ ضرور ہیں حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی طرح مرکز اہلسنت بریلی شریف کے ترجمان نہیں ہیں حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے نزدیک منانی میاں غیر محتاط تھے۔

مفتی عبدالمجید سعیدی کا ڈاکٹر جلالی پر فتویٰ

جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ مفتی عبدالمجید خان سعیدی کے اس مسئلہ پر بہت سے خطابات فرمائے حتی کہ کم و بیش ۲۴۲ صفحات پر مشتمل ایک تفصیلی کتاب "قاطعۃ النزاع فی مسئلۃ الخطا" بھی تحریر فرمائی اس مبارک کتاب میں ڈاکٹر جلالی صاحب کے جملے کا شرعی حکم بیان کرتے ہوئے تفصیلی کلام کیا گیا ہے جس کے منتخب اقتباسات پیش ہیں چنانچہ مفتی عبدالمجید سعیدی صاحب فرماتے ہیں:

فاقول وباللہ التوفیق: الغرض جلالی صاحب کے متنازعہ بیانات میں حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا کے متعلق بولے گئے مطلق خطاو غلطی کے الفاظ کا ناقابل تردید ٹھوس دلائل کی رو سے من حیث الاصل حکم یہی ہے کہ وہ گالی کے معنی میں ہونے کے باعث سوءادبی ہی کی مد میں آتے ہیں جو امام سہیلی، امام بیھقی اور امام سبکی وغیرہم کے حسب ارشادات کفر تک قرار پاتے ہیں جسے علامہ قسطلانی علامہ عینی اور شیخ محقق وغیرہ جیسے علماء ذی شان نے رد نہیں فرمایا بلکہ مبحث فیہ میں مطلق خطا بمعنی معصیت کو سیدہ کی طرف منسوب کرنے کے جرم ہونے پر فریقین کا اتفاق ہے یعنی یہ الفاظ بالقصد برے معنی میں بولے جائیں تو بالاتفاق استخفاف شمار ہوں گے جب کہ ایسے الفاظ کے بولنے کا حکم شرعی یہ ہوتا ہے کہ مقدسین کی جانب ان کی عمداًاور دانستہ نسبت کرنے کی صورت میں بولنے والے پر حکم جرم بھی عائد ہوتا ہے اور توبہ کرنا بھی لازم ہوتا ہے۔نادانستہ اور بے خبری میں ہو تو حکم جرم تو نہیں لگتا البتہ جب بولنے والے کو اس سے مطلع کیا جائے تو اس پر فوراتوبہ ورجوع کرنا بہر حال ضروری ہوتا ہے۔

پس متوجہ کرنے پر جلالی صاحب نے چونکہ اپنے اپنے وضاحتی بیانات میں یہ وضاحت کر دی ہے کہ ان کے بولے گئے الفاظ میں خطا سے ان کی مراد جرم گناہ اور معصیت اور اس کے کوئی برے معنی ہر گز نہیں ہیں بلکہ اس سے ان کی مراد خطا اجتہادی ہی ہے جو شرعاً مجتہد کے حق میں موجب اجر ہوتی ہے۔اس لیے یہی کہا جائے گا کہ ان کے متنازعہ کلام میں خطا سے خطائے معصیت مراد لینا ان کے وضاحتی بیان کے قطعاخلاف اس کے بالکل منافی اور توجیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ ہے۔اگرچہ ان کا ظاہر کلام اس کا ساتھ نہیں دیتا۔

نیز یہ کہنا بھی ضروری ہے کہ برے معنی والے یہ الفاظ انہوں نے دانستہ نہیں بولے بناء علیہ شرعا اس پر 295 وغیرہ جیسی دفعات نہیں لگتیں۔ لیکن چونکہ یہ الفاظ ان سے صادر ہوتے ہیں جس سے ان سے نادانستہ سوءادبی کا ارتکاب ہو گیا ہے اس لیے توبہ ورجوع کا حکم ان پر بہر حال باقی ہے۔

بالفاظ دیگر ان کی وضاحت کے بعد یہی کہا جائے گا کہ انہوں نے دانستہ اس جرم کا ارتکاب نہیں کیا مگر اس سے نادانستہ ارتکاب جرم کا حکم ختم نہیں ہو جائے گا۔ جیسے کوئی کہنا یہ چاہتا تھا کہ اللہ ایک ہے مگر بے توجہی اور بے خیالی میں زبان سے نکل گیا یہ کہ معاذ اللہ، اللہ ایک نہیں ہے تو ظاہر ہے اس صورت میں اگرچہ اس کے کافر ہونے کا حکم نہیں لگے گا مگر قول کفر ہی رہے گا اور پتہ چلنے پر توبہ بہر صورت لازم ہو گی اور ڈٹ جانا ہرگز روا نہیں ہو گا.............

جلالی صاحب پر حکم توبہ مع وجوہ، وجہ اول (نسبت خطا)

جب ناقابل تردید ٹھوس دلائل اور وجوہ صحیحہ سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ ڈاکٹر جلالی صاحب کے متنازع فیھا الفاظ فی نفسھا سوء ادبی ہیں تو موصوف کو چاہئے کہ وہ ٹھنڈے دل سے سوچیں اور فوری توبہ ورجوع کریں۔ اس میں بالکل دیر نہ کریں اور کسی قسم کا پس و پیش روا نہ رکھیں ، زندگی کا پتہ نہیں ہے بقیہ لمحات کو غنیمت سمجھتے ہوئے ان سے بھرپور فائدہ اٹھائیں جب کہ معاملہ بھی بہت نازک ہے کہ حضور سید الکائنات ﷺ کی شہزادی کا ہے جو سیدۃ نساء اہل الجنۃ ہیں جن کو راضی کرنے کے لیے ہر طرح کی انا کو ٹھوکر لگا کر بچھ جانا مطلوب ہے۔

بالفاظ دیگر ادھر ادھر دیکھنے اور کسی کے سبز باغوں میں الجھنے کی بجائے محض للہ، فی اللہ اور حبا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدوام ملک اللہ اپناتے ہوئے اور لحاظ رکھتے ہوئے دنیا و آخرت میں سرخروئی حاصل کریں کیوں کہ قبر و آخرت کی تمام منزلوں کی آسانی و بہتری اور جملہ مراحل میں کامیابی اور سرخروئی اسی در کی گدائی پر موقوف ہے. حضرت جنید کی کشتی اور اپنے شیخ المشائخ امام اہل سنت اعلی حضرت کی پالکی کی سواری کے واقعات کو مشعل راہ بنا کر تاریخ میں اپنا نام لکھوائیں.............ایک روایت میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے: "یھدمه زلة العالم " یعنی عالم کے پھسلنے سے اسلام کی عمارت منہدم ہوتی (اور اسے شدید نقصان پہنچتا) ہے (مشکوۃ صفحہ ۳۷ بحوالہ دارمی) .....

......پھر چونکہ علانیہ غلطی کی توبہ کا علانیہ ہونا ضروری ہوتا ہے کیوں کہ اس کے بغیر غلطی کے مرتکب کے متعلق پائے جانے والے شکوک و شبہات رفع نہیں ہوتے بلکہ بدستور قائم رہتے ہیں جب کہ موصوف کی غلطی بھی علانیہ قسم کی ہے اس لیے ان پر توبہ بھی علانیہ لازم ہے۔

.....چنانچہ امام اہل سنت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخاں علیہ الرحمۃ والرضوان اس نوعیت کے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں کہ : " جیسے مجمع میں اس نے وہ ناپاک ملعون لفظ کہا اسے حکم ہے کہ ویسے ہی مجمع میں توبہ کرے۔ ملاحظہ ہو(فتاویٰ رضویہ جلد ششم صفحہ ۱۳۵ طبع مکتبہ رضویہ کراچی مطبوعہ ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵)......

.....نیز اس طرح کی ایک اور صورت سوال کے جواب میں ارقام فرماتے ہیں کہ : " ان پر ویسے ہی مجمع کثیر میں علی الاعلان توبہ کرنا از سر نو مسلمان ہونا فرض ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "اذا عملت سیئۃ فاحدث عندھا توبۃ السر بالسر والعلانیۃ بالعلانیۃ" یعنی جب تم سے کوئی برائی سرزد ہو تو فوراً توبہ کرلو چھپے میں ہو تو توبہ کا چھپے میں ہونا کافی ہے اور علانیہ ہو تو توبہ کا علانیہ ہونا لازم ہے۔ ملاحظہ ہو(فتاویٰ رضویہ جلد ۶ صفحہ ۱۵۱ طبع مذکور بحوالہ الزھد للامام احمد و طبرانی کبیر عن معاذ بن جبل وسند حسن)۔

الغرض مولانا کسی قسم کا پس وپیش روا رکھے بغیر پہلی فرصت میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے اپنے ان ہلکے الفاظ سے توبہ کریں اسی میں بہتری اور اسی میں حقیقی وقار ہے واللہ الموفق وھو یھدی السبیل

وجہ دوم (بے شمار علماء ومشائخ اہل سنت کو رافضی یا نیم رافضی قرار دینا):

موصوف کی موجب توبہ غلطیوں میں سے ایک بڑی غلطی یہ بھی ہے کہ انہوں نے حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا کی حمایت میں آواز اٹھانے والے بے شمار صحیح العقیدہ سنی علماء ومشائخ اور سادات کرام کو رافضی اور نیم رافضی قرار دے دیا ہے جو بہت بڑا ظلم اور سخت زیادتی ہے۔ کیوں کہ حب اہل بیت سنی عقیدہ کا حصہ ہے۔ جس سے ان پر پہلی فرصت میں توبہ ضروری ہے ورنہ اس کا سارا وبال بوجوہ خود ان پر رہے گا۔ کیوں کہ اہل سنت کو رافضی کہنا ان کو لفظوں کے پردے میں دنیا کا بدترین کافر کہنے کے مترادف ہے وجہ یہ ہے کہ روافض کا شرعی حکم یہی ہے۔ ملاحظہ ہو(فتاویٰ رضویہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۴۹ تا ۲۶۸)۔

جب کہ رسول اللہ ﷺ کا دوٹوک فیصلہ ہے کہ جو کسی مسلمان کو بلا وجہ کافر و مشرک کہے وہ خود ہی اس کی زد میں آجاتا ہے........حقیقت میں خود رافضیت کا حکم بھی انہی پر لوٹا کیوں کہ رافضی اسے کہتے ہیں جو اہل بیت کا نام لینے کے ساتھ ساتھ بغض صحابہ رکھتا ہو جس سے اہل سنت بفضلہ تعالی ہزار بار بری ہیں۔ موصوف اور ان کے طرف دار اس کی زد میں اس طرح سے ہیں کہ حضرت سیدہ اہل بیت بھی ہیں، صحابیہ بھی جب کہ موصوف اور ان کے حامیوں نے ان کی طرف مطلق خطا کی نسبت کی ہے اور امام اہل سنت اعلیٰ حضرت کا فتویٰ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کی طرف خطا اجتہادی سے زائد کی نسبت کرنا رفض ہے۔ ملاحظہ ہو (فتاوی رضویہ جلد ۲۹ صفحہ ۶۱۵ رضا فاؤنڈیشن رسالہ امور عشرین در امتیاز عقائد سنیین)۔

البتہ سیدہ کے اہل بیت ہونے کی وساطت سے موصوف اور ان کے طرف داران پر ناصبیت و خارجیت کی حمایت کا الزام ضرور آگیا کیوں کہ اس کی علامت یہ ہے کہ حب صحابہ کے دعوی کے ساتھ اہل بیت سے عدم وابستگی ہو گی جب کہ سیدہ کی طرف مطلق خطا کی نسبت کرنا اسی مفہوم کو ادا کرتا ہے۔ پس رافضی اور نیم رافضی قرار دینے کے جواب میں ان کے متعلق کوئی اگر پورے یا پونے ناصبی و خارجی کے لفظ بول دے تو قطعا بے جا نہیں ہو گا۔ کما تدین تدان۔

یونہی کالی بھیڑوں کے الفاظ کے جواب میں رنگ برنگے بھیڑیئے کوئی کہے تو حدیث **السنتهم احلی من السکر وقلوبهم قلوب الذیاب**'' سے اس کو مزین کیا جاسکتا ہے جو خوارج و نواصب کے متعلق وارد ہے۔

چوتھی افتاد موصوف پر یہ پڑی کہ سنت الہیہ اسی طرح سے جاری ہے کہ اس کے محبوبین پر زبان کھولنے والا ان کے فیض نسبت و محبت سے محروم کر دیا جاتا ہے جب تک اس سے سچے دل سے توبہ تائب نہ ہو۔

بناء علیہ مطلق خطا کی نسبت کرنے کا حصہ بننے والے سب لوگ حضرت سیدہ کی نسبت کی برکات سے محروم ہو گئے اور جب تک سچی توبہ نہیں کریں گئے، نسبت سے خالی ہو جانے کے باعث ان کو صحیح قلبی سکون نصیب نہیں ہو گا۔.....

آخر میں ملاحظہ کیجئے، صحیح العقیدہ سنی کو رافضی کہنے والے کے متعلق حضرت صدر الشریعہ علامہ امجد علی رحمہ اللہ تعالی کا فتوی، آپ فرماتے ہیں: '' اگر واقع میں سنی ہے اس میں رفض کی کوئی بات نہیں تو کہنے والا سخت گنہگار اس پر توبہ فرض اور معافی مانگنا لازم۔ ملاحظہ ہو (فتاوی امجدیہ جلد دوم حصہ چہارم صفحہ ۴۱۵ طبع مکتبہ رضویہ کراچی مطبوعہ ۱۴۳۴ھ / ۱۴۱۳)۔

(33)ترجمان آستانہ عالیہ سیال شریف مفتی شوکت سیالوی

اس سنگین تشویش ناک صورت حال میں مشائخ عظام اور ان کے اداروں سے وابستہ علماء و مفتیان کرام نے بھی فرض منصبی ادا کرتے ہوئے احقاق حق کیا اور اعلان براءت کیا چنانچہ خطیب سیال شریف، شیخ الحدیث وعلامہ مفتی شوکت سیالوی صاحب نے حضور پیر سیال لجپال کے حکم پر ڈاکٹر جلالی صاحب کے جملے پر توبہ ورجوع کا مطالبہ کیا چنانچہ فرماتے ہیں:

آستانہ عالیہ سیال شریف کے خطیب ہونے کی حیثیت سے مجھے مسمی محمد شوکت علی سیالوی کو حضور پیر سیال لجپال غریب نواز دامت برکاتم عالیہ کا حکم موصول ہوا حضور پیر سیال کے حکم کے مطابق تمام کے تمام برادران اسلام تک یہ بات پہنچا رہا ہوں کہ........حضرت سید تنا پیاری صاحب زادی صاحبہ سیدہ خاتون جنت سلام اللہ تعالیٰ علیہ نے جو میراث کا مطالبہ حضرت سیدنا امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بارگاہ اقدس میں پیش فرمایا محض مطالبہ پیش فرمانے کے باعث آپ کا خطاوار نہیں ہوئی ہیں آپ محفوظ عن الخطا ہستی ہیں اور محض مطالبہ کرنا یا سوال کرنا یہ خطا نہیں ہوا کرتا......

ہمارے جتنے بھی اکابر ائمہ ہیں اس مسئلہ کی وجہ سے آج تک کسی نے پیاری صاحب زادی صاحبہ سلام اللہ علیہا کی طرف خطا کی نسبت نہیں کی ہے......جو الفاظ پیاری صاحبزادی صاحبہ کے متعلق سرزد ہوئے جب وہ مطالبہ کر رہی تھیں خطا پر تھیں یہ جلالی صاحب کی خطا ہے ہم پرزور مطالبہ کرتے ہیں آستانہ عالیہ سیال شریف کی جانب سے کہ ڈاکٹر جلالی صاحب مہربانی فرمائیں اور اپنے اس موقف سے رجوع فرمائے

(34) جگر گوشئہ حضور مصلح امت علامہ مفتی سید حبیب الحق شاہ صاحب

سیدہ کونین رضی اللہ عنہاکی بارگاہ ایسی عظیم بارگاہ ہے کہ دشمن اہل بیت یزید کو بھی جراءت نہ ہوئی کہ ان کے لئے کم زور بات کرسکے ، یقیناان کے بارے میں ڈاکٹر جلالی کا زبان کھولنا کتنا بڑا ظلم ہے علامہ مفتی سید حبیب الحق شاہ صاحب سیدہ کونین رضی اللہ عنہا کے بارے میں خلافِ ادب جملوں کے حوالے سے ایک خطاب کے دوران درد دل کے ساتھ فرماتے ہیں :

ایک پیغام ....رسول اللہ کی بیٹی کا احترام کرنا(اگرچہ) گمراہوں میں بھی ہوئے، بدعقیدوں میں بھی ہوئے، ظالموں میں بھی ہوئے،، اللہ راہ نجات بند نہیں کرے گا فاطمۃ الزہراء کے نعلین کے صدقہ میں نجات کی راہ کھول دے گا اور یہ وہ ہستی ہیں اور ادب کی جگہ ایسی ہے کہ ملائکہ کا ہم نشین بھی ہو لیکن بے ادب ہو جائے، صلحاء کا ہم نشین بھی ہو اور بے ادب ہو جائے، کہلاتا سادات کا غلام ہو لیکن بے ادب ہو جائے، تو پھر جنتیوں کے ساتھ بھی بیٹھتا ہو تو جہنم کا پروانہ مل جاتا ہے لہذا یہ پیغام یاد رکھنا عمل کی کوتاہی، اللہ اس کے ذرائع، توبہ کے پیدا کردے گا، باقی گناہوں کے ذرائع توبہ کے پیدا کردے گا، لیکن بے ادبی کی اور تکبر کیا، انا واستکبر ،تو پھر توبہ کا راہ کھلنا بڑا مشکل ہے......۱۴۰۰ سال پہلے جو اصلی یزیدی تھے، بلکہ عین یزید تھا اس کی بھی جراءت نہیں ہوئی کہ بی بی پاک کے بارے میں کچھ بولے تو خود سوچو کہ کتنا ظلم ہے کہ روز بی بی پاک کے بارے میں زبان کھولی جاتی ہے.... تمہیں کچھ اور نہیں مل رہا تو یہ ہی سمجھ لو کہ یہ جراءت تو اس (یزید) نے بھی نہیں کی یہ جراءت تو خوارج نے بھی نہیں کی، یہ جراءت تو نواصب نے بھی نہیں کی، ہم کس عمیق گھاٹی میں پھنس چکے ہیں

ایک اور مقام پر عقیدہ و مسلک کے تحفظ کی اہمیت سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں :

قبلہ پیر صاحب نے فرمایا جہاں صحابہ کے معاملات ہیں، تاجدار گولڑانے، مامور من اللہ نے، جہاں صحابہ کے معاملات ہوں تو ادب دیکھو، تم سے کسی نے نہیں پوچھا کہ تم نے کیا حکم بیان کیا تھا، نہ تمہارے پاس یہ حکم لے کر کوئی ہے، نہ تمہارے پاس یہ کیس آیا ہے، دیکھیں بارگاہیں کون سی ہیں، اگر مجھ سے ایک طرف بھی ہلکی سی، چاہے اس طرف ہو اس طرف ہو، میرے پلے رہ کیا جائے گا، صحابہ کے معاملے میں بھی اگر ہلکی سے ہو جاتی ہے، نبی کے خاندان کے بارے، لہذا سکوت، ایسے کوئی لفظ نہ بولیں.... اتمام حجت کرتے ہیں، درست ہو جائے بہت اچھی بات ہے، واپس آجائے دروازے کھلے ہیں پھر بھی کھلے ہیں، لیکن اگر نہیں آتا ہٹ دھرمی کرتا ہے تو پھر بندے نہیں بچاتے اپنا مسلک بچاتے ہیں، ایک قوم آج سے سو سال پہلے اپنے بندے بچاتی رہی آج ساروں پہ گستاخی کا فتوی ہے، انہوں نے بندہ بچالیا، استاد بچالیا، شاگرد بچالیا، ہم نے مسلک بچانا ہے

(35)مفتی محمد شیر خان بھیرہ شریف

بھیرہ شریف کے مفتی شیر خان صاحب فرماتے ہیں:

حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا کے مطالبہ کے بارے میں جو الفاظ استعمال کیے گئے، بزرگان دین نے صرف مطالبے پر میرے مطالعے کے مطابق یہ الفاظ استعمال نہیں کیے، لہٰذا ہمیں بھی ایسے الفاظ کے استعمال سے اجتناب ضروری ہے۔ بہت بڑی بارگاہ ہے، حضور کی لخت جگر ہیں، حضور کے آل اطہار ہوں یا حضور کے صحابہ ہوں، تو ہم بہت چھوٹے لوگ ہیں، ان ہستیوں کے بارے میں تبصرہ کرتے ہوئے، ان کی طرح کوئی حکم منسوب کرتے ہوئے انتہائی احتیاط سے کام لینا ہو گا...... یہ وطیرہ بزرگان دین کا چل آرہا ہے کہ ادب کا دامن ہمیشہ ملحوظِ خاطر رہے اور آداب کا پاس کیا جائے ورنہ پھر یہی ہو گا جیسے امت مسلمہ میں انتشار پیدا ہو گیا ہے، اس پر فتن دور میں ہر ایک جملہ سنبھل سنبھل کے بولنے کی ضرورت ہے....... چودہ صدیاں پہلے جو معاملات ہوئے، ان کو بار بار کرید کرید کر امتِ مسلمہ میں پھر بار بار ان کو ڈالنا، یہ ہمیشہ سے حضرت سرکار گولڑا نے لکھا ہے نا کہ یہ غیر مسلم فسادی طاقتوں نے یہ معاملات چھیڑے اور اس میں وہ حد سے زیادہ کامیاب ہوئے۔ اور یہ شومئ قسمت ہے ہے کہ پہلے بھی سلطنت عثمانیہ کے حصے بخرے کیے گئے، انہی فسادات کو ابھار کر شیعہ سنی فسادات ابھارے گئے، اور یہی مسائل، اور پھر بھی ان مسائل کو دوبارہ سے ابھارا جا رہا ہے۔

خطائے جلالی کے ابتدائی دنوں میں، گولڑا شریف کی ترجمانی کرتے ہوئے نہی عن المنکر کے لئے جو تحریر پیش کی گئی تھی وہ بھی من و عن پیش ہے:

ترجمان آستانہ عالیہ گولڑا شریف یمین الدین برکات چشتی قادری

ملکۂ فردوسِ بریں، شہزادی کونین، اُمُّ الحسنین خاتونِ جنت سیدہ طیبہ طاہرہ راحتِ جانِ نبی فاطِمَۃُ الزَّھرَاء بتول سلام اللہ علیھا کی پاک دہلیز سے اتحادِ اہلسنت اور اتحاد مُسلم کی بھیک مانگو۔

حامداً و مُصَلِّیاً و مُبَسْمِلًا

فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِىۡ شَىۡءٍ فَرُدُّوۡهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوۡلِ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ‌ ؕ ذٰ لِكَ خَيۡرٌ وَّاَحۡسَنُ تَاۡوِيۡلًا

پس اگر تم کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو، اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، یہ بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے سب سے اچھا ہے۔"

ہم ٹکڑے ٹکڑے ہو چکے ہیں، بکھر گئے ہیں، آسمان سے قہر و غضب اُتر رہا ہے، بھوک افلاس، بدامنی کا راج ہے، خون سفید ہو چکے ہیں، زبانیں زہر اُگل رہی ہیں۔ نفرتوں، عداوتوں کا بسیرا ہے، اس کی سینکڑوں وجوہات ہو سکتی ہیں، لیکن ایک وجہ اور سب سے بڑی وجہ درج ذیل ہے۔

گذشتہ پانچ سال سے لاہور کے ایک مولانا صاحب نے اہل سنت کو پریشانی میں مُبتلا کر رکھا ہے۔ اہل سنت میں فتنہ و فساد اور گروہ بندی کا موصوف ہی شاخسانہ بنے ہیں۔ بہت کچھ لکھا جا چکا ہے، دلائل کا تبادلہ بھی ہو چکا ہے۔ مناظرے، مکالمے، تحریریں، جلسے، جرگے، احتجاج، قرار دادیں، fir اور جیلیں بھی،

الغرض بہت کچھ، بلکہ نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے۔ محافل میں ہلڑ بازی،، ہاتھاپائی اور سیدنا داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کے عرس کی تقریب میں علما پر پابندی بھی لگ چکی ہے۔ اس کے ذمہ دار وہ علما بھی ہیں جو کسی مصلحت کی وجہ سے مداہنت کا شکار ہیں میں اُن کی توجہ اس قضیہ کے حل کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، علما کرام درج ذیل حدیث مبارکہ خود بھی پڑھیں اور مولانا اشرف آصف لاہوری صاحب کو بھی سنائیں،

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ آخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهِ حَتَّى أَبْدَى عَنْ رُكْبَتِه، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ، فَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَيْءٌ، فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لِي فَأَبَى عَلَيَّ، فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ، فَقَالَ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ. ثَلَاثًا، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ فَأَتَى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ فَسَأَلَ أَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ؟ فَقَالُوا: لَا، فَأَتَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ، فَجَلَسَ إِلَى النَّاسِ، فَتَمَعَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَاللَّهِ أَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ. مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ، وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي صَاحِبِي؟ مَرَّتَيْنِ، فَمَا أُوذِيَ بَعْدَهَا۔

حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا تھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آ گئے، کپڑے کا کنارہ پکڑے ہوئے یہاں تک کہ ان کا گھٹنا نظر آنے لگا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "تمہارا یہ ساتھی واقعی مشکل میں پڑ گیا ہے"۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا اور کہا: "یارسول اللہ ﷺ! میرے اور ابنِ خطاب (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کے درمیان کچھ بات ہو گئی تھی، میں نے جلدی کی، پھر نادم ہوا، تو میں نے ان سے معافی مانگی مگر انہوں نے انکار کر دیا، اس لیے میں آپ کے پاس آیا ہوں"۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ تمہیں معاف کرے اے ابو بکر" (یہ جملہ تین مرتبہ فرمایا)۔ بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ندامت ہوئی اور وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر گئے، وہاں نہ ملے تو نبی ﷺ کے پاس آئے، آپ ﷺ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: "یارسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم، میری جانب زیادہ معاملہ تھا، دو مرتبہ"۔

نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ نے مجھے تمہاری طرف بھیجا، تم نے کہا جھوٹ کہتے ہو، اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا سچ کہتے ہو، اور انہوں نے اپنی جان اور مال سے میرا ساتھ دیا، تو کیا تم میرے صاحب کو چھوڑو گے؟" یہ جملہ آپ ﷺ نے دو بار فرمایا، اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ کو کسی نے تکلیف نہ دی۔

1. صحیح البخاری، کتاب فضائل الصحابۃ، (حدیث نمبر: 3661)
2. سنن الترمذی، کتاب المناقب، (3662)
3. مسند احمد، مسند أبی الدرداء (حدیث نمبر: 27520)
4. الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر فضل أبی بکر الصدیق

آج سے تین سال پہلے میں نے مقالات جلالیہ (مرتب علامہ ظہور احمد جلالی) سے اسی روایت کو پیش کیا تھا اور توجہ دلائی تھی

الحمد للہ نامور علما کرام و مشائخ عظام نے، بلکہ فیصل آباد کے معروف مناظر علیہ الرحمہ نے بھی مجھے فون کر کے فرمایا تھا کہ اس دلیل سے مجھے مکمل شرح صدر ہو گیا ہے۔ خود مولانا ظہور جلالی صاحب نے بھی مجھے فون کر کے میری تحسین فرمائی تھی۔ میرا سادہ استدلال ہے، کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی جلیل القدر ہستی کو یہ فرمائیں میری خاطر میرے ابو بکر (الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو، میرے صاحب کو چھوڑ دو، (یعنی انہیں اپنے کسی گفتگو کا نشانہ نہ بناؤ۔ تو آج ساڑھے چودہ سو سال کے بعد کے مولانا اشرف آصف لاہوری، اور اُس کے دریدہ دہن شاگرد رسول اللہ ﷺ کی خاطر آپ کی شہزادی، کُل اہل اسلام کی آقازادی، خاتون جنت، ملکہ فِردوس بریں، سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیھا کو اپنی گفتگو کا نشانہ نہ بنائیں اور اپنی زبانوں کو روک لیں۔

رسول اللہ ﷺ کی خاطر! اپنے آقا و مولی کی خاطر، شفیع المذنبین و رحمۃ للعالمین کی خاطر، اللہ کریم کے محبوب کریم کی خاطر، آپ کی لخت جگر، آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنت رسول کی بارگاہ میں اپنا علم اور تقویٰ قربان کر دیں۔ سب کچھ نچھاور کر دیں۔ اعلی حضرت فاضل و محدث بریلی نے عقیدت و مودّت کی ڈالیاں اور پھول کیسے والہانہ انداز میں پیش کیے ہیں، فرماتے ہیں۔

خونِ خیرُ الرّسل سے ہے جن کا خمیر — اُن کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

اُس بتولِ جگر پارۂ مصطفیٰ — حجلہ آرائے عِفّت پہ لاکھوں سلام

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے — اُس رِدائے نَزاہت پہ لاکھوں سلام

سیّدہ زاہرہ طیّبہ طاہرہ — جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

اے خطائیو، سُنو اور غور سے سُنو ! بی بی پاک کو خطا پر کہنے سے شیعہ سُنی نہیں بن جائیں گئے، اور نہ کہنے سے آپ شفاعت کے حق دار ضرور بن جائیں گئے۔ اور خطا اجتھادی بولنے سے شیعہ کے عقیدہ معصومیت پر فرق اس لیے نہیں پڑتا ہے، کیونکہ انبیاء کرام کے لیے آپ خطا اجتھادی بیان کر چکے ہیں، بلکہ انبیاء کرام کی "معاذاللہ "اجتھادی خطائیں آپ خود قوم کو تفصیل سے بتا چکے ہیں، جب انبیاء کرام کی عصمت پر خطا اجتھادی سے فرق نہیں پڑتا ہے، تو غیر نبی کی عصمت پر بدرجہ اولیٰ نہیں پڑتا ہے لہٰذا آپ کا یہ دعویٰ بھی باطل ہے۔ الحمدللہ ہم اہلسنت ہیں ہمارا اجماعی عقیدہ ہے انسانوں میں فقط انبیاو مرسلین ہی معصوم ہیں۔

اب بھی موقع ہے، کُھلے الفاظ میں رجوع کریں، جو کلمات وہ بول چکے ہیں، اُن سے واضح اور صاف الفاظ سے رجوع کریں نہ کہ چند جملے لکھ کر بری الذمہ ہو جائیں۔

سیدہ کائنات شہزادی رسول امُّ الحسنین سلام اللہ علیھا کی پاک بارگاہ میں جسارت کے بعد متعدد ایسے کلمات بھی وہ بول چکے ہیں جو اہل سنت کے منہج اور عقیدہ، معمول، مزاج کے بلکل خلاف ہیں۔ اور یہ کلمات قطب عالم رئیس المجددین پیر سید مہر شاہ گولڑوی قدس سرہ کی معروف تصنیف تصفیہ شریف کی عبارت کی غلط تشریح کرتے ہوئے موصوف نے ہرزہ سرائی کی۔ اور حضور اعلی پر بہتان باندھا، اور موصوف کے شاگردوں نے اپنی متعدد ویڈیوز میں حضور اعلی گولڑوی قدس سرہ کی شان میں ہلکے الفاظ اور توہین آمیز رویے اپنائے لاکھوں مریدین کے دلوں کو آزردہ کیا۔

ہم بڑے درد دل سے اور اکابرین اہلسنت کی خدمت عرض گذار ہیں، وہ مولانا اشرف اصف لاہوری کی توجہ مذکورہ بالا حدیث کی طرف مبذول کرائیں، اور اگر حدیث مبارکہ پر صمیم قلب سے انہوں نے غور و فکر کر لیا تو رجوع اور توبہ کے کلمات ادا کرنے میں نہ صرف آسانی ہو گی بلکہ یہ توبہ اور رجوع باعث نجات ہو گا، اور اللہ کریم اور رسول کریم کی بارگاہ سے اجر و ثواب بھی عطا ہو گا۔ فتنہ و فساد کا بھی دروازہ بند ہو گا۔ اتحاد اہل سنت کی فضا بھی خوشگوار ہو جائے گی۔

اتحاد اہل سنت کے لیے دربارِ عالیہ گولڑا شریف ہر طرح کے عملی اقدامات کے لیے پیش پیش ہو گا۔ گذشتہ سال بھی صاحبزادہ ابوالخیر زبیر صاحب کی کوشش پر ہم نے تعاون کی یقین دہانی کرائی تھی۔

چند دن پہلے جماعت اہلسنت پاکستان کے نو منتخب چیئر مین سپریم کونسل پیر امین الحسنات شاہ صاحب کو بھی باقاعدہ کُھلا خط لکھا ہے، جس کی بھرپور پذیرائی ہوئی۔ جب تک مولانا اشرف آصف لاہوری صاحب واضح، صاف، کھلے دل سے رجوع اور توبہ کے لیے آمادہ نہیں ہوتے، اتحاد اہل سنت کی رائیں دشوار گزار ہی رہیں گی۔ اتحاد اہل سنت کے لیے پیش رفت ہو رہی ہے اسی کارِ خیر کی وجہ سے اس سنگین معاملہ پر ہم کوئی ایسے سخت کلمات نہیں لکھ رہے، جس کے وہ اور اُن کے خیر خواہ یا ہمنوا مستحق ہیں۔ دروازہ آج بھی کُھلا ہے۔ ﴿وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ وما علینا إلا البلاغ المبین

ترجمان: دربار عالیہ گولڑا شریف، یمین الدین برکات احمد چشتی قادری . برطانیہ

آستانہ عالیہ شرق پور شریف

آستانہ عالیہ شرق پور شریف میں منعقدہ جلاس کے بعد ڈاکٹر جلالی سے ان الفاظ میں اعلان براءت کیا گیا:

آج مورخہ 28 جون 2020 بروز اتوار آستانہ عالیہ شرقپور شریف پر آستانہ عالیہ شرقپور شریف سے منسلک تمام آستانوں کے سجادہ نشین حضرات کا ایک نمائندہ اجلاس ہوا.......... آج کے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ جو مولانا اشرف آصف جلالی صاحب نے سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کے متعلق غیر مناسب اور گستاخی کے جو جملے بولے ہیں یہ اجلاس آستانہ عالیہ شرقپور شریف اور منسلک تمام آستانوں کے سجادہ نشین جس میں موجود ہیں۔ ان الفاظ کی اور ان جملوں کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور ہم تمام ان الفاظ کے بولے جانے پر انتہائی رنجیدہ ہیں اور غمزدہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی جو سب سے آپ ﷺ کے قریب ہیں اور جن کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ میرے جگر کا ٹکڑا ہیں ان کے متعلق اس طرح کے الفاظ سننے کے بعد ہمارے دلوں نے انتہائی غم محسوس کیا۔ .... اور ہم نے اس اجلاس میں یہ بھی طے کیا ہے کہ اشرف آصف جلالی صاحب جب تک اپنے ان الفاظ کو واپس نہیں لیتے، رجوع نہیں کرتے اور ان کے بولے جانے پہ اللہ رب العزت کی بارگاہ سے استغفار طلب نہیں کرتے ہم ان سے بھی لا تعلقی کا اظہار کرتے ہیں اور اس وقت تک ان سے اپنا تعلق ختم کرتے ہیں جب تک وہ رجوع نہیں کرتے

منجانب: صاحبزادہ حضرت میاں محمد ابو بکر شرق پوری

12 آستانوں کا اجلاس و مشترکہ اعلامیہ

اسلام آباد میں کم وبیش بارہ آستانوں کے سجادگان و شخصیات کا اہم ترین اجلاس منعقد کیا گیا جس میں ڈاکٹر جلالی صاحب کے جملے کو بے ادبی قرار دے کر توبہ و رجوع کا مطالبہ کیا گیا اس اجلاس کی کارروائی مع شرکائے اجلاس کے کی تفصیل ، و طے شدہ موقف جناب صاحبزادہ پیر سید کرامت علی حسین شاہ صاحب نے کچھ یوں ذکر فرمایا ہے :

اسلام آباد ڈی ایچ اے فیز 2 میں ایک مشاورتی اجلاس ہوا جس میں حضرت صاحبزادہ ڈاکٹر پیر سلطان العارفین صدیقی صاحب (مرکزی سجادہ نشین آستانہ عالیہ نیریاں شریف) حضرت قبلہ صاحبزادہ پیر محمد حسنین فاروق شاہ صاحب مجددی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ چورہ شریف)، صاحبزادہ ڈاکٹر احمد مجتبی صاحب (چورہ شریف)، حافظ ہارون بادشاہ محبوبی (خلیفہ مجاز وادی، عزیز شریف متعلم انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد)، بندہ ناچیز (سید کرامت علی حسین) نے شرکت کی۔

اس اجلاس میں یہ طے پایا کہ موجودہ ملکی صورتحال میں اہلِ سنت وجماعت کے اندر پائے جانے والے انتشار وافتراق کا سدباب کیا جائے معاشر کائے اجلاس نے مسئلہ فدک میں حضرت خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا ورضی اللہ عنہا کے حوالے سے ڈاکٹر جلالی صاحب کے بے ادبی پر مشتمل جملہ کی وجہ سے گہری تشویش کا اظہار کیا اور انہیں اس معاملہ میں رجوع و توبہ کا مشورہ دیا ہے، دوسری جانب امیر المؤمنین خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں بے ادبی کا ارتکاب کرنے والے ذاکر حامد رضا سلطانی کے خلاف قانونی کاروائی عمل میں لائے جانے کے حوالے سے شرکاء نے اپنی مساعی بروئے کار لانے کا عزم مصمم کیا۔ گزشتہ روز صاحبزادہ ڈاکٹر پیر سلطان العارفین صدیقی صاحب نے حضرت قبلہ پیر حسنین فاروق شاہ صاحب مجددی کے مشورہ پر سابق وزیر اعظم آزاد کشمیر سردار عتیق احمد خان (ایم ایل اے وصدر مسلم کانفرنس) کو حکم دیا کہ وہ اہلِ بیت اطہار، ازواج مطہرات و صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حوالے سے آزاد کشمیر اسمبلی میں آواز حق بلند کریں چنانچہ سردار عتیق صاحب نے یہ فریضہ بطریق احسن انجام دیا جس پر شرکائے اجلاس نے حضرت پیر سلطان العارفین صدیقی صاحب کو خراج تحسین پیش کیا فجزاھم اللہ خیراً۔...........تائید کنندگان

خواجہ پیر محبوب الٰہی نسیم صاحب (وادی عزیز شریف)

جگر گوشہ امیر ملت حضرت پیر سید منظر حسین شاہ صاحب جماعتی (سجادہ نشین علی پور شریف)

پیر سید جلال الحسنین شاہ صاحب بخاری (سجادہ نشین بساہاں شریف)

علامہ صاحبزادہ پیر سعد الرحمان صاحب (آستانہ عالیہ عید گاہ شریف، راولپنڈی)

پیر صاحبزادہ غلام بشیر نقشبندی صاحب (سجادہ نشین باولی شریف)

پیر عثمان علی عثمانی صاحب (سجادہ نشین روپر شریف)

علامہ پیر بشیر یوسفی صاحب (جانشین پیر میر احمد یونی رحمہ اللہ علیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ یوسفیہ گجر پورہ لاہور

حضرت پیر محمود الرسول صاحب (خلیفہ مجاز چورہ شریف، سجادہ نشین درگاہ فقیہ اعظم سالم شریف)

حضرت صاحبزادہ پیر ابرار احمد بگوی صاحب (خلیفہ مجاز چورہ شریف، سجادہ نشین خانقاہ بگویہ بیرو شریف

پیر سید اصغر علی شاہ صاحب (سجادہ نشین ملکوال)

پیر سید محبوب علی شاہ صاحب (سجادہ نشین چنڈ بھر دانہ جھنگ)

پیر سید معصوم شاہ صاحب (سجادہ نشین محبوب آباد شریف، 32 چک فیصل آباد)

از قلم: حافظ سید کرامت علی حسین سجاد نشین علی پور سیداں شریف

آستانہ عالیہ حضور بابا فرید الدین مسعود گنج شکر پاکپتن شریف

آستانہ عالیہ بابا فرید مسعود گنج شکر کی جانب سے واضح انداز میں ان الفاظ کے ساتھ اعلان براءت کیا گیا:

جب تک وہ اپنے گستاخانہ جملوں سے رجوع اور توبہ نہیں کریں گے ہم اپنے تمام مبایعین، متعلقین، متوسلین سمیت ان سے براءت ولاتعلقی کا اعلان کرتے ہیں۔ دیوان احمد مسعود چشتی فاروقی

تنظیم اصلاح الفقراء حسینیہ نقشبندیہ جماعت اہل سنت پاکستان درگاہ عالیہ حسین آباد شریف

سندھ کی معروف درگاہ و تنظیم کی جانب سے ڈاکٹر جلالی صاحب کے جملے پر توبہ ورجوع کا مطالبہ ان الفاظ میں کیا گیا:

...... سیدہ طیبہ مخدومہ کائنات سیدۃ النساء خاتون جنت دختر رسول سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالی عنہ کے متعلق مولانا جلالی صاحب سے جملہ سرزد ہوا ہے جمہور علمائے اہلسنت کی طرف سے ان سے رجوع ہونے اور توبہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا شہنشاہ گولڑا شریف پیر مہر علی شاہ صاحب صورت مذکورہ میں جو موقف اختیار فرمایا ہے وہی اہل سنت کا سلفا خلفا عقیدہ ہے ہم حسینی علماء و فقراء بھی اسی پر متفق ہے اور جلالی صاحب کے لیے جو اکثر علماء کا فیصلہ ہے ہم اس کی تائید کرنے والے ہیں سید محمد محسن شاہ بخاری ترجمان تنظیم اصلاح الفقراء حسینیہ نقشبندیہ جماعت اہل سنت پاکستان درگاہ عالیہ حسین آباد شریف

(36)علامہ پیر سید ذوالفقار شاہ گیلانی

علامہ پیر سید ذوالفقار ان علماء میں شامل ہیں جنہوں نے ڈاکٹر جلالی کا علمی محاذ پر رد بلیغ کیا اور ڈاکٹر جلالی کی خیانتوں کو، گستاخیوں کو بے نقاب کیا اس حوالے سے گیلانی صاحب کے مختلف بیانات کا منتخب حصہ پیش ہے:

ہم نے اور تقریبا پوری دنیا سے علماء و مشائخ نے ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب کو اس طرف توجہ دلائی یہ آپ کا جملہ ہے درست نہیں ہے، (کہ مسئلہ باغ فدک میں یہ روافض تم دلیل نہ بناؤ کہ معصوم تھی تو مانگنا ہی حق کی دلیل ہے ادھر بھی خطا کا امکان تھا اور خطا پر تھیں جب مانگ رہی تھی خطا پر تھی: ڈاکٹر جلالی) اس جملے سے معافی مانگ لیں رجوع کر لیں، میں پھر ایک دفعہ ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب آپ اپنے اس جملے سے رجوع کر لیں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں نبی پاک علیہ الصلاۃ السلام کی بارگاہ میں معافی مانگیں اور اماں پاک کی بارگاہ میں معافی مانگیں

اپنے ایک بیان میں رجوع نہ کرنے کی صورت میں پیر سید ذوالفقار گیلانی نے مناظرہ کا چیلنج دے دیا چنانچہ کہا: اگر آپ رجوع نہیں کرتے، تو میں سید ذوالفقار گیلانی رضوی پورے وثوق کے ساتھ ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب کو اس جملے پر کہ "جب اماں پاک مانگ رہی تھیں خطا پر تھیں"، اس جملے پر میں مناظرے کا چیلنج کرتا ہوں ...... میں کھلے الفاظ میں ڈاکٹر صاحب کو اس جملے پر دوبارہ مناظرے کا چیلنج کرتا ہوں۔

ایک اور بیان میں پیر سید ذوالفقار گیلانی کہتے ہیں: ڈاکٹر صاحب نے یہ کہا کہ جو الفاظ ڈاکٹر صاحب کے، جو اس وقت اہل سنت و جماعت کے لئے تقریباپوری امت مسلمہ کے لیے ایک کرب کا اور ایک اضطراب کی کیفیت کا سبب بنا ہوا ہے، وہ ڈاکٹر صاحب کا جملہ یہ تھا کہ جب اماں پاک جب باغ فدک مانگ رہی تھی اب میری زبان بھی اس کی اجازت نہیں دیتی کہ اماں پاک جب باغ فدک مانگ رہی تھی تو اس وقت خطا پر تھیں (کہ مسئلہ باغ فدک میں یہ روافض تم دلیل نہ بناؤ کہ معصوم تھی تو مانگنا ہی حق کی دلیل ہے ادھر بھی خطا کا امکان تھا اور خطا پر تھیں جب مانگ رہی تھی خطا پر تھی: ڈاکٹر جلالی) تو یہ جو جملہ ہے یہ بڑا سخت ہے اور حضور سیدنا اعلی حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمہ اللہ کی ہر گز مراد یہ نہیں ہے تو یہ تو ہے وقوع ِ خطا، پیر مہر علی شاہ صاحب رحمہ اللہ نے امکان خطا کا ذکر کیا......

....ڈاکٹر صاحب نے بجائے رجوع کرنے کے، گزشتہ شب ایک ویڈیو بنائی جس میں چیلنج دے دیا اپنی ماضی کی روش کو برقرار رکھتے ہوئے، کہا کہ جی میں چیلنج کرتا ہوں پیر صاحب کے ان جملوں کو ان کی اپنی اپنی، آپ مراد بیان کیجیے پیر صاحب کا کیا موقف ہے اس کی وضاحت کیجیے (مفتیان کرام کہتے ہوئے بھی شرم آتی ہے ان لوگوں کے جو بڑے بڑے مظالم پر تو منقار زیر پر ہیں اور بڑی بڑی غلطیاں ہضم کئے ہوئے ہیں اور وہاں اونچی سانس لینے کی ان کی مجال نہیں اور اب بیٹھے باتیں بنا رہے ہیں اور اپنے اہل سنت و جماعت کے اصول کے خلاف محض کسی کی ڈگڈگی بجانے پر وہ جو ہے وہ بول رہے ہیں جتنے لوگوں نے پوسٹیں کی ہے جتنے لوگوں نے اس سلسلہ میں اہل سنت میں سے بیان دیا، باقی کا معاملہ ہم علیحدہ کریں گے میں ان سے لائیو کہہ رہا ہوں آپ سارے حضرات جو حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا، یہاں مخالفین کی اس دلیل کی آپ وضاحت کریں اپنے لفظوں، کس چیز کو گستاخی کہا جا رہا ہے، کون کہہ رہا ہے کس کے کہنے پے کہہ رہا ہے، میں صرف ایک دن ان تمام حضرات کا انتظار کروں گا اس کے بعد میں بتاؤں گا کہ یہ کتنے علم کے یتیم خانوں میں رہنے والے یا کتنے غیر وں کے ہاتھوں میں کھیلنے والے یہ کس چیز کو توہین قرار دے رہے ہیں آپ کے پاس چند گھنٹے ہی، اگر رتی بھر بھی غیرت ہے دین کی آپ لوگوں کے اندر تو پیر مہر علی شاہ صاحب کی اس عبارت میں جو مخالفین کی دلیل اور اس کا جو جواب پیر صاحب نے دیا ہے یہ اپنے لفظوں میں، یہ وضاحت کر کے دیں کہ پیر صاحب نے اس میں کیا لکھا ہے اور اس کے بعد، میں بتاؤں گا کیا میں نے اس کی کوئی غلط وضاحت کی، جو پیر صاحب نے کہا میں نے وہی ذکر کیا: ڈاکٹر جلالی)

ہمیں پیر صاحب کے موقف کی وضاحت کرنے کی ضرورت نہیں ہے ڈاکٹر صاحب ہم پھر عرض کر رہے ہیں کہ آپ کا جو جملہ ہے، وہ پیر صاحب نے جہاں تک لکھا ہے، امکان تک آپ رہنے دیتے تو بات درست تھی لیکن اب اس پر آپ ڈٹ گئے یہ ڈٹنا آپ کا درست نہیں ہے

اپنے ایک اور بیان میں پیر سید ذوالفقار گیلانی فرماتے ہیں: بڑے بڑے علماء ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب کو متنبہ کرتے ہیں اور اب تک کر رہے ہیں لیکن ڈاکٹر صاحب کی طرف سے کوئی بھی خاطر خواہ جواب نہیں ہے اور نہ ہی رجوع کا کوئی امکان نظر آرہا ہے، جو شخص بھی ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب کو متنبہ کرتا ہے ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب کے حمایتی انہیں دائرہ اہل سنت سے خارج قرار دیتے تھے اور نہ صرف دائرہ اہل سنت سے خارج کر دے بلکہ روافض میں شامل کر دیتے ہیں کہ رافضی ہو گیا

اپنے ایک اور بیان پیر سید ذوالفقار گیلانی کہتے ہیں: ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب نے اماں پاک رضی اللہ تعالی عنہا وسلام اللہ علیہا کی جانب جو وقوع خطا کی نسبت کی اور پھر اس پر ڈٹ گئے اور پھر اس کی وضاحت میں مختلف بیانات کرتے رہے .....اس جملے کی تائید میں ڈاکٹر اشرف آصف صاحب نے بہت قلابے ہانپے ڈاکٹر صاحب خدارا اب بھی واپس آجائے، اور خود کو اور اپنے حمایتیوں کو اللہ جل مجدہ الکریم اور اس کے محبوب اور صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار کی ناراضگی سے بچا لیجئے،.......ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب نے اپنے موقف کی تائید کے لئے ایک خود ساختہ قاعدہ وضع کیا(جو لوگ بھی منطق پڑے ہوئے ہیں ان کے سامنے میں ایک قانون پڑھ رہا ہوں اور اگر وہ توجہ کریں گے انہیں مستحضر ہو گا اِنّ الْاِمْکَانَ اِذَا کَانَ مُتَعَلِّقًا بِالْمَاضِی۔ میں نے جو عربی عبارت پڑھی ہے اس کے مقابلے میں عبارت لائیں کہ ماضی کے ساتھ جب امکان شے کا تعلق ہو، تو وہ اس شیئ کے وقوع کو مستلزم ہوتی ہے صرف امکان امکان نہیں ہوتا ہاں مستقبل کا معاملہ اور ہے ماضی اور حال کا معاملہ اور ہے: ڈاکٹر جلالی)

میں نے ادب کے دائرے کو قائم رکھا ہے آپ کے ہاں سے، آپ کے حمایتیوں کے ہاں سے سب و شتم اور آپ کے ہاں سے ڈاکٹر صاحب سے سب و شتم اور ہلکے تنقیص والے جملوں کے علاوہ وقار کو مجروح کرنے والے جملوں کے علاوہ اور کوئی جملہ سننے کو نہیں ملتا.

اپنے ایک اور بیان میں پیر سید ذوالفقار گیلانی کہتے ہیں: جب آپ فقیر کے سامنے تشریف لائیں گے تو اس وقت آپ کو پتہ چلے گا آپ قوم کے ساتھ کتنے بڑی خیانتیں کر رہے ہیں، آپ قوم کو کتنا بڑا دھوکا دے رہے ہیں اپنی ساکھ بچانے کے لیے، خدارا اماں پاک سے معافی مانگ لیجئے نبی پاک سے معافی مانگ لیجئے صحابہ کرام سے معافی مانگ لیجئے جو علماء ہے ان کی طرف رجوع کر لیجئے اللہ پاک کی ذات سے معافی مانگ لیجئے آپ خالق کی صفات کو مخلوقات کی صفات کے ساتھ منطبق کر رہے ہیں مخلوق کی صفات پر منطبق کر رہے ہیں جو کسی بھی طریقے سے درست نہیں ہے..... ڈاکٹر صاحب کس گنگا میں جا کر نہانے کی کوشش کر رہے ہیں

اپنے ایک اور بیان میں پیر و مفتی سید ذوالفقار گیلانی کہتے ہیں: ڈاکٹر اشرف آصف جلالی سے بالخصوص اور ان حمایتیوں سے بالعموم سوال کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے یہ بتایئے.... کہ مجتہد اجتہاد کب کرتا ہے؟ کیا ایک ہی نصِ صریح الدلالہ سے استدلال کرتے ہوئے اجتہاد ہوتا ہے؟... نہیں، بلکہ مجتہد کے پاس دو یا دو سے زائد ادلہ شرعیہ جب آتے ہیں تو اس وقت اجتہاد ہوتا ہے..... تو جب اماں پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہا و سلام اللہ علیہا نے جب مطالبہ فرمایا تو میرا سوال یہ ہے کہ اس وقت اماں پاک کے پاس کون سی دو نصوص تھیں؟ آپ کے پاس صرف ایک نص تھی...... اس ایک ہی نص سے آپ نے استدلال فرما کر، اس کو مد نظر رکھ کر آپ نے مطالبہ فرمایا، اور معذرت کے ساتھ میں یہ الفاظ نہیں کہہ سکتا کہ آپ نے مانگا، اماں پاک کے لیے میری زبان کم از کم یہ اجازت نہیں دیتی کہ میں اماں پاک کے لیے یہ الفاظ استعمال کروں.... تو جب اماں پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہا وارضاھا عنا و سلام اللہ علیہا نے اس ایک نص سے استدلال فرمایا..... تو پھر محل اجتہاد کہاں سے ہوگی.... اماں پاک کی طرف خطا کی نسبت؟ خطا کی نسبت تو دور، خطا کے وقوع کی نسبت آپ نے کی، کہ آپ سے خطا واقع ہو گئی

(37)پیر حسان حسیب الرحمٰن عید گاہ راول پنڈی

پیر حسان حسیب الرحمٰن کہتے ہیں:

اس وقت تک حضور علیہ السلام کی یہ حدیث سیدہ کائنات تک نہیں پہنچی تھی۔ جیسے ہی حدیث پہنچی، آپ نے اسی وقت اپنے بابا ﷺ کی حدیث پر سر تسلیم خم فرمایا اور اس کے بعد آپ نے کبھی باغ کا مطالبہ نہیں فرمایا۔ اسی وقت اس حدیث کو قبول فرمایا، اپنے بابا کے فرمان کو قبول فرمایا۔ اس وقت تک سیدہ کائنات تک وہ حدیث نہیں پہنچی تھی، تو جب حدیث ہی نہیں پہنچی تھی تو یاد رکھنا سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کا وہاں تشریف لے جانا اور باغ کا مطالبہ فرمانا، کیونکہ حدیث ہی نہیں پہنچی تھی اب تک، اس وقت تک تو وہ خطا پر نہیں تھا بلکہ وہ قرآن کی اس آیت کے مطابق تھا کہ والد کے مال وراثت کا پہلا حق اولاد کا ہوتا ہے۔ جیسے ہی حدیث مل گئی، آپ نے اسی وقت اپنے بابا کے فرمان پر سر تسلیم خم فرمایا۔ نہ سیدہ کائنات جانے میں خطا پر تھیں کیونکہ اس وقت تک حدیث ہی نہیں پہنچی تھی اور نہ صدیق اکبر خطا پر تھے سیدہ کائنات تک حدیث پہنچانے میں۔

سیدہ کائنات تک حضور کی وہ حدیث پہنچانے میں صدیق اکبر بھی خطا پر نہیں تھے اور کیونکہ حدیث ہی نہیں پہنچی تھی آپ تک، تو وہاں جا کر مطالبہ کرنے میں اس وقت تک، سیدہ کائنات بھی خطا پر نہیں تھیں میرا جملہ اپنی تختی دل پر لکھ لو نہ سیدہ کائنات خطا پر تھیں نہ صدیق اکبر خطا پر تھے بلکہ خطا پر ہے وہ جو ان دونوں میں سے کسی کی طرف بھی خطا کو منسوب کرتا ہے نہ سیدہ کائنات خطا پر نہ صدیق اکبر خطا پر بلکہ خطا پر ہے وہ جو ان دونوں میں سے کسی کی طرف بھی خطا کو منسوب کرتا ہے ورنہ یاد رکھنا سیدہ زہرہ خطا پر نہیں ، سیدہ زہراء خدا اور مصطفیٰ کی رضا پر ہیں، خطا پر نہیں ، زہراء پاک مصطفیٰ کی رضا کا نام ہے۔ سارے بولو زہراء پاک خطا پر نہیں، زہرہ پاک مصطفیٰ کی رضا کا نام ہے۔ ہاں ہاں یہ درست ہے کہ سیدہ بے قصور ہیں، سیدہ بے خطا ہیں، لیکن ہمارا یہ نعرہ ہے سیدہ طیبہ ہیں، سیدہ طاہرہ ہیں"

بلاشبہ ہزارہاعلماء و مشائخ اور ادارے جو لاکھوں کروڑوں مسلمانوں کے ترجمان ہیں سب نے ڈاکٹر جلالی صاحب کے جملے کو بے ادبی، گستاخی قرار دیتے ہوئے توبہ ورجوع کا مطالبہ کیااور عدم توبہ کی صورت میں ان سے اعلان براءت وبے زاری کیا بخوف طوالت مزید چند کے محض نام اور مختصر موقف ذکر کیا جارہا ہے

☆ مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف نے ڈاکٹر اشرف جلالی کے نازیبا کلمات کو ناقابل برداشت قرار دیا اور غیر مشروط شرعی توبہ تک اعلان براءت کیا، اعلان لا تعلّقی، براءت کیا، اور مفتی پیر سید مصطفیٰ اشرف رضوی اور پیر سید حیدر مصطفیٰ رضوی کے نام سے اعلامیہ جاری کیا

☆دارالافتاء القادریہ الرزاقیہ کے مفتی بلال معروف القادری نےاپنے تحریری فتویٰ میں نے سیدہ پاک کے مطالبے کو حکم قرآنی پر عمل کرنا قرار دیااور ڈاکٹر جلالی صاحب کے بیان کو صراحتہ بے ادبی کہااور عدم رجوع پر خارج از اہل سنت قرار دیا

☆جامعہ اسلام آباد کا جلالی سے اظہار لا تعلّقی واعلان براءت کیا

☆جامعہ رضویہ انوار العلوم لالہ رخ واہ کینٹ کے شیخ الحدیث و مفتی حافظ سردار علی خان اور پیر محمود احمد عباسی پرنسپل جامعہ نے بھی ڈاکٹر جلالی سے اعلان براءت ولا تعلّقی کیا

☆جامعۃ ام الحسنین مردان کے پی کے کے مہتمم اور صدر تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کے پی کے ڈاکٹر عبدالناصر لطیف نے بھی اعلان لا تعلّقی کیا

☆سنی اتحاد کونسل کے سربراہ، صاحبزادہ حامد رضانے ڈاکٹر جلالی کو آئینہ دکھاتے ہوئے کہا کہ اپنی اوقات دیکھو کہ کس کے بارے میں کیا کہہ رہے ہو

☆سنی اتحاد کونسل نے ڈاکٹر جلالی کے موقف کو فکر امام احمد رضا سے روگردانی اور گمراہی قرار دیا

☆دربار حسینی فیض رسان بھنگالی شریف گوجر خان ☆آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف

☆آستانہ عالیہ کلیام شریف ☆آستانہ اشرفیہ جہانگیریہ کچھوچھہ مقدسہ

☆آستانہ عالیہ گلستان غریب نواز، صاحبزادہ مقصود احمد صابری

☆نیشنل مشائخ کونسل نے جلالی کے الفاظ کو بے ادبی قرار دیااور مذمتی اعلامیہ جاری کیا ☆آستانہ عالیہ گڑھی شریف

تیسرا حصہ

(38)خطائے اشرف جلالی کو درست قرار دینے کا فیصلہ ؟

شرعی فیصلہ کے نام پر ڈاکٹر جلالی صاحب کے قول خطا کو جواز فراہم کرتے ہوئے اسے درست قرار دیا گیا اور واضح طور پر لکھ دیا گیا کہ سیدۃ نساء اہل الجنۃ وسیدۃ نساء العالمین بضعۃ الرسول سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے بارے میں ایک بحث کے دوران علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب نے ایک جملہ بولا اگرچہ شرعی طور پر اس میں کوئی بے ادبی نہیں تھی

اس ایک جملے کی تلاش میں ڈاکٹر جلالی کو پانچ سال سے زائد کا عرصہ لگا اور مبینہ طور پر ڈھائی سال کی محنت و غور وخوض اور ایک ایک لفظ کو انتہائی چالاکی سے مرتب کرنے کے بعد یہ عبارت ترتیب پائی اور اسے عام کرنے کے لئے ایک تقریب بنام شرعی فیصلہ منعقد کی گئی جس میں ابتداء ڈاکٹر جلالی صاحب نے اپنے قول خطا کی تاویلات، توضیحات پیش کرتے ہوئے اپنے موقف پر قائم رہتے ہوئے اس کے صواب و حق ہونے وضاحت کرتے ہوئے کہا:

مسئلہ فدک میں روافض کے رد میں گفتگو کرتے ہوئے جو میں نے یہ کلمات بولے "جب مانگ رہی تھیں تو خطاء پر تھیں" یہاں لفظ خطاء سے میری مراد قطعی طور پر خطائے اجتہادی ہی تھی۔ جس پر کلام کا ماقبل جس میں سیدہ پاک رضی اللہ تعالی عنہا کو محفوظہ کے لقب سے ذکر کیا گیا ہے اور کلام کا مابعد بھی دلالت کرتا ہے۔ جس کی میں نے بعد میں خود بھی وضاحت کر دی تھی......

یعنی سب سے پہلے یہ وضاحت کی کہ موصوف سے کوئی غلطی سرزد ہی نہیں ہوئی پھر اس کے بعد دوسروں پر بد دیانتی کا الزام لگاتے ہوئے کہا: عوام میں جو الفاظ وائرل ہوئے ان میں ماقبل اور مابعد سے کاٹ کر وائرل کیا گیا

اس کے بعد ان کلمات کو واپس لینے کا اعلان ان الفاظ میں کیا: چونکہ "راحتِ جانِ رسول ﷺ حضرت سیدہ زہراء بتول رضی اللہ تعالی عنہا" کے آداب کا معاملہ بڑا حساس ہے لہذا اکابر علمائے اہل سنت کے کہنے پر انتشار و اختلاف کے خاتمہ کے لیے یہ الفاظ "جب مانگ رہی تھیں خطاء پر تھیں" کہ کلمات کو بندۂ ناچیز واپس لیتا ہے۔

یعنی وہ کلمات جنہیں ڈاکٹر جلالی صاحب گفتگو کے آغاز ہی میں وضاحت کے ساتھ درست و صواب کہہ چکے انہیں صرف واپس لیا جیسا کہ حفظ الایمان کی عبارت کے موقف پر قائم رہتے ہوئے اشرف علی تھانوی نے تغییر العنوان میں صرف مجبوراً الفاظ بدلنے کا اعلان کیا اور وہ بھی علماء کے کہنے پر، یعنی نہ اشرف علی نے اور نہ ہی اشرف جلالی نے، دونوں نے نہ اپنے جملے غلط جانے، نہ موقف غلط مانا، نہ ہی توبہ کی، نہ ہی شرمندگی کا اظہار کیا، اور نہ ہی کسی قسم کا افسوس کیا صرف عوامی فرمائش پر جملے واپس لئے اور تبدیل کر لئے اور چونکہ ڈاکٹر جلالی صاحب بے شمار بے ادبیوں، بے باکیوں کے ساتھ ساتھ محفوظین کے لئے سال میں پانچ نادر آگناہ ہونے کی بات کر چکے تھے لہٰذا اس کی بھی تعریف بدل کر پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر اشرف آصف جلالی کہتے ہیں:

نیز محفوظ عن الخطاء کے معنی یہ ہر گز نہیں ہے کہ ان سے کبھی نہ کبھی لازماً گناہ کا صدور ہوتا ہے۔ خواہ انتہائی نادر ہی کیوں نہ ہوں پس محفوظ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گناہ سے بالکل محفوظ بھی ہو سکتا ہے اور "سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا" ہمیشہ محفوظ رہیں۔

اس کے بعد مشروط طور، سامع و قاری کی کج فہمی کی بنیاد پر نادر آگناہ والی بات سے براءت کا اظہار کیا یعنی اگر تاثر پیدا ہوتا ہے تو براءت ہے، لیکن ساتھ ساتھ، البتہ کے بعد خطائے اجتہادی کا وقوع درست ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہوئے، وضاحت کر دی کہ بات میری ٹھیک ہی تھی، کہتے ہیں:

میری کسی تقریر یا تحریر سے اس کے برعکس مفہوم کا تاثر پیدا ہوتا ہے تو میں اس سے بھی برأت کا اعلان کرتا ہوں۔ "بے خطاء بے گناہ، سیدہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا" البتہ بعض اکابر سے خطائے اجتہادی منقول ہے اور وہ محفوظ ہونے کے منافی نہیں ہے

اس کے بعد ایک بار پھر اپنے قول خطا کو درست ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور سامع کے غلط گمان کی صورت میں مشروط طور پر سیدہ پاک کی بارگاہ میں معافی کے خواستگار ہونے کے لفظ کہتے ہیں:

اب بھی کسی کو میری اصل گفتگو میں لفظ اجتہادی کی صراحت نہ کرنا، نامناسب معلوم ہوتا ہے اگرچہ اُصول کے مطابق یہ صراحت ضروری نہیں تھی یا میری کسی تقریر یا تحریر سے میرے بیان کردہ مؤقف کے خلاف میرے بارے میں کسی بات کا گمان ہوا ہو تو پھر بھی بندۂ ناچیز "سیدۃُ نساء العالمین و سیدۃُ نساءِ الجنۃ حضرت سیدہ فاطمہ زہراء علی ابیہا و علیہا الصلوۃ والسلام" کی بارگاہ میں معافی کا خواستگار ہے۔

چونکہ ڈاکٹر جلالی صاحب اس معاملے میں خود کو خطا سے پاک اور حق پر سمجھتے ہیں جیسا کہ انہوں ایک بار بھی اپنے جملے کو غلط یا بے ادبی نہیں کہا لہٰذا اسی تناظر و تسلسل میں آخر میں عمومی دعا کرتے ہوئے فکری کجی اور زلات سے تحفظ کی دعائیں آئندہ بھی کے الفاظ کے ساتھ دعا کرتے ہوئے کہتے ہیں:

نیز میں سیدہ پاک رضی اللہ تعالی عنہا کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالی میری ہر لغزش کو معاف فرمائے اور آئندہ بھی فکری کجی اور لفظی زلات سے محفوظ فرمائے۔

اس کے بعد اپنے موقف پر ثبات و قیام کی پختگی کو مزید ظاہر کرتے ہوئے پیغام دیتے ہیں کہ اب وقوع خطا کی تفصیل کے بجائے اجمالی جواب دیا جائے، جس میں صرف سیدنا صدیق اکبر کے حق پر اور مصیب ہونے کا اعلان ہو اور سیدہ پاک کے لئے معصوم نہیں ہیں البتہ یقینا محفوظ ہیں کہہ کر سابقہ موقف وقوع خطا پر استقامت رکھی جائے، چنانچہ کہتے ہیں :

روافض کے چوتھے دعوے کا جواب میں نے اب اجمالی کر دیا ہے کہ اہل السنۃ والجماعۃ کے نزدیک "حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالی عنہا وسلام اللہ علی ابیہا سمیت جملہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم و اہل بیت عظام علیہم الرضوان معصوم نہیں ہیں البتہ یقیناً محفوظ ہیں اور مسئلہ فدک میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ حق پر ہیں اور مصیب ہیں معاذ اللہ ہر گز غاصب نہیں ہیں۔

غور فرمالیں مذکورہ بالا جملے میں صدیق اکبر کے ساتھ سیدہ پاک کو حق پر نہیں کہا کیونکہ یہ تاحال سابقہ موقف پر ہی قائم ہیں جیسا کہ بار بار وضاحتیں دیتے آئے ہیں، انہوں نے موقف نہیں بدلا صرف الفاظ بدلے ہیں.

اس کے بعد ان تمام کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اپنے فیصلے میں ان کے اس جملے کو بے ادبی سے پاک قرار دیا اور ان کو کلین چٹ دی ،ڈاکٹر جلالی صاحب کے اس مختصر خطاب کے بعد مفتی منیب الرحمٰن نے اپنے سمیت چھبیس علماء و غیر علماء کے نام بیان کرتے ہوئے کہا:

"یہ ان میں سے کچھ حضرات موجود ہیں اور کچھ اس مجلس میں موجود نہیں ہیں ان سب نے اس تحریر کو پڑھا اس کی توثیق کی تصدیق کی اور تصویب کی اور مشترکہ طور پر اس کے بارے میں یہ شرعی فیصلہ جاری کیا ہے"

پھران ۲۶ شخصیات کی تائید وتصدیق یافتہ فیصلہ سنایا کہ اشرف جلالی کا فیصلہ (جب مانگ رہی تھیں تو خطاء پر تھیں) درست اور ٹھیک تھااور واضح طور اپنا شرعی فیصلہ کہہ کر بیان کر دیا کہ (شرعی طور پر اس میں کوئی بے ادبی نہیں تھی) چنانچہ مفتی منیب الرحمٰن صاحب کہتے ہیں: "سیدۃ نساء اہل الجنہ وسیدۃ نساء العالمین بضعۃ الرسول سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے بارے میں ایک بحث کے دوران علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب نے ایک جملہ بولا اگرچہ شرعی طور پر اس میں کوئی بے ادبی نہیں تھی۔"

چونکہ ان تمام حضرات کے نزدیک اشرف جلالی کا فیصلۂ قضیۂ فدک، درست اور صواب تھااور ان کے نزدیک شرعی طور پر اس میں کوئی بے ادبی نہیں تھی لہٰذا توبہ یا رجوع کیسے کرواتے اور کس چیز سے کرواتے یہی وجہ ہے کہ اس پورے پروگرام کو شرعی فیصلہ قرار دیا گیا ایک بار بھی توبہ، رجوع کا لفظ ادا نہیں کیا گیا البتہ عوامی دباؤ کی بنیاد پر تمام قاضی صاحبان (۲۶ شخصیات) کے مشورے سے مرکزی قاضی ڈاکٹر جلالی صاحب کا سابقہ فیصلہ قائم رکھتے ہوئے فیصلے میں کہے گئے جملے تبدیل کر دیئے یہی وجہ ہے فیصلہ ساز کمیٹی نے، سیدنا صدیق اکبر کی طرح سیدہ کونین کے بھی حق پر ہونے کا بیان نہیں دیا اور نہ ہی ان کے خطا سے بری ہونے کا قول کیا بلکہ اپنے فیصلے میں ڈاکٹر جلالی کے فیصلے کو باقی رکھتے ہوئے عوام کی تسلی کے لئے صرف فیصلہ میں بیان کردہ جملہ واپس لینے پر اکتفاء کیا گیا چنانچہ اس فیصلے میں صرف جملہ واپس لے کر دوسرے جملے سے تبدیل کر دیا گیا، اس طور پر کہ معنی و مفہوم وہی سابقہ والا قائم و باقی رہے گا، مفتی منیب الرحمٰن صاحب اجتماعی فیصلہ پڑھتے ہوئے کہتے ہیں:

"لیکن مسئلہ کی حساسیت کے پیش نظر اہل سنت و جماعت میں ایک اضطراب پیدا ہوا اور فیما بین المسلک ایک ناخوشگوار صورتحال پیدا ہوئی۔ بعض اکابر اہل سنت ایک عرصے سے خالص اللہ تعالی اور اس کے رسول مکرم ﷺ کی رضا کے لیے اہل سنت وجماعت کو اس ابتلاء سے نکالنے کے لیے کوشاں تھے الحمدللہ علی احسانہ اللہ تعالی نے ان کی مساعی جمیلہ کو ماجور و مشکور فرمایا اور مندرجہ بالا تحریر کے ذریعے علامہ ڈاکٹر اشرف آصف جلالی نے اپنے اس جملے کو مکمل طور پر واپس لے لیا اور حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علی ابیہا وعلیہا سے بھی بصمیم قلب معافی کے خواستگار ہوئے یہ ان کی حق پسندی کی دلیل ہے ہم اس پر ان کی تحسین کرتے ہیں اور اپنے سمیت سب کے لیے استقامت کی دعا کرتے ہیں"

اس کے بعد ڈاکٹر جلالی کے اس وضاحتی اور سابقہ موقف کے مطابق دیئے گئے بیان کو اہل سنت و جماعت کے مسلّمات کے مطابق قرار دیا اور تحکم کے ساتھ نتیجہ سناتے ہوئے کہتے ہیں: "ہمارے نزدیک اہل سنت و جماعت کے مسلّمات کے مطابق یہ مسئلہ حل ہو گیا ہے اور اب اس باب کو ہمیشہ کے لیے بند کر دیا جائے."

سوال نمبر ۴۲: ان ۲۶ حضرات کا ڈاکٹر جلالی کے قضیہ فدک کے سابقہ فیصلہ کو برقرار رکھتے ہوئے "شرعی فیصلہ" کے نام پر یہ بیان دینا (شرعی طور پر اس میں (جب مانگ رہی تھیں تو خطاء پر تھیں: ڈاکٹر جلالی) کوئی بے ادبی نہیں تھی: شرعی فیصلہ) یہ کن مسلّمات کے مطابق ہے؟ اور سیدہ کونین رضی اللہ عنہا کے قبلِ حصولِ مخصص، عموم قرآنی پر بمقتضائے شریعت عمل کی بنیاد پر انہیں مسلّماتِ اہلِ سنت کے مطابق خطاپر کہنا یا ماننا، شرعاً کیسا ہے؟

خلاصہ کلام یہ کہ ڈاکٹر جلالی صاحب نے اپنے پورے بیان میں کہیں توبہ کا لفظ تک استعمال نہیں کیا اور ہوتا بھی کیوں وہ اور یہ ۲۶ حضرات ان کی سابقہ فیصلہ کو درست اور ٹھیک سمجھتے ہیں جیسا کہ ڈاکٹر جلالی صاحب اپنے اس فیصلے کے درست ہونے کی وضاحت کرتے رہے، توجیہات پیش کرتے رہے ہاں البتہ جملے کی قطع و برید کا الزام لگا کر سامع و قاری کی کج فہمی و غلط فہمی کی بنیاد پر سابقہ فیصلہ برقرار رکھتے ہوئے اس کے جملے کی تبدیلی کا اعلان کیا نیز سامع و قاری کے غلط تاثر اور ان کی غلط فہمی قرار دے کر مشروط طور پر معافی کے خواستگار ہوئے جبکہ ۲۶ حضرات کی جیوری نے تو انہیں کلین چٹ ہی دے دی کہ قضیہ فدک کا فیصلہ کرنے والے قاضی ڈاکٹر جلالی کا یہ فیصلہ (خطا پر تھیں جب مانگ رہی تھیں خطا پر تھیں) ٹھیک تھا، درست تھا، شرعی طور پر اس میں کوئی بے ادبی نہیں تھی چنانچہ انہوں نے لکھا: (" سیدۃ نساء اہل الجنۃ وسیدۃ نساء العالمین بضعۃ الرسول سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے بارے میں ایک بحث کے دوران علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب نے ایک جملہ بولا اگرچہ شرعی طور پر اس میں کوئی بے ادبی نہیں تھی": شرعی فیصلہ)

اور یوں یہ ۲۶ حضرات بھی جلالی ہی کے فیصلہ کے حامی و موید ہو گئے اور ان کے پیروکار ہو گئے یہی وجہ ہے کہ ان کی مجلس نہ شرمندگی کی مجلس تھی نہ توبہ و تجدید ایمان کی بلکہ تحسین باہمی پر مشتمل تھی اور ان سب نے مل کر ایک متفقہ فیصلہ دیا جس کے مطابق سیدہ کونین خطا پر تھیں اور اشرف آصف جلالی کا جملہ درست و صواب اور اس میں کوئی شرعی بے ادبی نہیں تھی اور یہ اس جیوری کا فیصلہ ہے لہٰذا اس تقریب کو شرعی فیصلہ کا نام دیا

سوال نمبر ۴۳ : سیدہ کونین رضی اللہ عنہا کے قبلِ حصولِ مخصص، عمومِ قرآنی پر بمقتضائے شریعت عمل کو بر سر منبر خطا پر، کہنا، اس پر ڈٹے رہنا اور وقوع خطا کے موقف کو دین سمجھنا، عقیدہ بتانا، اسلام کا تحفظ کہنا، کیا سیدہ پاک رضی اللہ عنہا اور سرکار دو عالم کو اذیت پہنچانا نہیں ہے؟ اور سیدہ پاک رضی اللہ عنہا اور سرکار ﷺ کو اذیت پہنچانا شرعا کیسا ہے

سوال نمبر ۴۴ : کیا کوئی مسلمان قضیہ فدک میں سیدہ کونین رضی اللہ عنہا کے لئے قولِ وقوع خطا کو شرعی بے ادبی سے مبراء قرار دے کر جائز ٹھہرا سکتا ہے؟ اور کیا کسی مولوی یا مفتی کو زیب دیتا ہے کہ وہ قضیہ فدک پر فیصلہ یا نتیجہ سنائے اور بعنوان ''شرعی فیصلہ'' مطالبۂ فدک کو فعل خطا کہنے کو جائز ٹھہرائے؟ کیا وہ تمام ۲۶ حضرات جنہوں نے درج بالا تفصیل کے باوجود ڈاکٹر جلالی کو کلین چٹ دیتے ہوئے یہ کہا/لکھا کہ :

(سیدۃ نساء اہل الجنۃ وسیدۃ نساء العالمین بضعۃ الرسول سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے بارے میں ایک بحث کے دوران علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب نے ایک جملہ بولا (خطا پر تھیں جب مانگ رہیں خطا پر تھیں) اگرچہ شرعی طور پر اس میں کوئی بے ادبی نہیں تھی : شرعی فیصلہ)

یعنی ان حضرات کا فیصلہ ہے کہ سیدہ کونین کے لئے ڈاکٹر جلالی کا یہ کہنا کہ (خطا پر تھیں جب مانگ رہیں خطا پر تھیں) شرعی طور پر اس میں کوئی بے ادبی نہیں ہے، ان کے نزدیک یہ درست و جائز بات ہے (نعوذباللہ) یہ فیصلہ کرنے کا حق اور اختیار انہیں کس نے دیا ہے کہ سیدہ کونین رضی اللہ عنہا، خطا پر تھیں نعوذباللہ؟ انہیں کس نے قضیہ فدک کے فیصلہ کے لئے قاضی یا فیصل مقرر کیا ہے؟

اور کیا ان کا یہ بیان سیدہ کونین رضی اللہ عنہا، اور ان کے والد ماجد سیدنا رسول اللہ خاتم الانبیاء ﷺ کے لئے باعث ایذاء نہیں ہے؟ اور ان مبارک و مقدس ہستیوں کو ایسا فیصلہ کرکے ایذا نہیں پہنچائی گئی؟

جن حضرات نے جلالی صاحب کے جملے کو جائز و درست ٹھہرایا اور انہیں کلین چٹ دی ان پر شرعا کیا حکم لگتا ہے؟

(39)توبہ کا شرعی طریقہ

اتمام حجت کے لئے ان سب کے سامنے توبہ کا شرعی و درست طریقہ پیش کر رہے ہیں جو اب ان سب پر فرض ولازم ہے چنانچہ اعلی حضرت بریلوی نور اللہ مرقدہ بیان فرماتے ہیں:

ان ارکان التوبۃ ثلثۃ: الندامۃ علی الماضی و الاقلاع فی الحال والعزم علی عدم العود فی الاستقبال

یعنی توبہ کے ارکان تین ہیں

(۱) گزشتہ جرم پر ندامت یعنی نادم وشرمسار ہونا

(۲) موجودہ طرز عمل کو درست رکھنا اور گناہ کا ازالہ و بیخ کنی کرنا

(۳) آئندہ کے لئے گناہ نہ کرنے کا پختہ عزم کرنا

مزید آگے حقوق العباد کے حوالے سے مزید شرائط بیان کرتے ہوئے تفصیل لکھتے ہیں اور آخر میں رقمطراز ہوتے ہیں:

وان کانت المظالم فی الاعراض کالقذف و الغیبۃ فیجب فی التوبۃ فیھا مع قدمناہ فی حقوق اللہ تعالی ان یخبر اصحابھا بما قال من ذلک و یتحلل منھم

یعنی اگر مظالم کا تعلق عزت وغیرہ سے ہو، جیسے کسی کو گالی دینا، غیبت کرنا تو ان میں وجوبِ توبہ اس شرط سمیت جو ہم نے حقوق اللہ کے ضمن میں بیان کئے ہیں یہ ہے کہ جو کچھ اس نے ان کے بارے میں کہا انہیں اس جرم پر اطلاع دے اور ان سے معافی مانگے

اپنے ایک خطاب میں خود مفتی منیب الرحمٰن نے ایک خطاب میں توبہ ورجوع کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

آج کل جب کوئی بات کہتا ہے حد شرع سے تجاوز کرتا ہے تھوڑا سا دباؤ پڑتا ہے کہتے ہیں اگر کسی کی دلازاری ہو تو میں معذرت چاہتا ہوں، یہ کوئی توبہ نہیں ہے، کوئی شریعت میں ایسی توبہ نہیں ہے جو اگر مگر کے ساتھ، اف اینڈ بٹ کے ساتھ، شرائط لگا کر کی جائے۔ یہ کوئی توبہ نہیں ہے۔ جس نے ریڈ لائن عبور کی ہے وہ غیر مشروط طور پر واپس آئے گا تو ٹھیک ہے، ویلکم، ہمارے سر آنکھوں پر....... اس لئے امام اہل سنت نے فرمایا کہ اس طرح کے لوگ کہ جو آج کوئی بات کہیں اور دباؤ پڑے تو دس دن بعد رجوع کر لیا، پھر دس دن بعد پھر وہی کریں، پھر دس دن بعد پھر وہی کریں ان کے مکائد مفاسد سے عوام اہل سنت کو بچایا جائے ان کو طویل عرصے تک عمل کے سانچے میں پرکھا جائے

اسی طرح سے یہ کوئی توبہ نہیں ہے کہ میں امام مجدد الف ثانی، امام احمد رضا قادری اور آل حضرت گولڑوی رضی اللہ عنہم کے مسلک پر قائم ہوں، توبہ ہو گئی۔ ایسا تو قرآن بھی موجود ہے، احادیث بھی موجود ہیں، تمام ذخائر موجود ہیں۔

توبہ کیلئے شرط کیا ہے؟ سب سے پہلے اعترافِ گناہ۔ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعترَفَ ذنْبه ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ کہ جب بندہ اپنے گناہ کا اعتراف کرے، کنفیشن کرے، اقرارِ جرم کرے اور پھر آکر توبہ کرے تو پھر توبہ ہو گی

اور یہ بھی نہیں، مجمع میں توہین کی جائے اور کوئی صاحب ٹیلی فون کریں کہ میرے پاس بیٹھ کر اس نے معذرت کر لی ہے امام اہل سنت نے فرمایا کہ توبۃ السر بالسر وتوبۃ العلانیۃ بالعلانیۃ، پوشیدہ کوئی بات کی ہے تو پوشیدہ توبہ کر لو، پبلک میں اسٹیج پر کی ہے تو پبلک میں آکر اس کی توبہ کرنی ہو گی

اور اس پر نادم ہونا. کیوں؟ الندم توبۃ. ندامت کے بغیر، جسٹی فیکیشن نہیں، اس لئے کہ معذرت تو یہ ہے ناں کہ کسی چیز کا عذر پیش کرنا.

جسٹی فی کیشن، جواز، دلیل یہ تو شیطان نے کیا تھا ...... اس لئے کہ جب اللہ کے رسول سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ یہ جو اللہ نے فرمایا یا ایھا الذین آمنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا. اللہ کے حضور خالص توبہ کرو، کیا ہے؟ اللہ کے رسول نے فرمایا جب وہ توبہ ایسی کر لے ثم لا یرجع الیہ کما لا یعود اللبن الی الضرع"

سب جانتے ہیں کہ ڈاکٹر جلالی صاحب اپنے سابقہ موقف پر آج بھی قائم ہیں جو کہ بنیادی طور پر ان کا فیصلہ تھا جس کی توثیق ۲۶ حضرات کی فیصلہ ساز کمیٹی نے بھی کی ہے، یہی وجہ ہے کہ جلالی صاحب نے پورے بیان میں کسی ایک مقام پر بھی سیدہ پاک کو سیدنا صدیق اکبر کی طرح حق پر نہیں کہا کیونکہ ان کا فیصلہ وہی ہے جو پہلے تھا بلکہ انہوں نے صاف صاف بتادیا کہ انہوں نے فیصلہ ساز کمیٹی کے کہنے پر صرف الفاظ بدلے ہیں اس کمیٹی نے ان کے باغ فدک کے فیصلہ کے درست ہونے کا نام نہاد شرعی فیصلہ جاری کیا ہے یوں یہ تمام حضرات اس قضیے میں ڈاکٹر جلالی کے پیروکار ہوئے اور جب ان کے نزدیک قاضی قضیہ فدک ڈاکٹر جلالی کا فیصلہ قضیہ فدک درست تھا، بے ادبی یا غلط نہیں تھا تو توبہ کس سے کراتے اس لئے اسے شرعی فیصلہ کہا گیا اور یہ ایسا شرعی فیصلہ ہے جس کے مطابق، سیدہ کونین کو خطا پر کہنے کا فیصلہ درست ہے بے ادبی نہیں ہے نعوذ باللہ

اتمام حجت کے طور پر ایک بار پھر بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ڈاکٹر جلالی سمیت اان تمام شرکاء فیصلہ اور ڈاکٹر جلالی کے تمام مطلق و مقید وکلاء سمیت ہر ہر حمایتی پر مذکورہ بالا طریقہ کار کے مطابق توبہ و تجدید ایمان فرض ہے، جیسا کہ مفتی عبدالمجید سعیدی صاحب نے بھی اپنے شرعی فتوی میں واضح طور بیان کیا واللہ ورسولہ اعلم بالصواب عزوجل وﷺ

چوتھا حصہ

بدلتی آراء یا سابقہ ہم نوائی؟ مویدین یا پیروکار کی چار اقسام

پہلی قسم: قولِ خطا کی تغلیط سے تائید تک

یہ وہ علماء ہیں جو ماضی میں جلالی صاحب کے جملے کو بے ادبی سمجھتے تھے اور توبہ ورجوع کو لازم قرار دیتے اور عدم توبہ ورجوع پر اعلان براءت واظہار بے زاری بھی کر چکے تھے ۲۶ میں سے اس میں ۵ ہی نام جگہ بنا سکے (۱) علامہ حافظ محمد عبدالستار سعیدی (۲) علامہ سید مظفر شاہ (۳) علامہ مفتی محمد عبدالعلیم سیالوی (۴) علامہ مفتی سید زین العابدین شاہ (۵) مفتی منیب الرحمٰن ہزاروی

(40) علامہ عبدالستار سعیدی

ڈاکٹر جلالی صاحب کے قول خطا کے آشکار ہونے کے ابتدائی دنوں میں علامہ حافظ عبدالستار سعیدی صاحب انہیں آمادہ رجوع کرنے کے لئے جانے والے اور رجوع سے مایوسی پر اعلان براءت کرنے والے علماء میں سر فہرست طور پر شامل تھے ان کی ایک آڈیو کال بھی سامنے آئی تھی جس میں انہوں نے ڈاکٹر جلالی کے جملے کے بارے میں واضح طور پر کہا کہ ہم یہ کہنے گئے تھے آپ کے جملہ سیدہ کی شان کے لائق نہیں، واپس لے لیں، مگر ڈاکٹر جلالی، جلال میں آگئے، طیش میں آگئے، (کہ خطا پر نہ ماننا تو رافضیت ہے لہٰذا مطالبہ رجوع خلاف شریعت، ہے) اور پھر قبلہ عالم اعلیٰ حضرت و پیر مہر علی شاہ صاحب پر الزام لگادیا کہ انہوں بھی ایسا کہا ہے، جس پر علماء کا وفد غصہ میں واپس آگیا اور ڈاکٹر جلالی سے اعلان براءت کر دیا،

چنانچہ علامہ عبدالستار سعیدی صاحب کہتے ہیں: "جلالی صاحب جلال میں خطاب کرتے ہوئے کوئی لفظ استعمال کر گئے، مگر لفظ کوئی ایسا استعمال کر گئے جو سیدہ زہرہ کی شان کے لائق نہیں۔ ان کو یہ کہا جائے کہ بس وہ لفظ صرف واپس لے لیں...... ہم تو ایک درخواست لے کے آئے ہیں، وہ لفظ جچتا نہیں، اس میں اہل سنت بھی پریشان ہے، وہ لفظ آپ واپس لے لیں۔ وہ پھر تھوڑا سا جلال میں آ گئے، جی یہ تو پھر رافضیت ہو گئی، تو یہ ہو گیا، تو وہ ہو گیا، تو یہ خلاف شریعت آپ مطالبہ لے کے آئے ہیں، ہم آ گئے واپس آ گئے...... بس وہ طیش میں کہا ہے کہ بزرگوں نے بھی لکھا ہے، اعلیٰ حضرت نے پیر مہر علی شاہ صاحب نے، تو ان سے بھی پھر رجوع کروانا پڑے گا...... وہ جو حضرات ساتھ تھے، انہوں نے سب نے وہ بھی سب غصے میں ہو گئے میں اٹھ کر آ گیا انہوں نے سب اس سے پھر براءت کر دی، ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں جب تک اس لفظ سے رجوع نہ کرے، اس کے استاد بھی... بھی، پیر کرامت حسین شاہ صاحب بھی، علی پور والے، نوید الحسن شاہ صاحب بھکھی شریف سے، ان سب نے وہاں براءت کر دی..... بڑا افسوس ہوا بڑا صدمہ ہوا مجھے کہ مختصر سی بات تھی"

ڈاکٹر جلالی سے علامہ عبدالستار سعیدی و علامہ سید مظفر حسین شاہ کا اعلان براءت

پس منظر و موقف والی تحاریر میں مکمل عبارت شامل کر دی گئی ہے یہاں بغرض اختصار، منتخب جملے پیش ہیں جن پر علامہ عبدالستار سعیدی صاحب اور علامہ سید مظفر حسین شاہ صاحب نے دست خط فرمائے لکھتے ہیں :

"ہمیں ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب کی طرف سے ایک نشست کے لیے بلایا گیا جس میں ڈاکٹر جلالی صاحب سے عرض کی گئی۔ ہم آپ کی خدمت میں صرف ایک درخواست لے کر آئے ہیں کہ آپ اہل سنت و جماعت کے وسیع تر مفاد کے لیے اپنے جملے فدک کا مطالبہ کرتے ہوئے سیدہ خطا پر تھیں" سے رجوع کریں تاکہ اضطراب ختم ہو، لیکن ڈاکٹر جلالی صاحب نہیں مانے..... مسئلہ فدک میں خلیفہ اول امیر المومنین افضل البشر بعد الانبیاء والمرسلین یار غار د مزار سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ اور سیدہ کائنات حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا ہر دو کی طرف "خطا" کی نسبت کسی طرح نہیں کی جاسکتی۔ ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب اپنے ان الفاظ سے (کہ جس میں انہوں نے وضاحت کے طور پر یہ جملہ کہا کہ "جب سیدہ فدک کا مطالبہ کر رہی تھیں تو خطا پر تھیں جب تک شرعی تقاضوں کے مطابق توبہ اور رجوع نہیں کرتے، ہم ان سے بیزاری اور براءت کا اعلان و اظہار کرتے ہیں۔" انتہی

(41)علامہ سید مظفر حسین شاہ

ماضی میں علامہ سید مظفر حسین شاہ صاحب کھل کر ڈاکٹر جلالی صاحب کے قول خطاپر توبہ ورجوع کے قائل ہوا کرتے تھے بلکہ کراچی سے پہلی فلائٹ لے کر ڈاکٹر جلالی صاحب کو توبہ و رجوع کروانے آئے تھے اور اس وقت آپ کی ایک یہ تحریر بھی سوشل میڈیا آئی تھی: "قضیہ فدک میں نہ صدیق اکبر غاصب و ظالم تھے اور نہ سیدۃ النساء، خطاو غلطی پر، لہذا ہر وہ لفظ جو قلب وروح پر بار وعار بنے اس سے زبان کو، فکر کو باز رکھنا لازم و موکد ہے، ارتکاب کی صورت پر رجوع الی اللہ سعادت و تقاضائے محبت ووفاداری ہے در صحابہ وآل رسول کا بھکاری، احقر العباد سید مظفر شاہ قادری.

علاوہ ازیں ایک بیان میں ڈاکٹر جلالی صاحب کے قول خطا کا رد و نکار کرتے ہوئے، اسے بے ادبی پر محمول کرتے ہوئے خطاب میں کہتے ہیں: "نہ ہم زہراء پاک کو خطاوالی کہتے ہیں، نہ ہم زہراء پاک کو خطاوالی کہتے ہیں، نہ کسی صحابی کے لئے معاذ اللہ جہنمی یا غلط لفظ سنتے ہیں، کیونکہ دونوں کا ادب ہم پر لازم ہے اور ضروری ہے پھر بھی، اس ادب میں بھی حفظ مراتب ہے، جو بڑا ہے وہ بڑا ہے جو اس کے معاملے میں چھوٹا ہے چھوٹا ہے، لیکن ہمارے معاملے میں سب بڑے ہیں"

ڈاکٹر جلالی کے قول خطا کے آغاز کے دنوں میں بھکھی شریف میں اپنے ایک قدرے تفصیلی خطاب کے موقف کی تغلیط کے بغیر محض الفاظ کی تبدیلی کو ناقابل قبول قرار دیتے ہیں، اور بیان کرتے ہیں ڈاکٹر جلالی تو اپنے موقف کے تبدیل کرنے کو رفض کہتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں:

ایک لفظ واپس لینے سے سارے معاملات حل ہوتے ہیں اور وہی تقاضہ مودبانہ طور پر جو کیا گیا ہے وہ یہی ہے، اگر خطا سے ہٹ کر، نہیں فلاں بزرگ نے فرمادیا، لفظوں کی تبدیلی سے رجوع ہو گیا، تو کیا آپ نے رجوع قبول کیا اس کو؟ کہا: نہیں کیا، تو بزرگ کا کلپ کیوں کیوں چلایا؟ نہیں سمجھے آپ میری بات، مجھے ابھی آتے ہوئے ایک اتنا بڑا میسیج ایک ہمارے رضوی دوست کا آیا، اور پوری تفصیل لکھی کہ محدث کبیر نے ارشاد فرمایا کہ لفظوں کی تبدیلی، میں نے کہا یہ بھی محل نظر ہے ابھی، کہ یہ کیا ہے، ہم حضرت سے پوچھیں گے، رابطہ نہیں ہو پارہا، پوچھیں گے، معاملہ سمجھائیں گے، ہم پاکستان میں چنے نہیں بیچ رہے..... ہم پوچھیں گے حضرت آپ نے فرمایا مقصد کیا تھا حضرت؟ کیا کہنا چاہتے تھے؟ لفظوں کی تبدیلی کو اگر آپ رجوع پر ظاہر بھی رکھیں، تو کیا جناب والا (ڈاکٹر جلالی) تنزل فرما کر اسے رجوع سمجھتے ہیں، کہا یہ تو رفض ہے، تو میں نے کہا، پھر کلپ چلانے کی کیا ضرورت ہے؟.... بندہ نہیں ضائع کرنا چاہتے ہمارے بزرگ، تعلیمات کا احسان رکھنا چاہتے ہیں،..... سیدہ زہراء کا احسان رکھتے ہوئے لفظ واپس لے لئے جائیں

ایک اور مقام پر خطاب میں سیدہ کونین کے محفوظ عن الخطا ہونے کا بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

”حضرت داتا صاحب لکھتے ہیں کہ امام اعظم سے کبھی خطا نہ ہوئے، کیوں؟ کہا وہ حضور کے قرب میں ایسے پہنچے تھے کہ حضور کی صفات میں محو ہو گئے، میں نے کہا جو حضور کی صفات میں محو ہو جائے وہ اسی ہجری میں پیدا ہو اور صحابی نہ ہو اہل بیت نہ ہو، لیکن حضور کی صفات کا مظہر ہونے سے، خطا سے وہ محفوظ ہو جائے، جو خونِ جگر ہو، بضعۂ رسول ہو، اللہ اکبر ان کا مرتبہ و مقام کیا ہو گا، اس کو دیکھنے کے لئے منزل ہی صوفیاء کی ہے“

نجانے اب ایسا کیا ہوا کہ جناب علامہ عبد الستار سعیدی صاحب اور علامہ سید مظفر شاہ صاحب نے اپنے اعلان توبہ ور جوع، اور بیزاری وبراءت سے یہ لکھ کر رجوع کر لیا کہ

(سیدۃ نساء اہل الجنہ و سیدۃ نساء العالمین بضعۃ الرسول سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے بارے میں ایک بحث کے دوران علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب نے ایک جملہ بولا اگرچہ شرعی طور پر اس میں کوئی بے ادبی نہیں تھی :شرعی فیصلہ)

جو جملہ پہلے سیدہ پاک کی شان کے لائق نہیں سمجھتے تھے اس بیان میں اسے درست قرار دے دیا اور اپنے طور پر ڈاکٹر جلالی کو ان کے تمام متنازع اور قابل گرفت بیانات کے باوجود کلین چٹ دے دی، یہ تو علامہ عبد الستار سعیدی و علامہ سید مظفر حسین شاہ ہی بتا سکتے ہیں؟

علامہ مفتی محمد عبدالعلیم سیالوی اور علامہ مفتی سید زین العابدین شاہ

جامعہ نعیمیہ لاہور کے فتویٰ کے اقتباسات

...مکتوبہ بالا تصریحات کے بعد اب ہم زیر بحث اصل مسئلہ کی طرف آتے ہیں حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ جگر گوشۂ رسول خاتونِ جنت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سلام اللہ علیہا خلیفۂ اول حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے باغ فدک کا بطور میراث مطالبہ کرنے میں حق بجانب تھیں کیونکہ اس سے قبل وراثت کے احکام نازل ہو چکے تھے اور سیدہ پاک سمجھ رہی تھیں کہ اس باغ میں سے بطور وراثت میرا حق ہے لیکن آگے سے جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حق بصورت حدیث رسول سنا تو سیدہ پاک خاموش ہو گئیں اور دوبارہ کبھی بھی باغ فدک کا مطالبہ نہیں کیا، ان کا سکوت اطاعت حدیث رسول ہے.....

...... حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و سیدہ خاتون جنت رضی اللہ تعالہ عنہا و سلام اللہ علیھا کے مطالبہ باغ فدک کے بارے یہ کہنا کہ " جب مانگ رہیں تھیں خطا پر تھیں سیدہ پاک کے متعلق لفظ خطاء مطلقا استعمال کرنا درست نہیں کیونکہ اس مطالبہ سے قبل حدیث مبارک (ہمارا وارث نہیں بنایا جائے گا ہم نے جو کچھ چھوڑا ہے وہ صدقہ ہے) سیدہ پاک کے علم میں نہیں تھی اور عدم علم کی صورت میں مطالبہ یا سوال کرنا خطا نہیں ہوتا اس پر قرآن و حدیث میں شواہد موجود ہیں۔

مذکور فی السوال شخص نے سیدہ پاک کی طرف جو لفظ خطاء کی نسبت کی ہے، اس میں شخص مذکور خود خطاکار ہے اس پر اعلانیہ توبہ لازم ہے نیز علماء کرام کے مطلع کرنے پر خطاء کو خطائے اجتہادی قرار دینے کا بھی یہ موقع نہیں کیونکہ اس مسئلہ میں نہ خطاء بنتی ہے نہ خطائے اجتہادی

اور سیدہ پاک رضی اللہ عنہا کی رسول مکرم ﷺ سے جو نسبت ہے وہ ہر آن ہر لحظہ اہل ایمان کے پیش نظر رہنی چاہیے۔ حضرات صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالی عنہم سے ہمارا ایمانی رشتہ ہے انکے بارے تعظیم و توقیر اور ادب پر مبنی الفاظ استعمال کئے جائیں خصوصاً سیدہ طیبہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سلام اللہ علیھا کے بارے کیونکہ انہیں رسول اللہ ﷺ سے جو نسبت حاصل ہے کسی اور کو نہیں ہے۔ امام اہل سنت مجدد دین وملت مفتی اعظم ہند امام احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ صحابہ اور اہل بیت کے بارے اپنی عقیدت کا اظہار یوں کرتے ہیں۔ اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور... نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

نوٹ: علماء و خطباء و واعظین کی خدمت میں عرض ہے کہ حضرات صحابہ کرام واہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب بیان کرنے کو اپنا شعار بنائیں یہی طریقہ اسلاف رہا ہے اور ان نفوس قدسیہ کے درمیان ہونے والے مشاجرات و منازعات کو ہر گز ہر گز اپنا موضوع سخن نہ بنائیں کیونکہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کے تعلق کو جب ہم بنظر عمیق دیکھتے ہیں تو ہمیں یہ سب شیر و شکر نظر آتے ہیں .

کتبہ مفتی محمد عمران حنفی ۳۰ جون ۲۰۲۰   الجواب صحیح: مفتی محمد عبد العلیم سیالوی

مویدین ومصدقین:

(۱) ڈاکٹر محمد راغب حسین نعیمی (۲) ابو الحسن مفتی محمد عارف حسین (۳) ابو الانوار مفتی محمد مدنی

(۴) مفتی سید علی زین العابدین کرمانی (۵) مفتی محمد فیصل ندیم شاذلی نعیمی

مفتی منیب الرحمٰن ہزاروی

اس پورے معاملے میں مفتی منیب الرحمٰن کی سب سے پہلی آمد ۶ جولائی ۲۰۲۰ کو ان کے اخباری کالم **"شعار اختلاف"** کے ذریعے ہوتی جس میں ان کے مبہم اور مؤول کلام کی وجہ سے ان پر شدید تنقید ہوتی ہے کیونکہ وہ اس میں اعلان براءت کرنے والوں کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے لکھتے ہیں : ....مجھے حیرت اس پر ہے کہ جن بزرگوں نے اعلانِ برات کیا ہے' انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ جو چیز اُن کے نزدیک کسی کی خطا یا لغزش ہے' وہ اصولِ اِفتاء کے اعتبار سے کس درجے کی ہے اور اس پر کیا حکم لگتا ہے۔......

حالانکہ اس عبارت سے چند سطور قبل مفتی منیب الرحمٰن اسی کالم میں خود لکھ چکے ہوتے ہیں کہ : "جس نے کفر کا ارتکاب کیا ہو یا ضروریاتِ دین میں سے کسی کا انکار کیا ہو یا ضروریاتِ مسلک اہلسنت وجماعت میں سے کسی بات کا انکار کیا ہو یا کوئی علانیہ حرام اور فسق وفجور کا ارتکاب کر رہا ہو' تو فقہی اعتبار سے ایسے اشخاص سے اعلانِ برأت ضروری ہو جاتا ہے..... "

بہرحال جب ان پر تنقید ہوتی ہے تو ۹ جولائی ۲۰۲۰ کو **"وضاحت"** کے عنوان سے ایک تحریر لکھتے ہیں جس میں اپنا موقف لکھتے ہیں جس کے مطابق ڈاکٹر جلالی، خود خطا پر ہیں چنانچہ لکھتے ہیں: سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، بَضْعَةُ الرَّسُول السَّيِّدَةُ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءِ رضی اللہ عنھا کے بارے میں ہم سب کا موقف وہی ہے جو جمہور علمائے اہلسنت کا ہے: بفضلہ تعالیٰ وہ "مَحْفُوظَةٌ عَنِ الْخَطَاءِ" ہیں اور "مَبْحُوثُ عَنْهَا" مسئلہ میں خطا کا اطلاق کرنا خود ایک خطا ہے اور جب سید المرسلین ﷺ نے فرمادیا: "فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي، تو اس کے بعد کسی کلام کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔

(42)ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب کا مفتی منیب الرحمٰن پر طنز

اس بیان کے آنے کے بعد ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب بہت نپے تلے انداز میں مفتی صاحب پر طنز کرتے ہوئے ان کے حوالے سے تقریر میں کہتے ہیں : لانچ ہو گئے ہیں یعنی تشریف لے آئے ہیں تو پہلے تو یہ تھا کہ صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں لیکن اب وہ جھانکے ہیں اس مسئلے کی طرف تو میں دست بستہ ان کا ہاتھ پکڑ کے ادب سے انٹر کر رہا ہوں کہ اندر تشریف لائیں اور اپنے علم وحکمت سے قوم کا یہ مسئلہ حل کریں یعنی یہ اپنا موقف تو دیں پھر یہ ہو گا کہ کون موقف کو مانتا ہے کون نہیں مانتا میں کوئی فیصل نہیں آپ کو بنا رہا لیکن آپ کی ذمہ داری تو ہے .... تو میں نے بڑے ادب سے درخواست کر دی ہے قبلہ مفتی اعظم سے کہ وہ اس سلسلہ میں پوری قوم کی رہنمائی فرمائیں اور دلائل سامنے لائیں تاکہ یہ جو الجھن ہے لوگوں کی اچھی طرح حل ہو سکے.

اور ایک تقریر میں یہ بھی کہا: کون کون سا دکھ چھیڑوں، سلمان تاثیر کی تعزیتیں کرنے والے بالاخر، تحریک لبیک کے چاچے مامے بنے، جب لفظ کوئی نہیں بول سکتا ہم نے قافلہ چلایا اور آگے جا کر ٹھیکے دار وہ بنے کتنے سال ہمارے لگے

پھر مفتی منیب الرحمٰن پر تنقید کا یہ سلسلہ نہیں رکا اور وقتا فوقتا خود جلالی صاحب اور ان کے ساتھی، دوسرے سنی حضرات کے ساتھ ساتھ مفتی صاحب کو بھی ہدف بناتے رہے چنانچہ مینار پاکستان پر منعقدہ جلسے میں جلالی صاحب نے انتہائی جوش اور غصے میں کہا: جب غازی صاحب کی تحریک چل رہی تھی کہاں مرے ہوئے تھے یہ، وزارتوں کے مزے لے رہے تھے، کوئی پیپلز پارٹی میں بیٹھ کر فاتحہ خوانی کر رہا تھا، کوئی مصلے پر بیٹھ کر تعزیت کر رہا تھا ٹی وی پے، ہم معاف نہیں کریں گے کسی کو"

اسی طرح مفتی منیب الرحمٰن کی جانب سے سیاست معاویہ زندہ باد کے نعرے سے اعلان براءت کرنے پر ڈاکٹر صاحب نے مفتی منیب کا ان الفاظ میں رد کیا: یہ لوگ آج فتوی کی زبان والے، امیر معاویہ کی سیاست سے براءت کرنے لگے، کس کا پریشر ہے ان پر کیا چند گالیوں سے ڈر گئے، یا کالے کالے جو ہیں ان کی طرف سے ڈر گئے، تو پھر دین پہ پہرا کون دے گا، اگر گالیوں سے بچاؤ مقدم ہے اور صحابہ کی شانیں چھپتی ہیں تو چھپ جائیں تو پھر ایسی زندگی کی کیا ضرورت ہے..... یہ تو صرف سیاست کا لفظ تھا نعرہ تو یہ بھی لگنا چاہئے تھا خلافت معاویہ زندہ باد، نعرہ تو یہ بھی لگنا چاہئے اگر کوئی منکر ہو ولایت معاویہ زندہ باد....

مفتی منیب الرحمٰن صاحب کے بارے میں معروف ہے کہ وہ پریشر برداشت نہیں کر پاتے ڈاکٹر جلالی صاحب کے اس طرح کے براہ راست تنقیدی حملوں کے بعد مفتی منیب الرحمٰن بالکل خاموش ہوگئے حالانکہ وہ خود یہ تسلیم چکے تھے کہ ڈاکٹر سیدہ پاک کی شان میں خطا کا اطلاق کرنے کی وجہ سے ڈاکٹر جلالی خطا پر ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ ادب تو ہے نہیں کہ مقدس ہستی کو بلا وجہ خطا پر کہا جائے، لہٰذا اس کا بے ادبی ہونا بھی متعین ہے، لیکن جلالی صاحب کی طرف سے مفتی منیب الرحمٰن بن فاضل و مناظر دیوبند قاضی حبیب الرحمٰن کو بارہا للکارنا، سلمان تاثیر کی تعزیت، قاری حنیف جالندھری صاحب کی اقتداء، نیاز نقوی کے مرنے پر دعائے خیر، مفتی تقی عثمانی صاحب کے پوتے کو ان کے اسلاف کے نقش قدم کی دعائیں، اشرف علی تھانوی کے نواسہ کے ہمراہ دیوبندی مسلک کی مسجد کا افتتاح، وغیرہ یہ ایسے معاملات تھے کہ اب مفتی منیب الرحمٰن نے ڈاکٹر جلالی کے معاملے پر مکمل خاموشی اختیار کرلی لیکن تحریک لبیک پر پابندی کے بعد نجانے ایسا کیا ہوا کہ جناب مفتی منیب الرحمٰن صاحب نے اپنے سابقہ موقف

(خطا کا اطلاق کرنا خود ایک خطا ہے: مفتی منیب، ۹ جولائی ۲۰۲۰) سے یہ لکھ کر رجوع کرلیا کہ (علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب نے ایک جملہ بولا اگرچہ شرعی طور پر اس میں کوئی بے ادبی نہیں تھی: مفتی منیب، نومبر ۲۰۲۵)

یعنی جو جملہ پہلے خطا سمجھتے تھے اس بیان میں اسے درست قرار دے دیا اور اپنے طور پر ڈاکٹر جلالی کو ان کے تمام متنازع اور قابل گرفت بیانات کے باوجود کلین چٹ دے دی،

حالانکہ مفتی منیب صحابہ کرام کے حوالے سے اپنا عقیدہ (حکایتاً، تعریضاً، توریتاً، صحابی کی توہین کرے گا تو یہ کسی بھی درجے میں اہل سنت کو قابل قبول نہیں ہے: مفتی منیب)

بیان کر چکے تھے لیکن شاید اب وہ سیدہ پاک کو صحابہ کے حکم میں شامل نہیں سمجھتے اس لئے حکایتاً، کنایتاً، تعریضاً والے حکم کا اطلاق سیدہ پاک کے لئے نہ کرتے ہوں اسی لئے جلالی کے موقف کو درست کہہ دیا اور یہ بھی واضح رہے کہ صرف مفتی منیب الرحمٰن صاحب تبدیل نہیں ہوئے

بلکہ دوسری طرف ڈاکٹر جلالی صاحب نے بھی تحسین باہمی کی ذمہ داری کرتے ہوئے مفتی منیب الرحمٰن بن قاضی حبیب الرحمٰن فاضل و مناظر دیوبند کے علی الاعلان سلمان تاثیر کی تعزیت سے لے کر قاری حنیف جالندھری صاحب کی اقتداء، اشرف علی تھانوی کے نواسے کے ہم راہ دیوبندی مسجد کے افتتاح، نیاز نقوی کے مرنے پر دعائے خیر، مفتی تقی عثمانی کے پوتے کو ان کے اسلاف کے نقش قدم کی دعاؤں جیسے تمام معاملات کو یکسر بھلا کر انہیں، سائبان قرار دے دیا چنانچہ ڈاکٹر جلالی نے کہا: (حضرت قبلہ مفتی محمد منیب الرحمن صاحب ہزاروی "جو نہایت ہی علالت کے باوجود سفر کی مشکلات برداشت کرنے کے باوجود یہاں تشریف فرما ہوئے۔ یقیناً اس وقت آپ اہل سنت وجماعت کے لیے ایک سائبان کی حیثیت رکھتے ہیں اللہ تبارک وتعالی آپ کا سایہ تا دیر سلامت فرمائے)

اور مفتی صاحب نے بھی ڈاکٹر جلالی کو کلین چٹ دینے کے بعد ببانگ دہل اعلان کر دیا:

(ہم حکومتی اداروں اور انتظامیہ کو بھی مطلع کرتے ہیں کہ علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی اور اہل سنت وجماعت کے مرکزی ادارے یعنی مین اسٹریم کا حصہ ہیں اور ملک بھر میں ان کی تبلیغی سرگرمیوں میں کسی طرح کی کوئی رکاوٹ نہ ڈالی جائے ورنہ اسے اہل سنت وجماعت کے خلاف اقدام تصور کیا جائے گا یہ پاکستان میں اہلسنت وجماعت کے نمائندہ شخصیت ہیں: مفتی منیب)

یقیناً جانبین کے نظریات میں یہ ناقابل یقین اور غیر منطقی تبدیلی، حیران کن بھی ہے چشم کشا بھی، عام لوگ اسے ترجیح مفادات، مصلحت باہمی سے لے کر نجانے کن کن الفاظ سے یاد کر رہے ہیں، اس حوالے سے اصل بات یہ دونوں حضرات بہتر بتا سکتے ہیں.

دوسری قسم

مستور سے موید تک

شرعی فیصلہ کے عنوان سے موجود تحریر کی فہرست میں شامل بعض حضرات کی ڈاکٹر جلالی صاحب کے قول خطا کے حوالے سے ماضی میں کیا رائے تھی یا ان کے رجحانات کیا تھے، نہیں معلوم، ان حضرات کا ماضی ہمارے لئے مستور ہیں، وہ خود ہی بتا سکتے ہیں آیا وہ پہلے ڈاکٹر صاحب کے قول خطا کو بے ادبی سمجھتے تھے یا پہلے بھی ان کے قول میں انہیں شرعا کوئی بے ادبی نظر نہیں آتی تھی

(۱)علامہ مفتی محمد اکمل مدنی (۲)علامہ مفتی محمد اسماعیل نورانی (۳)علامہ مفتی محمد وسیم اختر المدنی (۴)علامہ مفتی محمد اسماعیل ضیائی

(۶)علامہ مفتی ندیم اقبال(۷)علامہ صاحبزادہ مفتی محمد جان نعیمی

ممکن ہے یہ پہلے سے ہی ان کے مویدین میں شامل ہوں بصورت دیگر ان پر لازم ہے کہ اظہار فرمائیں کہ انہوں نے ڈاکٹر جلالی کے متنازع وگستاخانہ جملوں کو کلین چٹ دیتے ہوئے یہ کیسے کہہ دیا کہ (اگرچہ شرعی طور پر اس میں کوئی بے ادبی نہیں تھی: شرعی فیصلہ)

تیسری قسم

غیر علماء مویدین

اکابر علمائے اہل سنت کے عنوان میں شامل ایسے تین حضرات کو بھی شامل کیا گیا جن کا بطور عالم تعارف نہیں، ایک پیر صاحب ہیں اور دو مرحوم علماء کے بیٹے ہونے کی شناخت کے علاوہ کوئی علمی پہچان نہیں رکھتے، اور اپنے والد محترم کی نسبت کی وجہ سے مشہور مدارس کے مہتمم ہیں۔ (۱) حضرت پیر سید ظفر اقبال عابد (۲) مولانا صاحبزادہ ریحان امجد نعمانی (۳) صاحبزادہ محمد عبدالمصطفیٰ ہزاروی

چوتھی قسم

خاطئین سابقین

اکابر علمائے اہل سنت کے عنوان میں 12 ایسے حضرات شامل ہیں جو شروع دن سے، کھلم کھلا، واضح طور پر ڈاکٹر جلالی کے حمایتی یا قول خطا کے مبلغ رہے ہیں اور ان کے حق میں تقریریں کرتے رہے اور ان کے موقف کی ترویج کرتے رہے ان میں (۱) علامہ مفتی حبیب احمد نقشبندی (۲) علامہ پیر محمد عبدالرشید اویسی (۳) علامہ میاں صغیر احمد نقشبندی (۴) علامہ میاں تنویر احمد نقشبندی (۵) علامہ مفتی محمد سعید قمر سیالوی (۶) علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی (۷) علامہ مفتی احسان اللہ نقشبندی (۸) علامہ مفتی محمد لطف اللہ نوری (۹) مفتی محمد ابراہیم قادری (۱۰) علامہ مفتی محمد رضوان احمد نقشبندی (۱۱) علامہ ڈاکٹر مفتی حق النبی سکندری (۱۲) علامہ مفتی محمد الیاس رضوی شامل ہیں

اب ایسے افراد کا ڈاکٹر جلالی صاحب کو کلین چٹ دینا ایسا ہی ہے کہ ڈاکٹر جلالی اپنے حق میں خود ہی بیان جاری کردیں کیونکہ یہ تمام تو پہلے ہی سے خود ان کے حکم میں داخل و شامل ہیں

(43) پیر عبدالرشید اویسی مرکزی رہنما تحریک صراط مستقیم

ڈاکٹر جلالی صاحب کی تحریک لبیک یارسول اللہ اور تحریک صراط مستقیم کے مرکزی رہنما ہیں اور جب ڈاکٹر جلالی نے پہلی بار قولِ خطا کیا تھا تو یہ اس وقت بھی ان ساتھ اسٹیج پر براجمان تھے اور اس قول کے پہلے لمحے سے ڈاکٹر جلالی کے حمایتی و موید رہے ہیں پیر عبدالرشید اویسی صاحب نے ۷ دسمبر ۲۰۲۵ کو عزم استقامت کنونشن میں مرکز صراط مستقیم کے اسٹیج پر ڈاکٹر جلالی صاحب کے لئے کہا: ہم اس وقت ایک ایسے عظیم قائد کے زیر سایہ ہیں جو قائد ملت اسلامیہ فیصلہ فرماتے ہیں:

ایک فیصلہ قبلہ قائد ملت اسلامیہ نے فرمایا، اس فیصلے پر بہت سارے مطمئن ذہن بھی، وقتی طور اس فیصلے پر مطمئن ہونے میں کچھ تردد کا شکار ہو جاتے ہیں لیکن جب وقت گزرتا ہے تو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ قائد ملت اسلامیہ کا کیا ہوا وہ فیصلہ۔ وہ روز روشن کی طرح واضح ہو کر یہ بتاتا ہے کہ آج سے سال دو سال تین سال پہلے، قائد ملت اسلامیہ نے جو فیصلہ فرمایا تھا، اللہ کے فضل سے وہ فیصلہ بالکل برحق فیصلہ تھا، یہ ہے ہمارے قائد ملت اسلامیہ کی دور اندیشی، یہ قبلہ قائد ملت اسلامیہ کی دور اندیشی ہے

اس بیان میں واضح طور پر ڈاکٹر جلالی صاحب کے قول خطا، کو ایسا برحق فیصلہ قرار دیا جو متردد ذہن پر وقت گزرنے کے ساتھ واضح ہوا اور اسے ڈاکٹر جلالی صاحب کی دور اندیشی قرار دیا

پھر انہی صاحب نے معروف یوٹیوبر حافظ طاہر کی پوڈکاسٹ میں کہا کہ اب صرف ڈاکٹر جلالی صاحب اپنے موقف کے جواب دہ نہیں بلکہ اب یہ تمام تائید کنندگان بھی ڈاکٹر جلالی صاحب کے موقف کے جوابدہ ہیں :

”اگر کوئی اہل سنت وجماعت کا درد رکھتا ہے تو اسے سب سے پہلے دیکھنا چاہیے کہ یہ جو ہستیاں ہیں یہ کوئی چھوٹی ہستیاں ہیں، اور جب مسئلہ حل ہو گیا سارا سلسلہ ہو گیا.....اصل میں شرعی طور پر بے ادبی کا نہ ہونا اس پر بڑا مسئلہ بعض جگہوں پر جو ہے وہ ہے، خطائے اجتہادی کو اگر بے ادبی قرار دیا جائے، یہ مفتیان عظام فرماتے ہیں تو پیچھے جتنے بزرگوں نے یہ قول کئے ہیں، تو پھر طے کرنا ہوگا ناں کہ ہم انہیں بھی بے ادب کہیں، یہ کوئی چھوٹا مسئلہ نہیں ہے... اگر کوئی نہیں مانتا تو ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالی انہیں راہ حق، کی توفیق دے راہ راست پہ لائے، بالفرض اگر کوئی نہیں بھی مانتا تو آج پوری دنیا میں اہل سنت اس کو مان چکے... اگر کوئی نہیں مانتا تو آگے دلیل رکھے گا تو پھر بھی علماء اسے دیکھ لیں گے یہ جتنے علماء ہیں جنہوں نے تائید کی ہے، مسئلہ قبلہ جلالی صاحب پر تو نہیں ہے ناں، یہ بزرگ بھی سارے پیچھے کھڑے ہیں، یہ جواب دہ ہیں، ہم سارے جو بیچ میں ہیں“

(44) مفتی قمر سعید فیصل آبادی

مفتی قمر سعید فیصل آبادی صاحب بھی آغاز سے ہی ڈاکٹر جلالی صاحب کے ہم خیال و ہم نوا ہیں اور سالہا سال سے جلالی صاحب کے موقف کی حمایت میں منعقدہ اجلاسات اور محافل میں شریک ہوتے رہتے ہیں ایسے ہی ایک پروگرام میں ڈاکٹر جلالی صاحب کے ادارے میں ان کے برابر میں بیٹھ کر مفتی قمر سعید صاحب نے حضور پاک کو ابوزہراء کہنے اور صرف سیدہ زہراء پاک کو جگر کا ٹکڑا کہنے پر تنقید کرتے ہوئے اسے رافضیت قرار دیا اور ڈاکٹر جلالی صاحب مسلسل سر ہلا کر ان کی حمایت اور تائید کرتے رہے چناچہ مفتی قمر سعید صاحب کہا:

یہ رسول اللہ ﷺ کی ایک صاحبزادی، یہ کوشش کی جاتی ذکر کرنے کی، آج سنیوں کے سٹیجوں پر بھی یہ نعت یا اس طرح کے خطیب قسم کے لوگ ہیں، وہ زہراء کے بابا، زہراء کے بابا، ٹھیک ہے وہ رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام حضرت خاتون جنت کے والد ہیں، لیکن یہ دیکھئے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی کنیت کیا تھی، ابوالقاسم ﷺ، اور زہراء کے بابا اس کو عربی میں بولیں تو کیا ہوگا، ابوزہراء تو حضور کو، ابوالقاسم سے ابوزہراء کیوں بنادیا کہ لوگوں کو پتہ چلے کہ حضور کی صاحبزادی صرف زہراء ہیں طیبہ طاہرہ، جبکہ رسول اللہ ﷺ کی تین اور بھی صاحبزادیاں ہیں، اگر خاتون جنت رضی اللہ عنہا حضور کے جسم کا ٹکڑا ہیں تو کیا باقی صاحب زادیاں جسم کا ٹکڑا نہیں ہیں؟ کبھی ان کا نام تک نہ لینا عوام کو نہ بتانا، بس عوام کو یہ واضح کیا جاتا ہے کہ اہل بیت کے افراد یہ پنجتن پاک ہی تو ہیں اور آج کل سٹیجوں پر کیا بولا جا رہا ہے زہراء کے بابا، زہراء کے بابا ایک زہراء حضور کے جگر کا ٹکڑا ہیں، لیکن حضور کے شہزادے حضور کی تمام شہزادیاں، وہ جگر کا ٹکڑا نہیں ہیں، یعنی یہ ہے وہ رافضیت، جو اہل سنت کے سٹیج پہ آچکی ہے، کہ حضور کی ازواج کا اہل بیت ہونا بھی چھپا دو حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی شہزادیوں کا ذکر بھی نہ کرو“

سوال نمبر ۴۵: مفتی قمر سعید نے حضور نبی کریم ﷺ کو زہراء کے بابا کہہ کر پکارنے اور سیدہ زہراء کو حضور کے جگر کا ٹکڑا کہنے پر شدید تنقید کرتے ہوئے اسے رافضیت قرار دیا چنانچہ ان کا یہ جملہ کہنا کہ (زہراء کے بابا، ایک زہراء حضور کے جگر کا ٹکڑا ہیں، لیکن حضور کے شہزادے حضور کی تمام شہزادیاں، وہ جگر کا ٹکڑا نہیں ہیں، یعنی یہ ہے وہ رافضیت، جو اہل سنت کے سٹیج پہ آ چکی ہے: مفتی قمر سعید) کوئی مسلمان ایسی بات سوچ بھی سکتا ہے؟ ان کا یہ بیان اور ان کے اس بیان پر ساتھ بیٹھے ڈاکٹر جلالی کا مسلسل تائید کرتے رہنا شرعا کیسا ہے؟

خیال رہے علامہ مفتی کریم بخش جلالی صاحب کے قول خطا کے ابتدائی دنوں میں علماء کے ڈاکٹر جلالی کو سمجھانے کے لئے جانے پر پیش آمدہ تفصیل کے ضمن میں انہی مفتی قمر سعید صاحب کے بارے میں بزبان پنجابی کہتے ہیں: تے استاد قمر سعید صاحب نوں ایہہ صورت حال دسو، انہاں نوں کوو، تسی خدا دا خوف کرو، خاموش ہی ہو جاؤ چلو...... یعنی استاد قمر سعید صاحب کو یہ صورت حال بتاؤ انہیں کہو، تم اللہ کا خوف کرو (جلالی صاحب کی بے جا حمایت سے) خاموش ہو جاؤ.

(45)علامہ مفتی محمد ابراہیم قادری

مفتی محمد ابراہیم قادری نے ماضی قریب میں ڈاکٹر جلالی صاحب کی سکھر جلسے میں میزبانی کر چکے ہیں اور یوں واضح انداز میں عملا ان کے موقف کی تائید و تصدیق کر چکے لیکن حیران کن طور پر ماضی قریب ہی کے ایک جلسہ میں ان کے برابر میں بیٹھ کر حضرت علامہ مفتی محمد عارف سعیدی صاحب نے ڈاکٹر جلالی صاحب کے قول خطاکی صراحۃ تغلیط کی ،اسے گستاخی و بے ادبی قرار دیا، اور قسم اٹھا کر ڈاکٹر جلالی صاحب کے نائب ، وترجمان و وکیل مطلق زاہد نعمانی کے اقوال کفریہ کا ذکر کیا، اور ڈاکٹر جلالی کے سیدہ پاک کی گستاخی سے نبی پاک کی گستاخی تک کے سفر کو بیان کیا یہاں محسوس کیا جا سکتا ہے کہ مفتی ابراہیم صاحب انتہائی بے زاری و تکلیف میں خاموشی سے یہ تمام گفتگو سن رہے ہیں البتہ مفتی عارف اویسی کے ایک لفظ پر بھی اعتراض کرنے کی انہیں جراءت نہ ہوئی ، مفتی عارف اویسی صاحب مفتی ابراہیم کے برابر میں بیٹھ کر یہ خطاب کیا:

"دیکھئے ایک شخص نے آج سے ڈھائی سال پہلے یہ سیدہ پاک کی بارگاہ میں توہین کی اور بے ادبی کے جملے کہے تھے اور بڑے بڑے جید علماء نے اس سے کہا کہ آپ رجوع کر لیں لیکن وہ ضد کرتا گیا اور اس پر ایسا الجھا کہ خدا کی قسم 26 تاریخ کو اس کے نائب نے جو گفتگو کی بعد میں انہوں نے اس کو نیٹ سے ہٹا دیا لیکن میں لائیو اس کو سن رہا تھا اس نے وہ وہ کفر بکا ہے، ایسے دریدہ دہنی کے ساتھ، میرے نبی پاک ﷺ کی ذات والا صفات پر اس نے طعن کئے اور وہ بار بار یہ کہتا رہا کہ فلاں موقع پر نبی پاک نے غلطی کی فلاں موقع پر نبی پاک نے غلطی کی، یہ غلطی کے الفاظ بولے لاہور سے یہ فتنہ کھڑا ہوا، سیدہ پاک کی گستاخی سے چلے تھے اور نبی کی گستاخی پر ان کا اختتام ہوا، اس کے مقابلے میں، دیکھیں جب ذاتیات آجاتی ہیں تو پھر کوئی مسئلے کے اندر کسی کے ساتھ مخالفت میں آتا ہے تو وہ برباد ہو کر رہتا ہے، وہ گمراہ ہو جاتا ہے، لہذا اپنے نفس کو اپنی انانیت کو مٹائیں اور جو اللہ اور اس کے رسول کا فرمان ہو اس پر عمل کریں"

خلاصہ کلام

ڈاکٹر جلالی کے قول خطا کی بنیاد پر ان سے اعلان براءت کرنے والی ہزار ہا علماء و مفتیان کرام و مشائخ عظام میں سے صرف پانچ شخصیات (۱)علامہ حافظ محمد عبدالستار سعیدی (۲)علامہ سید مظفر شاہ (۳)علامہ مفتی محمد عبدالعلیم سیالوی (۴) علامہ مفتی سید زین العابدین شاہ (۵) مفتی منیب الرحمٰن ہزاروی نے سیدہ پاک کے لئے کئے گئے قول خطا کو شرعی طور پر درست اور بے ادبی سے مبراء مان کر جلالی صاحب کے موقف پر جانا قبول کیااور اسے اپنا شرعی فیصلہ قرار دیا .

ان پانچ کے علاوہ باقی ۲۱میں سے ۱۲ حضرات پہلے سے ہی ڈاکٹر جلالی صاحب کے موقف کے حامی و موید تھے (۱)علامہ مفتی حبیب احمد نقشبندی (۲)علامہ پیر محمد عبدالرشید اویسی (۳)علامہ میاں صغیر احمد نقشبندی (۴)علامہ میاں تنویر احمد نقشبندی (۵)علامہ مفتی محمد سعید قمر سیالوی (۶)علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی (۷)علامہ مفتی احسان اللہ نقشبندی (۸)علامہ مفتی محمد لطف اللہ نوری (۹) مفتی محمد ابراہیم قادری (۱۰)علامہ مفتی محمد رضوان احمد نقشبندی (۱۱)علامہ ڈاکٹر مفتی حق النبی سکندری (۱۲)علامہ مفتی محمد الیاس رضوی

جبکہ بقیہ حضرات میں سے ان ۷ افراد کا موقف مستور تھا (۱)علامہ مفتی محمد اکمل مدنی (۲)علامہ مفتی محمد اسماعیل نورانی (۳)علامہ مفتی محمد وسیم اختر المدنی (۴)علامہ مفتی محمد اسماعیل ضیائی (۶)علامہ مفتی ندیم اقبال (۷)علامہ صاحبزادہ مفتی محمد جان نعیمی

اور باقی تین افراد غیر عالم تھے (۱) پیر سید ظفر اقبال عابد (۲) صاحبزادہ ریحان امجد نعمانی (۳) صاحبزادہ محمد عبدالمصطفیٰ ہزاروی

اس تفصیل کو جاننے کے بعد واضح ہوگیا کہ پانچ علمائے کرام کا ڈاکٹر جلالی صاحب کے موقف کو درست ٹھہرا کر ان کے موقف پر چلے جانا ، کسی طور پر بھی جمہور اہل سنت کا موقف نہیں ہاں البتہ اب جلالی صاحب کے موقف کی حمایت وتصویب کی وجہ سے یہ حضرات بھی انہی کے حکم میں شامل ہوگئے ہیں جیسا کہ مولانا عبدالرشید اویسی صاحب نے بھی واضح طور پر بیان کیا

پانچواں حصہ

خطائے ڈاکٹر جلالی سے متعلق سوال نامہ

ہر سوال کا واضح جواب درکار ہے

سوال نمبر ۱: قبلِ حصولِ مخصص، مطالبہ فدک بنصِ قرآنی تھا، نص قرآن کے مطابق کئے جانے والے مطالبہ فدک پر سیدہ پاک رضی اللہ عنہا کے لئے ڈاکٹر جلالی کا یہ کہنا کہ (خطا پر تھیں جب مانگ رہی تھی خطا پر تھی: ڈاکٹر جلالی)، شرعاً کیسا ہے؟

سوال نمبر ۲: سیدہ پاک رضی اللہ عنہا کے جس مطالبہ فدک کے صواب ہونے پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اجماعِ سکوتی ہوا، اس مطالبہ کی وجہ سے سیدہ پاک رضی اللہ عنہا کو یہ کہنا کہ (خطا پر تھیں جب مانگ رہی تھی خطا پر تھیں: ڈاکٹر جلالی) شرعاً کیسا ہے؟

سوال نمبر ۳: مطالبہ فدک، قبلِ حصولِ مخصص تھا اور بنص و عمومِ قرآن تھا اور یہ بات ڈاکٹر جلالی صاحب بھی جانتے تھے، تو ان کا یہ سب جاننے کے باوجود، سیدہ پاک رضی اللہ عنہا کے مطالبہ فدک کے ضمن میں یہ کہنا (خطا پر تھیں جب مانگ رہی تھی خطا پر تھیں: ڈاکٹر جلالی) شرعاً کیسا ہے؟

سوال نمبر ۴: ڈاکٹر جلالی صاحب کا سیدہ کونین رضی اللہ عنہا کے قبلِ حصولِ مخصص، عمومِ قرآنی پر بمقتضائے شریعت عمل کو عرفاً، نامناسب لفظ (مانگ رہی تھیں: ڈاکٹر جلالی) کو سیدہ پاک رضی اللہ عنہا کے لئے استعمال کرنا، جبکہ ہمارے عرف میں یہ الفاظ انتہائی نامناسب، مفہوم کو شامل ہیں یہ الفاظ بتکرار اور خطا کو ساتھ ذکر کرنا شرعاً کیسا ہے؟

سوال نمبر ۵: قبلِ حصولِ مخصص، عمومِ قرآنی پر عمل جس کے حق و صواب ہونے پر صحابہ کا اجماعِ سکوتی بھی ہوچکا، ایسے عمل کو معصیت کے ضمن میں خطا کہنا، شرعاً کیسا ہے؟

سوال نمبر۶ : ڈاکٹر جلالی صاحب کا عقیدہ معصومیت کے تحفظ کا کہہ کر قبلہ عالم سیدنا پیر مہر علی شاہ رحمہ اللہ کی وہ عبارت جس میں امکانِ خطائے معصیت کا ذکر تھا، اس کی شرح بیان کرتے ہوئے، سیدہ پاک رضی اللہ عنھا کے لئے وقوع خطا کا قول کرنا، مذکورہ وجوہات کی بناء پر، ان کے مخترعہ اصول کی بناء پر وقوع خطائے معصیت کو مستلزم ہے، لہذا سیاق وسباق اور تحفظ عقیدہ معصومیت کی صراحت کے ضمن میں یہ کہنا (خطا پر تھیں جب مانگ رہیں خطا پر تھیں : ڈاکٹر جلالی) شرعا کیسا ہے ؟

سوال نمبر۷ : جلالی صاحب نے اپنے بھائی کے رسم قل کے خطاب میں اس بات کو تسلیم کیا کہ پیر صاحب کا امکان خطا، اور جلالی صاحب کا وقوع خطا مختلف ہے انہوں نے کہا (جو تشریح میں نے کی ہے پیر صاحب نے ۵۰ مرتبہ اس سے آگے بڑھ کر کی ہے، یعنی میرے لفظ نرم ہیں ان کے گرم ہیں، اور میرے نرم بھی آج کسی کو برداشت نہیں ہو رہے) اور اسی بیان میں یہ بھی تسلیم کیا جس امکان کا ذکر، پیر صاحب نے کیا وہ خطائے اجتہادی نہیں مطلقا خطا ہے اور یہ بتکرار کہا (پیر صاحب نے خطائے اجتہادی کی بات نہیں کی، پیر صاحب نے مطلقا خطا کی بات کی ہے، مطلقا خطا)

اور پھر چند ہفتے بعد اسی بھائی چہلم کی تقریب میں دو ٹوک انداز میں فیصلہ سنا دیا (کوئی ملعون لوگ مطلقا خطا کہہ رہے ہیں، وہ تو کردار کی معاذاللہ خطا ہو سکتی ہے)

ڈاکٹر جلالی صاحب کے ان جملوں کے حوالے سے کیا شرعی حکم لگتا ہے کیا کسی کو امکان خطائے معصیت ماننے پر ملعون کہا جا سکتا ہے اور تعریضا و اشارتا ڈاکٹر جلالی صاحب کا یہ کہنا شرعا کیسا ہے ؟

سوال نمبر۸ : جلالی صاحب نے اپنے قول خطا کو واپس نہ لئے جا سکنے کی یہ وجہ بیان کی (ان الفاظ کو غلط قرار دیتے ہوئے ان سے رجوع کی وجہ سے عقیدہ ختم نبوت پر آنچ نہ آتی ہوتی تو انہیں ہزار بار واپس لے لیا جاتا : ڈاکٹر جلالی) یعنی جلالی صاحب کے نزدیک سیدہ پاک کے مطالبہ فدک کو سیدنا صدیق اکبر کی طرح حق پر مان لینے سے ان کے نزدیک عقیدہ ختم نبوت پر آنچ آتی ہے، تو کیا ان کے نزدیک سیدہ پاک کو خطا پر ماننا ضروریات دین میں سے ہے ؟ کہ سیدہ پاک رضی اللہ عنہا کو خطا پر نہ ماننے کو کفر سمجھتے ہیں ؟ کیونکہ جس بات سے عقیدہ ختم نبوت پر آنچ آئے وہ کفر ہوتا ہے. سوال یہ ہے کہ عموم قرآنی پر مقتضائے شریعت مطابق مطالبہ کو عقیدہ ختم نبوت کا معارض قرار دینا شرعا کیسا ہے ؟

سوال نمبر ۹ : جب ڈاکٹر جلالی صاحب سے مطلق خطا پر مواخذہ ہوا تو بہانہ بنانے لگے کہ ان کی مراد خطائے اجتہادی تھی حالانکہ ڈاکٹر جلالی کے نزدیک، خطائے اجتہادی عقیدہ معصومیت کے منافی ہے ہی نہیں، تو ڈاکٹر جلالی صاحب کا بار بار یہ کہنا کہ انہوں نے عقیدہ معصومیت کے تحفظ کے لئے مطلق خطا کا قول بمعنی خطائے اجتہادی کیا ہے، یہ ان کی جہالت وسفاہت کا ثبوت ہے یا ان کا دجل وفریب ؟

سوال نمبر ۱۰ : مطالبۂ فدک کی دلیل، غیر مشترک المعنی ، نصِ واحد کا عموم تھا، بعد ازاں اس مطالبے کے صواب ہونے پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اجماعِ سکوتی بھی تھا ،اور چونکہ ایک ہی نص تھی لہذا اجتہاد کی ضرورت تھی نہ اجتہاد ممکن، تو اس مبارک و مقتضائے شریعت عمل کو، امکانِ خطائے معصیت کے سیاق وسباق میں ابتداء مطلق خطا کہنا پھر بعدِ مواخذہ، توبہ ورجوع کے بجائے اس مطلق خطا کو خطائے اجتہادی کی تاویل میں لپیٹنا جبکہ اجتہاد ممکن تھا، نہ اس کی ضرورت، یہ سب کہنا شرعا کیسا ہے ؟

سوال نمبر ۱۱ : کسی واقعی اجتہادی مسئلہ میں، خطائے اجتہادی کا قول بھی ضرورتا اور صرف اس وقت کیا جاتا ہے جب اس ہستی کا دفاع مقصود ہو جس کے لئے یہ قول کیا جارہا ہے، جیسا کہ مسئلہ صفین میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے، ان کی دفاع کی غرض سے اور یقینا وہاں اطلاق درست کہ اجتہاد پایا بھی گیا اور تحفظِ عظمت ہی مقصود ہے

جبکہ مسئلہ فدک میں ڈاکٹر جلالی نے ، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (جو یقینا حق پر ہیں) کے دفاع کا بہانہ بنا کر سیدہ پاک رضی اللہ عنہا پر وقوعِ خطا کا اطلاق کر دیا اور اس سے یقینا سیدہ پاک رضی اللہ عنہا کا نہ ہی دفاع ، مقصود تھا اور نہ ہی ان کی عظمت کے تحفظ کا کوئی پہلو مقصود تھا، بلکہ ایک غیر مجتہد فیہ مسئلے میں سیدہ پاک، عموم قرآنی پر بمقتضائے شریعت عمل فرما رہیں تھیں اور حضرت ابو بکر صدیق کی طرح وہ بھی حق بجانب تھیں اور حدیث سن کر قبول فرما کر حق بجانب ہی رہیں، دفاع سیدنا صدیق اکبر کے بہانہ بنا کر سیدہ پاک کو عمومِ قرآنی پر عمل کی وجہ سے ، بلا جواز و خلافِ شریعت، خطا پر کہنا، بتکرار کہنا شرعا کیسا ہے ؟

سوال نمبر ۱۲ : ڈاکٹر جلالی معصوم کا مطلب، وقوعِ خطائی التعبیر بعدم البقاء ہونا متعین کررہے ہیں (معصوم کا مطلب کیا ہوا؟ کہ تعبیر کے اندر خطا کا وقوع ، جس پر بقاء نہ رہے ، وقوع ہو اور فورا اس کے بعد مسئلہ ختم ہے : ڈاکٹر جلالی) معصوم کا یہ مطلب و تعریف خلافِ واقع و بے ادبی پر مشتمل نہیں ہے کیا؟ اور یہ شرعا کیسا ہے ؟

سوال نمبر ۱۳ : ڈاکٹر جلالی صاحب ''محفوظ'' کا مطلب صدور خطا بعدم البقاء متعین کرتے ہیں اور اس تعریف پر حصر کرتے ہیں اور لفظ ''ہی'' کے ساتھ کہتے ہیں (محفوظ کا مطلب ہی یہ ہوتا ہے کہ جس سے خطا کا صدور تو ہو مگر وہ باقی نہ رہے : ڈاکٹر جلالی) محفوظ کا یہ مطلب و تعریف خلافِ واقع و بے ادبی پر مشتمل نہیں ہے کیا؟ اور ایسا کہنا شرعا کیسا ہے ؟

سوال نمبر ۱۴ : ڈاکٹر جلالی ، غیر معصوم کے لئے ، قول وقوع خطائے اجتہادی کو توہین سے مبراء قرار دیتے ہوئے خطائے اجتہادی کا معصوم ، کے لئے بھی پایا جانا بیان کرتے ہیں (محفوظ کی طرف خطا کی نسبت توہین کب بنے جب حدیث میں معصوم کی طرف بھی آیت میں معصوم کی طرف بھی ہے ، اس اجتہادی کے لحاظ سے تو محفوظ کی طرف کیسے بنے: ڈاکٹر جلالی)

اس کے بعد محفوظ اور معصوم کا فرق حصر کے ساتھ ، متعین کرتے ہوئے کہتے ہیں (اور پھر محفوظ کی تو تعریف ہی یہ ہے فرق یہ ہے محفوظ اور معصوم میں...... اما محفوظ را ارتکاب گناہ بود" یہاں لفظ خطا بھی نہیں لفظ گناہ ہے بات کس کی ہے ؟ محفوظ کی "محفوظ ارتکاب گناہ بود بر سبیل ندرت" یہ نہیں کہ وہ روز گناہ کیے ہوئے ہو "نادر"، "نادر"، "نادر" اب ہزار دن میں سے ایک دن بھی نادر ہی ہے پانچ دن بھی نادر ہی ہے اچھا جی "محفوظ را ارتکاب گناہ بود بر سبیل ندرت ولیکن اُو را بداں گناہ اصرار نہ باشد" گناہ کا ارتکاب تو ان سے ہو جاتا ہے مگر اس پہ اصرار نہیں ہوتا یہ تعریف ہے محفوظ کی) محفوظ کی حصر کے ساتھ ایسی تعریف کرنا جس کے مطابق ''ہزار دن میں سے ایک دن یا پانچ دن گناہ بعدم الاصرار ہونا بیان کیا جائے ، خلافِ واقع و بے ادبی و گستاخی پر مشتمل نہیں ہے کیا؟ اور ایسا کہنا شرعا کیسا ہے ؟

سوال نمبر۱۵ : امکانِ خطا کو وقوع خطا کا مستلزم جاننے سے غیر معصومین (یعنی وہ ہستیاں جن کے لئے امکان خطائے معصیت ہوتا ہے) ان کے تناظر میں کیا کیا خرابیاں لازم آتی ہیں، کیا یہ، منجر الی الکفر نہیں ؟

سوال نمبر۱۶ : یہ غیر شرعی، گستاخانہ اور جھوٹا نظریہ کہ امکان خطا، وقوع خطا کو مستلزم ہے چونکہ اصلا، ناپید ہے اس لئے اس کے بیان کو نقل یا خبر نہیں کہا جاسکتا حقیقت حال یہ ہے کہ ڈاکٹر جلالی صاحب کی وضع واختراع ہے لہذا ان کی جانب سے انشاء ہے اب اس بے بنیاد اصول کے منجر الی الکفر ہونے کا حکم واضع وقائل پر لگے گا یا نہیں ؟

سوال نمبر۱۷ : ڈاکٹر جلالی صاحب کے اختراعی اصول (امکانِ خطا، وقوعِ خطا کو مستلزم ہے) کا مقتضاء یہ ہے کہ، ہر غیرِ معصوم بشمول صحابہ کرام و اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم، سب سے ماضی میں جس جس خطائے معصیت و گناہ کا امکان تھا وہ نہ صرف بالفعل ان سے واقع ہو چکی (نعوذباللہ)، بلکہ ان کے ساتھ دائمی اوران کے لئے ضروری بھی ہیں (ثم معاذاللہ) ڈاکٹر جلالی کا یہ مخترعہ اصول شرعا کیسا ہے ؟

سوال نمبر۱۸ : اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے، اپنے رسالے سبحان السبوح میں ردِامکان کذب کی بحث میں کلام نفسی و لفظی کی باہم نسبت بیان کرتے ہوئے فرمایا "امکان اس کی فعلیت دوام بلکہ ضرورت کو مستلزم" یہ جملہ باری تعالی کی صفت کلام سے متعلق تھا، اس جملے سے ڈاکٹر جلالی صاحب نے باطل طور پر امکان خطا کو وقوع خطا کا مستلزم ہونے کی ذہنی اختراع پیش کرتے ہوئے اسے اہل سنت کا اصول قرار دیا اور اسے بنیاد بنا کر سیدہ پاک رضی اللہ عنہا کے لئے نہ صرف وقوع خطا کا قول مردود کیا بلکہ مذکورہ عبارت کے ضمن میں اسے دائمی اور ضروری بھی بنا دیا، ان کا یہ سب کرنا، شرعا کیسا ہے ؟

سوال نمبر ۱۹ : ڈاکٹر جلالی صاحب ، ایک جانب اپنے متنازعہ قولِ خطا کا بوجہِ تحفظِ عقیدہ عصمتِ انبیاء ہونا باصرار بیان کرتے رہے ہیں اور اس پر تاحال قائم بھی ہیں ، اور دوسری جانب اجتہادِ انبیاء کو غیرِ انبیاء کے مماثل قرار دیتے ہیں ، انتہائے اجتہاد میں ایک طرف حق اجتہادی اور دوسری جانب خطائے اجتہادی ، کا لازمی ہونا بیان کرتے ہیں ، (اور یہ اجتہاد کا اصول سب کے لئے ایک جیسا ہے ، کہ انبیاء علیہم السلام ، ان کے اجتہاد ہوں یا نیچے کسی کے ، کہ انتہائے اجتہاد جو ہے اس میں ایک طرف حق ہے اور وہ حق اجتہادی ہے ، دوسری طرف خطا ہے مگر اسے کوئی گناہ نہ سمجھے ، وہ خطا اجتہادی ہے : ڈاکٹر جلالی) تو جب معصوم و غیر معصوم ، اجتہادی خطا کے ضمن میں مماثل قرار دیا تو سیدہ پاک رضی اللہ عنہا کو قبلِ حصولِ مخصص ، عمومِ قرآن پر عمل کی وجہ سے خطا پر کہنے سے تحفظِ عقیدہ عصمتِ انبیاء کیسے ہوا؟ کیا یہ ڈاکٹر جلالی کا دجل و فریب ہے ؟

سوال نمبر ۲۰ : عموما انبیائے کرام کا اجتہاد تو تنہا ، انہی کا اجتہاد ہوا کرتا تھا تو ڈاکٹر جلالی صاحب کس دوسرے فرد کو ان مقابل ، حق پر کہہ کر نبی کے اختتامِ اجتہاد کا خطا پر ہونا متعین کر رہے ہیں (اور یہ اجتہاد کا اصول سب کے لئے ایک جیسا ہے ، کہ انبیاء علیہم السلام ، ان کے اجتہاد ہوں یا نیچے کسی کے ، کہ انتہائے اجتہاد جو ہے اس میں ایک طرف حق ہے اور وہ حق اجتہادی ہے ، دوسری طرف خطا ہے مگر اسے کوئی گناہ نہ سمجھے ، وہ خطا اجتہادی ہے : ڈاکٹر جلالی) ان کا ایسا کہنا شرعا کیسا ہے ؟

سوال نمبر ۲۱ : ڈاکٹر جلالی صاحب کے قولِ خطا کی تغلیط کر کے لاتعلقی کرنے والوں پر طنز کرتے ہوئے پورا کیس سنے بغیر قاضی بننے سے روکتے ہیں (یا تو قاضی نہ بنیں یا کیس سارا سنیں : ڈاکٹر جلالی) ، حالانکہ خود قاضی بن کر سیدہ پاک رضی اللہ عنہا کے لئے خطا پر ہونے کا فیصلہ کر چکے ہیں ، اور اپنے اس فیصلہ کے صواب ہونے پر ۲۶ حضرات سے مزید توثیقی و تصدیقی فیصلہ لے چکے ہیں ، کیا کسی کے لئے جائز ہے کہ وہ قضیہ فدک میں قبل حصولِ مخصص ، عمومِ قرآن پر عمل کرنے کی وجہ سے ، سیدہ پاک کے خطا پر ہونے کا فیصلہ کرے اور ۲۶ افراد ڈاکتر جلالی کے فیصلے کو اپنے مشترکہ فیصلہ ، بعنوان ''شرعی فیصلہ'' میں درست قرار دیں ، ان سب کا یہ عمل شرعا کیسا ہے ؟

سوال نمبر۲۲: ڈاکٹر جلالی کے صریح بیان (خطا پر تھیں جب مانگ رہیں تھیں خطا پر تھیں) کے مطابق ابتداء خطا پر تھیں نعوذ باللہ، اور نئے فارمولے (اختتامِ اجتہاد میں اہل سنت کے نزدیک ایک حق پر ہوتا ہے لیکن دوسرا باطل پر نہیں ہوتا، دوسرا خطا پر ہوتا ہے) کے مطابق اختتام اجتہاد میں بھی خطا پر ہونا متعین ہوتا ہے، ان کا یہ بیانیہ شرعا کیسا ہے؟

سوال نمبر۲۳: ڈاکٹر جلالی صاحب، قضیہ فدک و قضیہ صفین میں مماثلت بیان کرتے ہوئے، قضیہ فدک کے انتہائے اجتہاد میں جانبین کو حق پر جاننے کے لئے جمل و صفین میں جانبین کو انتہائے اجتہاد میں حق پر ماننے سے مشروط کرتے ہیں (فدک کے مسئلے میں ابتداء میں تو دونوں حق پر ہیں انتہاء میں بھی دونوں حق پر ہیں..... تو کسی کی طرف بھی خطا کی نسبت نہ کی جائے..... تو پھر یہ اسی اجتہاد میں نہیں پھر یہ سارے اجتہادات میں بھی کہنا جائز ہوگا کیونکہ انہوں (صاحب عمدۃ القاری) نے تو جنگ جمل اور صفین کے بارے میں لکھا ہوا ہے ناں، انہوں نے تو کوئی فدک کے بارے میں نہیں لکھا، جہاں سے پڑھ رہے ہیں یہ تو کہہ رہے کہ کہو امیر معاویہ بھی حق پر تھے یعنی اجتہاد کے اختتام میں بھی.... جمل اور صفین میں ہر ایک، اختتام اجتہاد میں بھی حق پر تھا، ہر ایک، کھلے سینے سے آجاؤ ہمیں تو کوئی کسی طرح انقباض نہیں ہے، یہاں مانو وہاں بھی مانو، یہ اجتہاد بیان کرتے ہوئے بھی ذرا حوصلہ کرلو) قضیہ فدک کے اختتام میں حدیث سن کر سر تسلیم خم کرلینے اور قضیہ صفین میں جنگ اور جانبین سے صحابہ کی شہادتوں کو مساوی طور پر خطا قرار دینا، شرعا کیسا ہے؟

سوال نمبر۲۴: ڈاکٹر جلالی صاحب، قرآن پاک کے بیان کردہ لفظِ خطا کو اپنے قول وقوعِ خطا کو مماثل قرار دیتے ہیں اور اعلی حضرت کے ترجمہ قرآن میں لفظ خطا کو بعینہ نقل کرنے کو اپنی دلیل بناتے ہیں (حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لحاظ سے کیا لکھا کہ رب میری خطائیں معاف کرے، ساتھ اجتہادی کا لفظ بھی نہیں ہے تو کیا اعلی حضرت بھی بے ادب ہو گئے؟ معاذاللہ: ڈاکٹر جلالی) جبکہ اعلی حضرت نے ایسے تمام متشابہ لفظ جن کی بزبان اردو، ترجمانی ممکن نہیں تھی انہیں بعینہ نقل کیا ہے جیسے استواء وديگر، ڈاکٹر صاحب بار بار اپنی براءت و تصویب کے لئے انبیاء کرام کے لئے غیر ضروری طور پر خطاؤں کا انتساب و ذکر کرتے ہیں، ڈاکٹر صاحب کا یہ طرزِ عمل، شرعا کیسا ہے؟

سوال نمبر۲۵ : ڈاکٹر جلالی ، کا اپنے قولِ وقوعِ خطا (خطا پر تھیں ، جب مانگ رہیں تھیں خطا پر تھیں : ڈاکٹر جلالی) کی تصویب و تائید کے لئےَ وہ تین احادیث جس میں ، لفظ ذنب یا ذنوب (موؤل ، طور پر ذکر ہے اور لنا کے عموم میں سرکار نے خود کو بھی شامل فرمایا ہے) ذکر ہے اور مراد ، امت مسلمہ ہے ، ان روایات کو ڈاکٹر جلالی کا پوری طاقت سے اپنے قول خطا کی تصویب کے لئےَ استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہنا (فان لک باول قطرة تقطر من دمها ان یغفر لک ما سلف من ذنوبک ، کہ قربانی کے جانور کی چھری سے جو پہلا قطرہ نکلے گا، اس قطرے کی وجہ سے آپ کے وہ بخش دیئے جائیں گے جو ماضی میں جو ذنوب آپ کے گزرے ہیں، اللہ اس پہلے قطرے سے ہی ان ذنوب کو بخش دے گا........ کل ذنب عملتیہ، ہر ذنب، اب ذنب کا معنی میں یہاں نہیں کرتا، ذنب یقیناً یہاں اس سے مطلب وہ نہیں جو عام لوگوں کے لئے لفظ ذنب کا استعمال ہو تو مطلب ہوتا ہے یعنی جو ان کی شایان شان ہے سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمۃ الزہراء کے شایان شان جو بھی ذنب کا معنی ہے ، لیکن اس کا اثبات کرکے ذنب کا، اور پھر اس کے لحاظ سے مغفرت کا استعمال کرتے ہوئے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے قطرے کے ساتھ ہی، اس میں فرمایا عملتیہ جو آپ نے کئے ہیں، اللہ ان میں سے ہر ایک کو بخش دے گا، اور پہلی میں فرمایا سلف جو ماضی میں گزر چکے ہیں...... مغفرة لکل ذنب، اس میں مغفرت ہے ہر گناہ کے لئے، یہ گناہ کا لفظ یعنی عام جو ذنب کا لفظ ہوتا ہے اس کا ترجمہ جو کیا جاتا ہے عام، یعنی یہاں ذنب کا جو ان کی شان کے لحاظ سے ، مطلب جو ہے وہ ذکر کیا جائے، دلائل کی روشنی میں ، تو اس کا ذکر کرکے لفظ ذنب کا) ڈاکٹر جلالی کا اپنے قول وقوع خطا کے تصویب کے لئےَ سنداً ضعیف روایات کو طاقت ور ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس کے موؤل الفاظ کو حقیقی معنی میں ظاہر کرنے کی کوشش کرنا اور یہ طرز استدلال و گفتگو، نسبت ذنب کے انتساب کے لئےَ ہر ممکنہ کوشش کرنا شرعاً کیسا ہے ؟

سوال نمبر۲۶ : ڈاکٹر صاحب نے کہا (یوصیکم میں سرکار کا ذکر ہی نہیں ہے سرکار کی امت کا ذکر ہے لہذا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا نے اگر یہ دلیل پیش کی تھی تو پھر بھی معصوم نہیں تھیں غلطی ہوگئیَ) حالانکہ سیدہ پاک رضی اللہ عنہا نے قبلِ حصولِ مخصص ، عمومِ قرآن پر مقتضائے شریعت کے مطابق عمل کیا ، اور اس عمل کے صواب ہونے پر صحابہ کرام کے اجماعِ سکوتی بھی تھا ، اس مقتضائے شرعی عمل کو غلطی کہنا ، دلیلِ قرآن پیش کرنے کو غلطی ہوگئیَ کہنا ، شرعاً کیسا ہے ؟

سوال نمبر۲۷: مال فدک نبی کریم ﷺ نے اپنی آل پاک رضوان اللہ علیہم کے لئے حلال ارشاد فرمایا ہے اسے ان کے لئے لقمہ حرام کہنا شرعا کیسا ہے؟ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جس مال فدک کو نبی کریم ﷺ کے حکم کے عین مطابق، اہل بیت پر صَرف کرنے کی قسم اٹھا رہے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ عَین فدک کا تصرفِ ملکیت اَور ہے اور اس مال فدک کا اہل بیت پر خرچ کرنا اَور، جس پاکیزہ و مقدس مال فدک کو نبی کریم ﷺ کے حکم کے مطابق صدیق اکبر اہل بیت پر خرچ فرما رہے ہیں اور اہل بیت، قبول فرما رہے ہیں اسے اہل بیت کے لئے لقمہ حرام قرار دینا، کس درجے کی گستاخی ہے؟ ڈاکٹر جلالی نے مال فدک کو آلِ پاک رضی اللہ عنہمکے لئے لقمہ حرام قرار دیتے ہوئے کہا(مقدس آل کی طرف لقمہ حرام چلا جاتا... اگر صرف یہ لحاظ کرتے ہوئے کہ سیدہ پاک نے فرمایا ہے دے دیتے ادھر معصیت ہوجاتی سرکار ناراض ہوجاتے خلیفہ تم تھے تو تم نے میری ہی آل کو مال حرام خود اپنے ہاتھوں سے دے دیا: ڈاکٹر جلالی)ڈاکٹر جلالی کا یہ کہنا شرعا کیسا ہے؟

سوال نمبر۲۸: ڈاکٹر صاحب نے اپنے قولِ وقوعِ خطا(خطا پر تھیں، جب مانگ رہیں تھیں خطا پر تھیں) کو عین قرآن وسنت، اصول اہل سنت کے مطابق قرار دیا اور کہا(تو میں علی الاعلان کہنا چاہتا ہوں سن لیں سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں جو میری گفتگو ہے جس پر ان لوگوں نے شور مچایا وہ عین قرآن وسنت کے مطابق ہے اور اصول اہل سنت کے مطابق ہے)اس کے علاوہ ڈاکٹر جلالی نے سیدہ کونین رضی اللہ عنہا کے لئے اپنے قولِ وقوعِ خطا(خطا پر تھیں، جب مانگ رہیں تھیں خطا پر تھیں) کو درست ٹھہرانے کے لئے کل بنی آدم خطاء والی روایت پیش کی، اور اپنی گفتگو میں صرف انبیائے کرام کا استثناء کرکے واضح طور پر، خطاء، (بالمبالغہ یعنی بہت زیادہ خطا کرنے والے)میں سیدہ پاک رضی اللہ عنہا سمیت تمام محفوظین کی کو شامل کیا نعوذ باللہ،(جس مسلک کی صحاح ستہ میں یہ حدیث ہو "كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ" لفظ خطا سے اگرچہ استثناء نبیوں کا آگے ہو گا اس صحاح ستہ کے پڑھنے والے سنیوں میں کیا ایسی باتیں کی جاسکتی ہیں؟)ڈاکٹر جلالی کا اپنے قولِ وقوعِ خطا کو، عین قرآن وسنت و اصول اہل سنت کے مطابق قرار شرعا کیسا ہے؟

اور ڈاکٹر جلالی کا کل بنی آدم خطاء والی روایت، اپنے قول وقوعِ خطا(خطا پر تھیں، جب مانگ رہیں تھیں خطا پر تھیں) کی تصویب کے ضمن میں پیش کرتے ہوئے سے صرف انبیاء کرام کا استثناء کرنا اور سیدہ کریمہ رضی اللہ عنہا اور دیگر تمام محفوظین کو اس کے عموم میں شامل رکھنا جبکہ سب جانتے ہیں کہ خطاء مبالغہ کا صیغہ ہے، کیا صریح بے ادبی و گستاخی نہیں؟

سوال نمبر ۲۹ : سیدہ کونین رضی اللہ عنہا کے مطالبہِ فدک کے لیۓ اشارتا، کنایتا یا تعریضا، ناجائز امر کا ارتکاب کہنا شرعا کیسا ہے؟

سوال نمبر ۳۰ : قبلِ حصولِ مخصص، بمقتضائے عمومِ قرآنی ایسا عمل جس کے صواب ہونے پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اجماعِ سکوتی بھی ہو اس عمل کو ناجائز امر کا ارتکاب کہنا شرعا کیسا ہے؟

سوال نمبر ۳۱ : ڈاکٹر صاحب نے سیدہ کونین رضی اللہ عنہا کے عموم قرآن پر عمل کرنے کے لیۓ وقوع خطا کا قول کیا، جب ان کا مواخذہ کیا گیا تو تڑپ گئےاور موازنہ کرنے لگے (اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ خطائے اجتہادی کی نسبت ان کی طرف اگر کی جائے گی تو سیدوں کو تکلیف ہوتی ہے تو میں کہوں گا حضرت آدم علیہ السلام کی کوئی اولاد نہیں؟ دنیا میں حضرت آدم ہی کا کوئی بیٹا نہیں : ڈاکٹر جلالی) یہ اندازِ تقابل شرعا کیسا ہے؟

سوال نمبر ۳۲ : ڈاکٹر جلالی صاحب کا سیدہ پاک کے قبل حصول مخصص، عموم قرآنی و تقاضائے شریعت کے مطابق مطالبہِ فدک، خطا کہنا اور اپنے مواخذہ کی صورت میں، اپنے قولِ مردود کا حضور نبی اکرم ﷺ کے فرمان عالی شان سے تقابل کرتے ہوئے یہ کہنا شرعا کیسا ہے؟ .(حدیث شریف میں ہے سرکار دوعالم ﷺ کی زبان سے حضرت آدم علیہ السلام کے ہاں ذکر ہو رہا ہے اور نسبت خطا کی ہو رہی ہے ، مطلقا خطا، ہم نے امکان خطا میں آگے خطائے اجتہادی کی وضاحت کی تو لوگ بولتے کہ مطلقا تم خطا کہہ رہے تھے اب تم ساتھ اجتہادی کہہ رہے ہو، تو یہ یہاں سرکار دو عالم ﷺ نے نبوت کو بیان کرتے ہوئے نسبت خطا کی مطلقا کر دی : ڈاکٹر جلالی)

اور چونکہ ڈاکٹر جلالی کو شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا اور رجوع کے مطالبات ہوئے اور دنیا بھر کے علماء و مشائخ نے ان سے اعلان براءت و اظہار بے زاری کیا لہذا نبی کریم کی حدیث مبارکہ سے اپنے قولِ مردود کا تقابل کرنے کے بعد خود پر کیۓ جانے والے اعتراضات کا رخ موڑتے ہوئے کہنا شرعا کیسا ہے؟ (تو ہے کسی کی ہستی؟ کہ وہ سرکار کی طرف کوئی نسبت کرے کوئی عیب کی کہ کیوں نسبت کی حالانکہ بولا خطا ہے مراد خطائے اجتہادی ہے بولا خطا ہے : ڈاکٹر جلالی
)

اور یہ کہ ڈاکٹر جلالی کا خود پر کیئے جانے والے اعتراضات کا رخ موڑنے کے لئے سرکار کے فرمان پر اعتراض کے لئے برانگیختہ کرنا اور یہ کہنا شرعا کیسا ہے؟ (تم جو آج ضد لگائے ہوئے ہو کہ رجوع کرو رجوع کرو رجوع کروا گر کائنات کے کسی بندے نے یہ حدیث تمہارے سامنے رکھ دی کہ اب یہاں رجوع کروانا ہے تو کس کی حیثیت ہے کہ وہ سرکار کے لئے یہ لفظ بولے : ڈاکٹر جلالی) المختصر، الزامِ قولِ خطا پر، خود سے مطالبہ رجوع کے معاملے کو حضور پاک ﷺ سے مذکورہ بالا انداز میں جوڑنا اور اپنے قولِ خطا کے دفاع میں سرکار کے فرمان کو مثال بنانا اور خود پر اعتراض کرنے والوں کو سرکار پر اعتراض کے لئے ابھارنا شرعا کیسا ہے؟

سوال نمبر۳۳: قبلِ حصولِ مخصص، عموم قرآن کے مطابق کیا جانے والا مطالبۂ فدک، جس کے صواب ہونے پر صحابہ کرام کا اجماع سکوتی بھی ہوا، اس مقتضائے شریعت کی عاملہ سیدہ خاتون جنت سلام اللہ علیھا کو خطا پر کہنے سے رجوع کرنے پر اپنے قول مردود کو سارے دین کا حصہ قرار دینا (آج یہ ان سے کل پوچھا جا سکتا ہے کہ جس بات سے تم رجوع کروا رہے ہو وہ لفظ کیا کیا تم سارے دین سے حذف کرو گے) ان کا یہ کہنا شرعا کیسا ہے؟

سوال نمبر۳۴: قبلِ حصولِ مخصص، عمومِ قرآن کے مطابق کیا جانے والا مطالبۂ فدک، جس کے صواب ہونے پر صحابہ کرام کا اجماع سکوتی بھی ہوا، اس مقتضائے شریعت کی عاملہ سیدہ خاتون جنت سلام اللہ علیھا کو خطا پر کہنے سے رجوع کرنے پر اپنے قول مردود کو، فکرِ قرآنی اور مسئلہ ایمانی قرار دینا شرعا کیسا ہے؟

سوال نمبر۳۵: ڈاکٹر جلالی نے قضیۂ فدک میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرح سیدہ کونین رضی اللہ عنہا کو بھی حق پر جاننے کو قرآن وسنت سے خیانت وبغاوت قرار دیتے ہوئے کہا (آپ کا سوال حق پر مبنی تھا اور سیدنا صدیق اکبر کا جواب حق پر مبنی تھا اب یہ بات جو ہے کئی لوگوں نے اپنے خطوط میں لکھی ہے یہاں تک کہ ہمارے مرکزی جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف کا جو خط تھا اس میں بھی یہی بات لکھی ہوئی ہے اور اس کے علاوہ ارشد سعید کاظمی شاہ صاحب جو ہیں ان کا جو مفہوم ہے وہ بھی اس سے ملتا جلتا ہے اس مثال کے لحاظ سے جو بعد میں طاہر القادری نے دی اور انہوں نے بھی دی یہ بظاہر بڑا ایک دلربا پیغام ہے مگر حقیقت میں قرآن وسنت سے خیانت بھی ہے اور بغاوت بھی) ڈاکٹر جلالی کا یہ بیان شرعا کیسا ہے؟

سوال نمبر۳۶: ڈاکٹر جلالی کا، قبلِ حصولِ مخصص ، عمومِ قرآن و مقتضائے شریعت پر سیدہ کونین رضی اللہ عنہا کے عمل کی وجہ سے ، خطا پر کہنے کو جائز ٹھہرانے کی دلیل دیتے ہوئے یہ کہنا کہ (اب ہوں اللہ کے خلیل اور ستارے کو اپنا رب کہہ دیں ، یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ لیکن قرآن میں ہے کہ انہوں نے کہا...... یہ جملہ ستارے کے لحاظ سے میں کہوں، آپ کہیں کوئی کہے تو کفر ہوگا کہ ستارہ تو رب نہیں رب تو وحدہ لا شریک ، اللہ ہے۔ اب ھذا ربی، قرآن کہہ رہا ہے کہ ابراھیم علیہ سلام نے ستارے کے بارے میں کہا : ڈاکٹر جلالی) یہاں قرآن پاک میں معنوی تحریف کرتے ہوئے ، حضرت ابراہیم علیہ السلام پر شرکیہ جملہ کہنے کا بہتان لگایا.

ڈاکٹر جلالی کا قرآن میں معنوی تحریف کرنا شرعا کیسا ہے؟ ڈاکٹر جلالی کا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر شرکیہ جملہ کہنے کا بہتان لگانا شرعا کیسا ہے؟ ڈاکٹر جلالی کا قرآن میں معنوی تحریف کرکے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پر الزام شرک لگا کر سیدہ کونین رضی اللہ عنہا کو بمقتضائے شریعت عمل کے باوجود، خطا پر کہنے کا جواز ٹھہرانا شرعا کیسا ہے؟

سوال نمبر۳۷: ڈاکٹر جلالی کے وکیلِ مطلق و ترجمان زاہد نعمانی کا یہ بیان (اجتہاد کے مسئلے میں اگر صحابی درست رائے رکھ لے تو نبی کی طرف بھی اجتہادی خطا کی نسبت کردینا بھی کوئی عیب نہیں ، بغیر کسی منصوص امر کے ، یہ میرا دعویٰ ہے : زاہد نعمانی) شرعا کیسا ہے؟

سوال نمبر۳۸: ڈاکٹر جلالی کے وکیل مطلق و ترجمان زاہد نعمانی کا یہ بیان (سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دفاع میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے کتنی دفعہ سید عالم ﷺ کے لیے خطا کا قول کیا : زاہد نعمانی) شرعا کیسا ہے؟

سوال نمبر۳۹: ڈاکٹر جلالی کے قول خطا (خطا پر تھیں جب مانگ رہیں تھیں خطا پر تھیں) کی سختی کو، طریقۃ اعلیٰ حضرت قرار دیتے ہوئے کہ کہنا (سیدہ فاطمۃ زہراء طیبہ طاہرہ نوں معصوم مننے والے، اے کتنا سخت عقیدہ گندا اے، اودا قلع قمع وہ کرنے واسطے، الفاظ سخت دا، ایسے ای بولنے، تاں اودے ذہن اچ ایسا بھٹا لگا اے ، جڑاں توں اکھیڑ دتا جائے، اے طریقہ اے، اعلیٰ حضرت فاضل بریلی دا) شرعا کیسا ہے اور کیا ردِ روافض کے لئے سیدہ پاک کی توہین ،گستاخی، ان کی شان میں سخت الفاظ کو کوئی مسلمان برداشت کرسکتا ہے؟

سوال نمبر ۴۰: کیا بنی اسرائیل کے لئے قرآنی حکمِ ذبحِ بقرۃ، نیز ہندوؤں کے رد شرک کے لئے حکم ذبح بقرۃ کو ڈاکٹر جلالی کے گستاخانہ قول واندازِبیان (خطا پر تھیں جب مانگ رہیں تھیں خطا پر تھیں: ڈاکٹر جلالی) کے مماثل ٹھہرایا جا سکتا ہے؟ بنی اسرائیل کے لئے، حکمِ ذبح بقرۃ، رد شرک کے لئے تھا جیساکہ مولوی نے کہا: (گاں ذبح کرنے دی حکمت اے سی کہ جیہڑے گوسالہ نے پوجتے نے، گائین جیہڑے پوجتے نے، انہاں دے عقیدے دا قلع قمع ہووے، اے پوجنے دے قابل نہیں اے، اے تے ذبح کر کے گوشت کھادا جاندا اے)

اور ہندوؤں کے مقابل گائے کی قربانی بھی رد شرک کے لئے تھی مولوی نے کہا: (اور حضرت فاضل بریلی دے کول سوال ہویا، کہ ہندا جیہڑے نے او گاں دے اتے پابندی لاندے نے، گاں دی قربانی نہیں کرن دیندے نے، آپ نے اس آیت دا استدلال کر کے، آپ نے لمبی بحث کر کے، آپ نے نچوڑ کڈیا، کہ مسلماناں واسطے ضروری اے، کہ گاں دی قربانی دینے دی کوشش کرن، اے شعارِاسلام اے، قربانی کرنا، تے گاں دی قربانی سنت نبوی اے، سنت صحابہ اے، اگر اید ے توں ہندو روکدے نے، تے مسلماناں واسطے واجب اے کوشش کرنا کہ گاں دی قربانی دیں، او گاؤ ماتا کہندے نے، گاں دا پیشاب پیندے نے، این پوجدے نے، لہذا انہاں دے سامنے ذبح کرو، گوشت انہا دا کھاوؤ، انہاں دی عقیدت دی مکمل نفی کیتی جاوے) ان دونوں مثالوں میں گائے کے ذبح کرنے کو کس کے لئے مثال بنایا جا رہا ہے؟ اور ایسی مثالیں دینا شرعاً کیسا ہے؟

سوال نمبر ۴۱: مولوی نے ڈاکٹر جلالی کے قول خطا (خطا پر تھیں جب مانگ رہیں تھیں خطا پر تھیں: ڈاکٹر جلالی) کے بارے میں کہا: (...ایہہ ای عقیدہ پوری امت اسلامیہ دا اے، پوری ملت اسلامیہ دا اے، جدی ترجمانی ڈاکٹر صاحب نے کیتی اے.....انہاں دے مشن نال چلنا اور انہاں دا ساتھ اس دے اندر دینا، ایہہ ایسا ہے جیہڑا صحابہ دا حضور علیہ الصلوۃ والسلام دے دین اتے چلنا اے، اس واسطے اس موقف دے اندر، اللہ تعالی، انہاں ثابت قدم رکھے، تے مخالفت ہوندی اے، کیدے دی مخالفت نہیں ہوئی، عظیم ہستی سب توں حضور علیہ الصلوۃ والسلام دی، کتنے تنگ ہوئے نے، مکہ شریف چھڈ کے مدینے گئے نے) ڈاکٹر صاحب کے قول خطا (خطا پر تھیں جب مانگ رہیں تھیں خطا پر تھیں: ڈاکٹر جلالی) کو پوری امت کے عقیدے کی ترجمانی، اور ڈاکٹر کا ساتھ دینا، صحابہ کے حضور کے دین پر چلنے جیسا قرار دیا، اور اس قول کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب کی مخالفت کی مثال کے طور پر، کفار مکہ کا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مخالفت کو پیش کرنا، شرعاً کیسا ہے؟

سوال نمبر ۴۲: ان ۲۶ حضرات کا ڈاکٹر جلالی کے قضیہ فدک کے سابقہ فیصلہ کو برقرار رکھتے ہوئے ''شرعی فیصلہ'' کے نام پر یہ بیان دینا (شرعی طور پر اس میں (جب مانگ رہی تھیں تو خطاء پر تھیں: ڈاکٹر جلالی) کوئی بے ادبی نہیں تھی: شرعی فیصلہ) یہ کن مسلمات کے مطابق ہے؟ اور سیدہ کونین رضی اللہ عنہا کے قبلِ حصولِ مخصص، عمومِ قرآنی پر بمقتضائے شریعت عمل کی بنیاد پر انہیں مسلماتِ اہلِ سنت کے مطابق خطا پر کہنا یا ماننا، شرعا کیسا ہے؟

سوال نمبر ۴۳: سیدہ کونین رضی اللہ عنہا کے قبلِ حصولِ مخصص، عمومِ قرآنی پر بمقتضائے شریعت عمل کو برسرِ منبر خطا پر، کہنا، اس پر ڈٹے رہنا اور وقوعِ خطا کے موقف کو دین سمجھنا، عقیدہ بتانا، اسلام کا تحفظ کہنا، کیا سیدہ پاک رضی اللہ عنہا اور سرکارِ دو عالم کو اذیت پہنچانا نہیں ہے؟ اور سیدہ پاک رضی اللہ عنہا اور سرکار ﷺ کو اذیت پہنچانا شرعا کیسا ہے

سوال نمبر ۴۴: کیا کوئی مسلمان قضیہ فدک میں سیدہ کونین رضی اللہ عنہا کے لئے قولِ وقوعِ خطا کو شرعی بے ادبی سے مبرّاء قرار دے کر جائز ٹھہرا سکتا ہے؟ اور کیا کسی مولوی یا مفتی کو زیب دیتا ہے کہ وہ قضیہ فدک پر فیصلہ یا نتیجہ سنائے اور بعنوان ''شرعی فیصلہ'' مطالبۂ فدک کو فعلِ خطا کہنے کو جائز ٹھہرائے؟ کیا وہ تمام ۲۶ حضرات جنہوں نے درج بالا تفصیل کے باوجود ڈاکٹر جلالی کو کلین چٹ دیتے ہوئے یہ کہا/لکھا کہ: (سیدۃ نساء اہل الجنۃ وسیدۃ نساء العالمین بضعۃ الرسول سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے بارے میں ایک بحث کے دوران علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب نے ایک جملہ بولا (خطا پر تھیں جب مانگ رہیں خطا پر تھیں) اگرچہ شرعی طور پر اس میں کوئی بے ادبی نہیں تھی: شرعی فیصلہ) یعنی ان حضرات کا فیصلہ ہے کہ سیدہ کونین کے لئے ڈاکٹر جلالی کا یہ کہنا کہ (خطا پر تھیں جب مانگ رہیں خطا پر تھیں) شرعی طور پر اس میں کوئی بے ادبی نہیں ہے، ان کے نزدیک یہ درست وجائز بات ہے (نعوذباللہ) یہ فیصلہ کرنے کا حق اور اختیار انہیں کس نے دیا ہے کہ سیدہ کونین رضی اللہ عنہا، خطا پر تھیں نعوذباللہ؟ انہیں کس نے قضیہ فدک کے فیصلہ کے لئے قاضی یا فیصل مقرر کیا ہے؟ اور کیا ان کا یہ بیان سیدہ کونین رضی اللہ عنہا، اور ان کے والد ماجد سیدنا رسول اللہ خاتم الانبیاء ﷺ کے لئے باعث ایذاء نہیں ہے؟ اور ان مبارک ومقدس ہستیوں کو ایسا فیصلہ کرکے ایذا نہیں پہنچائی گئی؟ جلالی صاحب کے جملے کو جائز و درست ٹھہرانے اور کلین چٹ دینے والوں پر شرعا کیا حکم لگتا ہے؟

سوال نمبر۴۵ : مفتی قمر سعید نے حضور نبی کریم ﷺ کو زہراء کے بابا کہہ کرپکارنے اور سیدہ زہراء کو حضور کے جگر کا ٹکڑا کہنے پر شدید تنقید کرتے ہوئے اسے رافضیت قرار دیا چنانچہ ان کا یہ جملہ کہنا کہ (زہراء کے بابا، ایک زہراء حضور کے جگر کا ٹکڑا ہیں، لیکن حضور کے شہزادے حضور کی تمام شہزادیاں، وہ جگر کا ٹکڑا نہیں ہیں، یعنی یہ ہے وہ رافضیت، جو اہل سنت کے سٹیج پہ آ چکی ہے : مفتی قمر سعید) کوئی مسلمان ایسی بات سوچ بھی سکتا ہے ؟ ان کا یہ بیان اور ان کے اس بیان پر ساتھ بیٹھے ڈاکٹر جلالی کا مسلسل تائید کرتے رہنا شرعا کیسا ہے ؟

بینوا توجروا

تائیدات و تصدیقات

امن علماء کونسل و دیگر وابستہ علما و مشائخ درگاہِ مقدسہ گولڑہ شریف

آزاد کشمیر

1. علامہ آفتاب حسین چشتی	آزاد کشمیر
2. علامہ افضل رضوی صاحب	آزاد کشمیر
3. علامہ پیر سید کبیر حسین شاہ صاحب	آزاد کشمیر
4. علامہ پیر سید محمد اسحاق نقوی صاحب	آزاد کشمیر
5. علامہ خان عالم چشتی گولڑوی صاحب	ڈڈیال آزاد کشمیر
6. علامہ فضل الرحمن چشتی گولڑوی صاحب	کشمیر
7. علامہ محمد فضل الدین فضلی چشتی گولڑوی صاحب	آزاد کشمیر
8. علامہ مفتی فہد حسین چشتی گولڑوی صاحب	ویلی آزاد کشمیر
9. مولانا محمود احمد چشتی گولڑوی صاحب	آزاد کشمیر

اٹک

1. علامہ اسرار حقانی صاحب	اٹک
2. علامہ محمود احمد آزاد صاحب	اٹک

اسلام آباد

I. علامہ اشتیاق چشتی صاحب	سنگجانی اسلام آباد
II. علامہ امتیاز احمد مہروی صاحب	اسلام آباد
III. علامہ امجد محمود مہروی صاحب	اسلام آباد

IV.	علامہ حافظ سہیل عباسی گولڑوی صاحب	اسلام آباد
V.	علامہ حافظ عمران چشتی صاحب	اسلام آباد
VI.	علامہ حافظ کشور حسین گولڑوی صاحب	اسلام آباد
VII.	علامہ حیات خان گولڑوی صاحب	اسلام آباد
VIII.	علامہ سید دیدار حسین شاہ گولڑوی صاحب	اسلام آباد
IX.	علامہ سید ذاکر حسین شاہ صاحب	اسلام آباد
X.	علامہ سید عظمت حسین گیلانی گولڑوی صاحب	اسلام آباد
XI.	علامہ سید عظمت حسین گیلانی گولڑوی صاحب	اسلام آباد
XII.	علامہ سید مختار حسین شاہ گیلانی گولڑوی صاحب	اسلام آباد
XIII.	علامہ سید مصباح الحسن گیلانی صاحب	اسلام آباد
XIV.	علامہ شہباز حسین قادری صاحب	اسلام باد
XV.	علامہ علی محمد علوی صاحب	اسلام آباد
XVI.	علامہ فیصل حیات مہروی صاحب	اسلام آباد
XVII.	علامہ قاری محمد اکرم گولڑوی صاحب	اسلام آباد
XVIII.	علامہ قاری محمد مختار گولڑوی صاحب	اسلام آباد
XIX.	علامہ محمد عمران گولڑوی صاحب	اسلام آباد
XX.	علامہ محمود الحسن گولڑوی صاحب	اسلام آباد
XXI.	مفتی سفیر احمد چشتی صاحب	اسلام آباد
XXII.	مفتی میر ظفیر چشتی گولڑوی صاحب	اسلام آباد
XXIII.	مولانا حبیب نواز مہروی صاحب	اسلام آباد
XXIV.	مولانا عطاء الشبیر مہروی صاحب	اسلام آباد
XXV.	مولانا محمد اشفاق قادری صاحب	اسلام آباد
XXVI.	مولانا محمد آفاق چشتی صاحب	اسلام آباد

XXVII.	مولانا محمد انوار گولڑوی صاحب	اسلام آباد
XXVIII.	مولانا محمد عارف چشتی گولڑوی صاحب	اسلام آباد
XXIX.	مولانا محمد علی مہروی صاحب	اسلام آباد
XXX.	مولانا محمد عمران چشتی گولڑوی صاحب	اسلام آباد
XXXI.	مولانا نسیم احمد مہروی صاحب	اسلام آباد
XXXII.	مولانا حافظ اظہر محمود گولڑوی صاحب	اسلام آباد
XXXIII.	مولانا حافظ عبد الرحیم چشتی گولڑوی صاحب	اسلام آباد
XXXIV.	مولانا حافظ محمد ارشد حیدری صاحب	اسلام آباد
XXXV.	مولانا سید قائم علی شاہ صاحب	اسلام آباد
XXXVI.	مولانا صاحبزادہ امتیاز احمد مہروی صاحب	اسلام آباد
XXXVII.	مولانا قاری غلام فرید ملتانی صاحب	اسلام آباد
XXXVIII.	مولانا قاری محمد سلیمان چشتی گولڑوی صاحب	اسلام آباد
XXXIX.	مولانا قاضی تصویر احمد مہروی صاحب	اسلام آباد

اوکاڑا

I.	علامہ حافظ محمد عمران خان چشتی صاحب	اوکاڑا
II.	علامہ حافظ ناصر عباس چشتی صاحب	اوکاڑا
III.	علامہ قاری اللہ دتہ نقشبندی صاحب	اوکاڑا کینٹ
IV.	علامہ قاری رفیق گولڑوی صاحب	اوکاڑا
V.	علامہ محمد اورنگ زیب سیالوی صاحب	اوکاڑا
VI.	علامہ محمد عرفان شاکر صاحب	اوکاڑا
VII.	علامہ مفتی فدا حسین سعیدی قادری صاحب	اوکاڑا
VIII.	علامہ مولانا صابر حسین قادری صاحب	اوکاڑا

IX.	علامہ مولانا عابد حسین زمانی صاحب	اوکاڑا
X.	علامہ مولانا محمد حنیف گولڑوی صاحب	اوکاڑا
XI.	مولانا حافظ محمد احسان فرید چشتی صاحب	اوکاڑا
XII.	مولانا حافظ محمد اسلام چشتی صاحب	اوکاڑا
XIII.	مولانا ذوالفقار علی آسی قادری	اوکاڑا
XIV.	مولانا قاری عبیداللہ فریدی قادری	اوکاڑا کینٹ
XV.	مولانا محمد رفیق ساجد اعوان صاحب	اوکاڑا
XVI.	مولانا صاحبزادہ علامہ محمد احمد علی رضا چشتی صاحب	اوکاڑا

ایبٹ آباد

I.	علامہ پیر سید نیاز حسین شاہ صاحب کاظمی صاحب	ایبٹ آباد
II.	علامہ سید نذیر حسین شاہ صاحب	ایبٹ آباد
III.	علامہ سید وسیم الحسن شاہ صاحب	ایبٹ آباد
IV.	علامہ شعیب احمد ضیائی صاحب	ایبٹ آباد
V.	علامہ میاں فاروق صاحب	ایبٹ آباد
VI.	علامہ نقاش ضیائی صاحب	ایبٹ آباد
VII.	مولانا اشتیاق ضیائی صاحب	ایبٹ آباد
VIII.	مولانا سید ذکاءالدین شاہ صاحب	ایبٹ آباد
IX.	مولانا جمال الدین نصیروی صاحب	ایبٹ آباد

باغ

I.	علامہ قاری منتظر صاحب	باغ
II.	مولانا ملک شوکت صاحب	ضلع باغ

بالاکوٹ

I.	مولانا مفتی انیس قریشی ضیائی صاحب	بالاکوٹ

برمالہ

I.	علامہ پیر سید آصف گیلانی صاحب	برمالہ شریف

برمنگھم

I.	علامہ محمد محسن پنجتنی صاحب	برمنگھم

بندیال

I.	علامہ صاحبزادہ محبوب احمد بندیالوی صاحب	بندیال شریف

بہاولنگر

I.	علامہ محمد خان نوری صاحب	بہاولنگر
II.	مولانا قاری فیصل صاحب	بہاولنگر

بھمبر

I.	علامہ وسیم صاحب	بھمبر

پیٹھکہ

I.	علامہ پروفیسر محمد عامر عباسی گولڑوی صاحب	پیٹھکہ
II.	علامہ سید شجاعت حسین ہمدانی صاحب	پیٹھکہ نصیر آباد
III.	علامہ عمیر احمد ضیائی صاحب	پیٹھکہ

پنڈ نوشہری خان

I. علامہ محمد اکرم چشتی صاحب	پنڈ نوشہری خان

پونچھ

I. علامہ پیر سید مختار گیلانی صاحب	پونچھ

ترینیٹھی

I. علامہ محمد نیاز نقشبندی صاحب	ترینیٹھی

ٹھٹھہ خلیل

I. علامہ حافظ محمد مسعود چشتی صاحب	ٹھٹھہ خلیل
II. علامہ حافظ مفتی محمد احتشام الحق گولڑوی صاحب	ٹھٹھہ خلیل
III. علامہ صاحبزادہ قاضی خضر محمود چشتی گولڑوی صاحب	ٹھٹھہ خلیل

ٹوبہ ٹیک سنگھ

I. مولانا محمد عرفان مہروی صاحب	ٹوبہ ٹیک سنگھ

ٹیکسلا

II. مفتی محمد اشفاق گولڑوی صاحب	ٹیکسلا
III. علامہ احتشام الحق گولڑوی صاحب	ٹیکسلا
IV. علامہ حافظ محمد عثمان گولڑوی صاحب	ٹیکسلا
V. علامہ حافظ محمد مسعود چشتی صاحب	ٹیکسلا
VI. علامہ زبیر چشتی گولڑوی صاحب	واہ گارڈن ٹیکسلا

VII.	علامہ عابد چشتی صاحب	ٹیکسلا
VIII.	علامہ محمد اشفاق چشتی صاحب	ٹیکسلا
IX.	علامہ محمد امین چشتی صاحب	نواب آباد ٹیکسلا
X.	مولانا صاحبزادہ خضر محمود چشتی گولڑوی صاحب	ٹیکسلا
XI.	مولانا غلام نصیر الدین چشتی گولڑوی صاحب	واہ گارڈن ٹیکسلا

جبی

I.	علامہ حافظ محمد ابرار گولڑوی صاحب	جبی

جنڈ

I.	علامہ عبد الرشید صاحب	جنڈ

جہلم

I.	علامہ ارشد صاحب	جہلم
II.	علامہ آصف ہزاروی صاحب	جہلم
III.	علامہ سید انوار صاحب	جہلم
IV.	علامہ عمر اعوان صاحب	جہلم ویلی
V.	علامہ قاری امین گولڑوی صاحب	جہلم
VI.	علامہ قاضی آزاد حسین فاروقی صاحب	ضلع جہلم ویلی
VII.	مولانا قاری فیاض احمد صاحب	جہلم
VIII.	مولانا قاضی آزاد حسین فاروقی صاحب	جہلم ویلی

جھنگ

I.	علامہ محمد شہزاد ہزاروی صاحب	جھنگ

جوہد

.I	علامہ محمد سعید چشتی صاحب	جوہد

چڑی

.I	علامہ محمد شبیر سیالوی صاحب	چڑی

چکوال

.I	علامہ حافظ خالد محمود صاحب	چکوال

چیچہ وطنی

.I	علامہ قاری ابوذر عرفانی صاحب	چیچہ وطنی
.II	علامہ قاری محمد اختیار عرفانی صاحب	چیچہ وطنی
.III	علامہ قاری محمد لیاقت نقشبندی صاحب	چیچہ وطنی
.IV	علامہ مفتی اعظم اکبری صاحب	چیچہ وطنی
.V	علامہ مولانا محمد عقیل عرفانی صاحب	چیچہ وطنی

چنیوٹ

.I	علامہ مفتی محمد مقبول گولڑوی صاحب	لالیاں چنیوٹ

حسن ابدال

.I	علامہ اعظم قادری صاحب	حسن ابدال
.II	علامہ قاضی غلام حسین چشتی گولڑوی صاحب	حسن ابدال
.III	مولانا منظور صاحب	حسن ابدال

حضرو

I.	علامہ محمد پرویز قریشی چشتی گولڑوی صاحب	حضرو

حویلیاں

I.	علامہ عادل چشتی گولڑوی صاحب	حویلیاں

دھنکہ شریف

I.	مولانا ھاشم ستار صاحب	دھنکہ شریف

دھیر کوٹ

I.	مولانا آصف ماگرے صاحب	دھیر کوٹ

ڈھوک اعوان

I.	علامہ قاضی شفاقت نقشبندی صاحب	ڈھوک اعوان

ڈھوک دراب

I.	علامہ عبدالواحد نقشبندی صاحب	ڈھوک دراب

ڈھوک نادر

I.	علامہ مفتی محمد مفید صاحب	ڈھوک نادر

راولپنڈی

I.	علامہ اکرام اللہ صاحب	راولپنڈی
II.	علامہ امیر محمد ضیائی گولڑوی صاحب	راولپنڈی

III.	علامہ ثاقب نصیروی صاحب	راولپنڈی
IV.	علامہ غلام محمد چشتی گولڑوی صاحب	راولپنڈی
V.	علامہ قاری جامی صاحب	راولپنڈی
VI.	علامہ قاری محمد بلال قادری	راولپنڈی
VII.	علامہ قاری محمد نزاکت تبسم ضیائی صاحب	راولپنڈی
VIII.	علامہ محمد رضوان بیگ صاحب	راولپنڈی
IX.	علامہ مفتی اشتیاق احمد ضیائی صاحب	راولپنڈی
X.	علامہ مفتی محمد ثناء اللہ قادری صاحب	راولپنڈی
XI.	مولانا غلام محمد صدیقی صاحب	راولپنڈی
XII.	مولانا محمد اتفاق حقی مہروی صاحب	راولپنڈی
XIII.	مولانا قاری امجد علی گولڑوی صاحب	راولپنڈی

روات

I.	علامہ ضیاء الحسنین قادری صاحب	روات

ساہیوال

I.	علامہ قاری وسیم مہروی صاحب	ساہیوال
II.	علامہ الطاف الرحمن چشتی صاحب	ساہیوال

سرگودھا

I.	علامہ قاری نوید صاحب	سرگودھا
II.	علامہ نوید چشتی صاحب	سرگودھا

سنگجانی

I.	علامہ عرفان جامی صاحب	سنگجانی

سوہاوہ

I.	علامہ سید محمود شاہ بخاری صاحب	سوہاوہ

شاہ باغ

I.	علامہ شفاء اللہ خان نیازی صاحب	شاہ باغ

شنکیاری

I.	علامہ سید نثار حسین شاہ صاحب	شنکیاری

شیخوپورہ

I.	علامہ اسرار الدین کوکب گولڑوی صاحب	شیخوپورہ

فتح جنگ

I.	علامہ احسان نوری صاحب	فتح جنگ
II.	علامہ آصف چشتی گولڑوی صاحب	فتح جنگ
III.	مولانا قاری آصف گولڑوی صاحب	فتح جنگ
IV.	مولانا حافظ غلام مہر علی گولڑوی صاحب	تحصیل فتح جنگ
V.	مولانا عبدالقادر چشتی صاحب	فتح جنگ

فیصل آباد

I.	علامہ مولانا اصغر مہروی صاحب	فیصل آباد
II.	علامہ مولانا حر علی گولڑوی صاحب	فیصل آباد
III.	علامہ مولانا سیف اللہ گولڑوی صاحب	فیصل آباد
IV.	علامہ مولانا قاری عمر حیات گولڑوی صاحب	فیصل آباد
V.	علامہ مولانا قاری محمد عمر حیات گولڑوی صاحب	فیصل آباد
VI.	علامہ مولانا محمد ثقلین مہروی صاحب	فیصل آباد
VII.	علامہ مولانا مفتی بشر القادری صاحب	فیصل آباد
VIII.	علامہ مولانا مفتی محمد عبداللطیف مہروی صاحب	فیصل آباد
IX.	علامہ مولانا مفتی محمد ہاشم مہروی صاحب	فیصل آباد
X.	علامہ سید صداقت حسین شاہ صاحب	فیصل آباد

قصور

I.	علامہ قاری نادر صاحب	قصور

قلندر آباد

I.	مولانا سید عبدالقدوس شاہ صاحب گولڑوی صاحب	قلندر آباد

کروڑ لعل عیسن

I.	مفتی قمرالدین گولڑوی صاحب	کروڑ لعل عیسن

کریما شریف

I.	علامہ قمر الاسلام چشتی صاحب	کریما شریف
II.	علامہ کوکب غفور عثمانی صاحب	کریما شریف

کلرسیداں

I.	علامہ قاری نفیس احمد چشتی صاحب	کلرسیداں

کھڈیوٹ

I.	علامہ سید کاظم شاہ صاحب	کھڈیوٹ

کہوٹا

I.	علامہ اوریس ہاشمی صاحب	کہوٹا
II.	علامہ حامد نواز صاحب	کہوٹا
III.	علامہ خالد سعید صاحب	کہوٹا
IV.	علامہ خضر حیات صاحب	کہوٹا
V.	علامہ ذکیر احمد صابری صاحب	کہوٹا
VI.	علامہ ذکیر چشتی صاحب	کہوٹا
VII.	علامہ زین العابدین چشتی صاحب	کہوٹا
VIII.	علامہ سجاول صاحب	کہوٹا
IX.	علامہ شمس الحق ستی صاحب	کہوٹا
X.	علامہ شہزاد ہزاروی صاحب	کہوٹا
XI.	علامہ صغیر چشتی صاحب	کہوٹا
XII.	علامہ عابد قادری صاحب	کہوٹا

XIII.	علامہ عبدالجبار قادری صاحب	کہوٹا
XIV.	علامہ عبدالرحمن دانش گولڑوی صاحب	کہوٹا
XV.	علامہ غلام مرتضیٰ صابری صاحب	کہوٹا
XVI.	علامہ فخر عباس صاحب	کہوٹا
XVII.	علامہ فیصل چشتی گولڑوی صاحب	کہوٹا
XVIII.	علامہ محمد رضا صاحب	کہوٹا
XIX.	علامہ مفتی شاہد اقبال صاحب	کہوٹا
XX.	علامہ نصیر الدین بابر صاحب	کہوٹا
XXI.	علامہ ولید قلندری صاحب	کہوٹا

کوٹ سونڈکی

I.	علامہ حافظ محمد وقاص چشتی صاحب	کوٹ سونڈکی

کوٹلی

I.	علامہ قاری آصف چشتی صاحب	کوٹلی
II.	مولانا بدرالزماں مہروی صاحب	کوٹلی
III.	علامہ آصف چشتی گولڑوی صاحب	کوٹلی

کوٹلی ستیاں

I.	علامہ طارق زبیر ستی ہارونی	کوٹلی ستیاں

کوہاٹ

I.	علامہ عاصم رشید گولڑوی صاحب	کوہاٹ

کوہسار

I.	علامہ شفاعت مقبول عباسی صاحب	کوہسار
II.	مولانا امجد ارباب عباسی صاحب	کوہسار

گوجر خان

I.	علامہ حافظ محمد نصیر چشتی قادری نظامی صاحب	گوجر خان
II.	علامہ سید محمد اثیر الحسن شاہ صاحب	گوجر خان
III.	علامہ شیر عالم چشتی گولڑوی صاحب	گوجر خان
IV.	علامہ محمد جنید نقشبندی صاحب	گوجر خان
V.	علامہ محمد حمزہ پنجتنی صاحب	گوجر خان
VI.	علامہ محمد خرم بوترابی صاحب	گوجر خان

گوجرانوالہ

I.	مولانا قاری عمران صاحب	گوجرانوالہ

گولڑا شریف

I.	مولانا عبدالرحمن جامی صاحب	گولڑا شریف
II.	مولانا عبداللہ خان گولڑوی صاحب	گولڑا شریف
III.	مولانا فضل الرحیم چشتی گولڑوی صاحب	گولڑا شریف
IV.	مولانا غلام فریدالدین چشتی گولڑوی صاحب	گولڑا شریف
V.	مولانا غلام محی الدین چشتی گولڑوی صاحب	گولڑا شریف
VI.	مولانا قاری غلام محمد چشتی گولڑوی صاحب	گولڑا شریف
VII.	مولانا محمد سفیر کھوکھر گولڑوی صاحب	گولڑا شریف

VIII.	مولانا محمد شفیق گولڑوی صاحب	گولڑا شریف
IX.	مولانا قاری محمد دریان صاحب	گولڑا شریف
X.	مولانا سید امداد حسین شاہ ترمذی گولڑوی صاحب	گولڑا شریف
XI.	مفتی محبوب الرحمن قریشی گولڑوی صاحب	گولڑا شریف
XII.	مفتی محمد اشرف چشتی گولڑوی صاحب	گولڑا شریف
XIII.	علامہ حافظ ناصر محمود چشتی صاحب	گولڑا شریف
XIV.	علامہ عامر سہیل خان گولڑوی صاحب	گولڑا شریف
XV.	علامہ قاری طارق چشتی گولڑوی صاحب	گولڑا شریف
XVI.	علامہ محبوب چشتی صاحب	گولڑا شریف

لاہور

I.	علامہ ظفر الرحمن صاحب	لاہور
II.	علامہ قاری اصغر صاحب	لاہور
III.	علامہ قاری بلال صاحب	لاہور
IV.	علامہ محمد حسین صاحب	لاہور
V.	مولانا اختر حبیب گولڑوی صاحب	لاہور
VI.	مولانا محمد صفدر الجامی گولڑوی صاحب	لاہور

مانسہرہ

I.	علامہ ارسلان ضیائی	مانسہرہ
II.	علامہ پیر سید عبدالقدوس شاہ صاحب	مانسہرہ
III.	علامہ راشد علی ضیائی صاحب	مانسہرہ
IV.	علامہ ساجد حسین گولڑوی صاحب	مانسہرہ

V.	علامہ سید اختر حسین شاہ صاحب	مانسہرہ
VI.	علامہ سید آصف شاہ صاحب ضیائی	مانسہرہ
VII.	علامہ سید تصور شاہ صاحب	مانسہرہ
VIII.	علامہ سید جعفر حسین شاہ صاحب	مانسہرہ
IX.	علامہ سید حسنین شاہ صاحب	مانسہرہ
X.	علامہ سید مبارک حسین شاہ صاحب	مانسہرہ
XI.	علامہ سید مقبول حسین شاہ صاحب	مانسہرہ
XII.	علامہ سید مقصود حسین شاہ صاحب گولڑوی ایڈووکیٹ	مانسہرہ
XIII.	علامہ سید وجاہت حسین شاہ صاحب	مانسہرہ
XIV.	علامہ سید وقار شاہ صاحب	مانسہرہ
XV.	علامہ عادل جاوید صاحب	مانسہرہ
XVI.	علامہ عبدالرشید ضیائی صاحب	مانسہرہ
XVII.	علامہ عبدالوہاب ہارونی صاحب	مانسہرہ
XVIII.	علامہ غلام مرتضیٰ گولڑوی صاحب	مانسہرہ
XIX.	علامہ قاری محمد زبیر چشتی نصیروی صاحب	مانسہرہ
XX.	علامہ میاں فضل حسین گولڑوی صاحب	مانسہرہ
XXI.	مولانا آفتاب حیدری گولڑوی صاحب	مانسہرہ
XXII.	مولانا عقیل چشتی گولڑوی صاحب	مانسہرہ
XXIII.	مولانا غلام مصطفے حنفی حقی صاحب	مانسہرہ
XXIV.	مولانا مفتی عنصر ضیائی صاحب	مانسہرہ
XXV.	مولانا وسیم حیدری صاحب	مانسہرہ

مچھیارا شریف

I.	علامہ صاحبزادہ میاں محمد آفاق مچھیاروی صاحب	مچھیارہ شریف

مری

I.	مولانا قاری ریاض کیانی صاحب	مری
II.	مولانا قاری ظہور کیانی صاحب	مری

مظفر آباد

I.	علامہ بشیر احمد صدیقی صاحب	کنور مظفر آباد
II.	علامہ بصیر شاہ صاحب	مظفر آباد
III.	علامہ پروفیسر سید اعجاز حسین شاہ کاظمی صاحب	مظفر آباد
IV.	علامہ پیر سید تصدق حسین شاہ صاحب	مظفر آباد
V.	علامہ پیر سید حسنین کاظمی صاحب	ضلع مظفر آباد
VI.	علامہ پیر سید ساجد گیلانی قادری صاحب	مظفر آباد
VII.	علامہ پیر سید سخاوت رضا گیلانی صاحب	مظفر آباد
VIII.	علامہ ڈاکٹر محمد بابر نقشبندی صاحب	مظفر آباد
IX.	علامہ سخاوت مقبول صاحب	مظفر آباد
X.	علامہ فضل الدین فضلی صاحب	مظفر آباد
XI.	علامہ فضل الرحمان صاحب	مظفر آباد
XII.	علامہ قاری بشیر شاکر صاحب	مظفر آباد
XIII.	علامہ قاسم میر سلہریا صاحب	مظفر آباد
XIV.	علامہ قاضی تنویر احمد چشتی گولڑوی صاحب	مظفر آباد
XV.	علامہ قاضی شبیر احمد مصطفوی چشتی گولڑوی صاحب	مظفر آباد

XVI.	علامہ قاضی ظہور الحق چشتی گولڑوی صاحب	مظفر آباد
XVII.	علامہ محمد اجمل جامی گولڑوی صاحب	مظفر آباد
XVIII.	علامہ محمد اجمل عباسی صاحب	مظفر آباد
XIX.	علامہ محمد اسحاق چشتی گولڑوی صاحب	مظفر آباد
XX.	علامہ محمد رفیق چشتی صاحب	مظفر آباد
XXI.	علامہ محمود احمد چشتی گولڑوی صاحب	مظفر آباد
XXII.	علامہ مفتی اسحاق جامی چشتی گولڑوی صاحب	مظفر آباد
XXIII.	علامہ مفتی سید ریاض حسین شاہ کاظمی گولڑوی صاحب	مظفر آباد
XXIV.	علامہ مفتی نوید احمد عباسی گولڑوی صاحب	مظفر آباد
XXV.	علامہ میجر ریٹائرڈ قاضی شبیر احمد چشتی گولڑوی صاحب	مظفر آباد
XXVI.	علامہ یوسف نوری صاحب	مظفر آباد
XXVII.	عمران حمید عباسی صاحب	مظفر آباد
XXVIII.	قاری شیخ مجیب الرحمن جامی چشتی گولڑی صاحب	مظفر آباد
XXIX.	مولانا حافظ دانش چشتی گولڑوی صاحب	مظفر آباد
XXX.	مولانا محمد رفیق چشتی گولڑوی صاحب	مظفر آباد
XXXI.	مولانا مطلوب الرحمن گولڑوی صاحب	مظفر آباد
XXXII.	مولانا سید سخاوت گیلانی چشتی گولڑوی صاحب	مظفر آباد
XXXIII.	مولانا سید ظہور اللہ گولڑوی صاحب	مظفر آباد
XXXIV.	مولانا سید قربان علی کاظمی چشتی گولڑوی صاحب	مظفر آباد
XXXV.	مولانا قاری راجہ ظہیر احمد چشتی گولڑوی صاحب	مظفر آباد

میرپور

I.	علامہ قاری ریاض صاحب	میرپور

ننکانہ صاحب

I.	پروفیسر ڈاکٹر محمد شاہ کھگہ صاحب	ننکانہ صاحب

نصیر آباد

I.	علامہ سید قربان علی کاظمی صاحب	نصیر آباد

ہری پور

I.	علامہ ابرار صاحب	ہری پور
II.	علامہ حافظ اسماعیل احمد چشتی قادری صاحب	ہری پور
III.	علامہ حافظ محمد نبیل چشتی قادری صاحب	ہری پور
IV.	علامہ خالد ہزاروی چشتی صاحب	ہری پور
V.	علامہ زاہد نواز صاحب	ہری پور
VI.	علامہ سید ثاقب حسین شاہ صاحب	ہری پور
VII.	علامہ سید مشتاق نقشبندی صاحب	ہری پور
VIII.	علامہ عادل صاحب	ہری پور
IX.	مولانا رئیس احمد نصیروی صاحب	ہری پور

ہزارہ

I.	علامہ سید عظمت حسین شاہ صاحب	ہزارہ

وادی لیپہ

I.	علامہ حافظ محمد شہزاد گولڑوی صاحب	وادی لیپہ
II.	علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب	وادی لیپہ

واہ کینٹ

I.	علامہ ڈاکٹر ذکاء اللہ عباسی صاحب	واہ کینٹ
II.	مولانا محمد صدیق مہروی صاحب	واہ کینٹ

ودیگر علماء.....

- علامہ قاری محسن بشیر چشتی صاحب
- علامہ قاری محمد بلال گولڑوی صاحب
- علامہ محمد عاشق صاحب
- علامہ مقصود اعوان صاحب
- علامہ نعمانی چشتی صاحب

وغیرھم

اہم ترین گزارش

حقائق قدرے تفصیلی پیش کردیئے ہیں ، اس غیر شرعی فیصلہ والے علماء و مفتیان بالخصوص، ہماری معروضات و سوالات پر غور و فکر فرمائیں، قرآن و سنت کے مطابق تحریری جواب عنایت فرمائیں اور شرعی حکم پر خود بھی عمل فرمائیں .

اہل سنت، اہل ادب ہیں اور تا قیامت اہل ادب ہی رہیں گے ان شاء اللہ لہٰذا اہل سنت کے عقائد میں تبدیلی کی کوشش کرنے کے گناہ میں شامل ہونے سے اجتناب کریں اور ایسی کسی کوشش کا حصّہ بھی نہ بنیں ، ہم نے حجت تمام کردی ہے جلد از جلد شرعی حکم کے مطابق اپنے الفاظ و بیان کی تغلیط کے ساتھ توبہ و رجوع کرلیں ہم بخوبی جانتے ہیں کہ چند اہل علم، مرکزی مویدین میں سے بعض کے گھر جا کر، گھنٹوں طویل دورانیے کی ملاقات کرکے ، زبانی و تحریری دلائل ان کو بالمشافہ اور دیگر تمام کو بذریعہ کال اور واٹس ایپ پیش کرکے حق واضح کرچکے ہیں اور مرکزی مویدین اسی ملاقات میں اپنے بیان میں شرعی اغلاط کا ہونا تسلیم بھی کرچکے اور رجوع کے وعدے کے باوجود ہفتوں انتظار بھی کرواچکے لیکن تاحال عوامی طور پر اپنی شرعی اغلاط ،کی تغلیط اور، رجوع کرنے سے گریزاں ہیں ،ان کا یہ طرز عمل کسی طور پر بھی ، شریعت و سنت کے تقاضوں کے خلاف ہے اور اس میں تاخیر ،شدید وبال کا باعث ہے ،ایمانی تقاضہ کے پیش نظر حق کی پیروی کریں ،نہ کہ خطا پر ضد کرنے والوں کی والسلام علی من اتبع الھدیٰ .